Josh, Aḥmad Ḥasan Khān

Chamanistān-i Josh

بعون صانع بیچون و بکمال فضل خلاق زمین و زمن

درین زمان فصاحت توامان کلام بلاغت نظام اعنی دیوان نواب احمد حسنخان جوش مسمی به

چمنستان سخن

با ازدیاد چند غزلیات و خمسه و قطعات تاریخ وغیره نسخهٔ مطبوعهٔ سابق سنه ۱۲۸۳ هجریه ... سنه ۱۲۹۰ هجریه

مطبع نامی منشی نولکشور بحسن الطباع مطبوع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

غزلونکا شمار 1 | تعداد اشعار 11

خدا کا عشق لازم ہی عبث ہی عشق انسان کا
کہ رتبہ صاحب خانہ کی آگے کیا ہی مہمان کا

یہی ہے مدعا اللہ سی احمد حسن خان کا
مری سر پر ہے سایہ رسول پاک دامان کا

تلاشین اوسکے ہین مد نظر راہ طریقت مین
وگرنہ سود کیا رکھتا تھا پھرنا چرخ گردان کا

اوسیکا ذکر کرتی ہے کلی کھلتے ہی گلشن مین
ثنا خوانی مین ہی مشغول ہر طائر گلستان کا

یہ قدرت مین جسکی زندگی و مرگ دونو ہین
اوسیکا ہون مین عاشق یہہ پتا ہی میر نشان کا

جدائی مین ہے اوس ابر کرم کے حال پنہا
مثال ابر بارندہ ہی عالم چشم گریان کا

خداوندا کسی دن ساحل مقصد نظر آئی
پتا ملتا نہین ہرگز غریق بحر عصیان کا

زبان دی منہ مین ہر اک چیز کا اوسکو مزا بخشا
کہان تک شکر ہو مجھسی ادا خالق کی احسان کا

زمین سی آسمان تک جائی گو شبدیز فکر اپنا
نہین ممکن ہے طی کرنا تری مدحت کی میدان کا

رقم ہین حمد و نعت و منقبت مین جز کی جز بالکل
رہی گا تا ابد شیرازہ قایم میری دیوان کا

جہان روح الامین کی بہی پر پرواز جلتی ہین
نہین ممکن گذر اجوش مشت خاک انسان کا

فخر آدم رحمۃ للعالمین ہین مصطفا
رہبر راہِ خدا سلطان دین ہین مصطفا

عالم علم لدنی بالیقین ہین مصطفا
سرور کونین ختم المرسلین ہین مصطفا

نور سے انکی ہنور ہین زمین و آسمان
دو جہان مین تم جہان دیکھو وہین ہین مصطفا

کیا عجب کہتی ہین جو محبوب رب العالمین
حسن مین ہین یوسف سی ہے افزون حسین ہین مصطفا

فرق اسمین کچھ نہین ہے ہین یہہ دونو ہمنگین
جو علی خاتم ہین تو بیشک نگین ہین مصطفا

والیٔ ملک عرب سلطان اقلیم عجم
صدر جاہ و عز و تمکین کے نگین ہین مصطفا

جو کوئی شک اسمین لائی ہی وہ کافر بیشبہہ
کشور توحید کے مسند نشین ہین مصطفا

دافع کفر و ضلالت اعتضاد دین حق
تاج فرق افتخار مومنین ہین مصطفا

۳

آفتاب روز محشر سے مجھی کیا خوف ہی
جوش افضال الٰہی سے معین ہین مصطفا

۱۷

تو وہ یکتا ہے کہ ثانی کوئی پیدا نہ ہوا
ورنہ اس عالم ایجاد مین کیا کیا نہ ہوا

تجھسی ای ختم رسل کوئی ہے اعلا نہ ہوا
یہ لطافت تھی کہ ظاہر کبھی سایہ نہ ہوا

یا علی تیری سوا اور کا رتبا نہ ہوا
دوسرا خانۂ اللہ مین پیدا نہ ہوا

دل بنا کعبۂ اللہ کلیسا نہ ہوا
جلوہ افروز خیال بت ترسا نہ ہوا

کب بھلا دست حنائی کا تصور نہ بندھا
کب رواں آنکھوں سے اک خون کا دریا نہ ہوا

دھجیان اوسکے اوڑاتا مین گریبانکی طرح
ہاتھ مین وحشتِ دل دامن صحرا نہ ہوا

تیری در کی ہین گدا صابر و شاکر ہین ہم
ایکدن دل مین ہماری غم فردا نہ ہوا

طوق گردن مین ہے پاؤن مین ہے زنجیر گران
کم کسی طرح مگر زلف کا سودا نہ ہوا

جس مین ہو بوئی وفا بلبل دل کہتا ہی
گلشن حسن مین وہ پھول شگفتہ نہ ہوا

آندھیون نے اے آہ نکی اوڑایا نہ انہین ہا
واقفا بو نسے تمہارا رخ زیبا نہ ہوا

قیس گیا خضر بھی ہمراہ نہ آئی بادیہ
مجھسا دنیا مین کوئی بادیہ پیما نہ ہوا

قبر یوسف پہ کبھی سورۂ یوسف پڑھتی
پاس الفت تجھے اتنا بھی زلیخا نہ ہوا

سیکڑون حضرت یوسف کیطرح دل گرتی
آپکا چاہ ذقن فیض کا چشمہ نہ ہوا

طالب وصل ہین مجبور ہون مختار ہو تم
میرا کہنا تمہین منظور ہوا یا نہ ہوا

دامن حضرت یوسف کی اوڑا ای پرزی
پاس عصمت تجھے اسوقت زلیخا نہ ہوا

کونسا دل ہے کہ تو جسمین نہین جلوہ نما
کونسی بزم ہے جسمین ترا چرچا نہ ہوا

۴

بعد مرنیکے بھی افسوس مرا مشت غبار
جوش اوس چشم فسون ساز کا سرمہ نہ ہوا

۱۲

کہیا قتلگہ دہر مین قاتل نہین ملتا
جاندیتے ہین ہم جسپہ وہ ایدل نہین ملتا

یہ صاف ہے پر نور ہے اور اوسمین ہے دہبہ
چہرہ سی تمہارے مہ کامل نہین ملتا

ہم ڈھونڈتے پھرتے ہین جسی تمسا ان ایرخ
اندھیر ہے یہ ہی وہ مہ کامل نہین ملتا

پہونچی ہین شب غم مین غضب روح کو صدمے
اب جان جہان تجھسے مرا دل نہین ملتا

حیران ہونہین دون کیسے یہ آئینہ دل کا
خوش رو کوئی دیدار کی قابل نہین ملتا

کیون فرقت لیلی مین نہ بیتاب ہو مجنون
ناقہ نظر آتا نہین محمل نہین ملتا

طی کیجیے کسطرح رہ عشق و محبت
پنہان ہین خضر رہبر منزل نہین ملتا

مجبور ہی زندہ ہون شب ہجر مین ایدل
کہانیکے لئے زہر ہلاہل نہین ملتا

نازان نہ ہو اس شکل پہ لو آئینہ دیکھو
کیا کہتے ہو تم میرا مقابل نہین ملتا

ای آنکھ دکھادی ہے مجھے کس جا ہی کہان ہے
دل ڈھونڈھتا ہی جسکو وہ قاتل نہین ملتا

عشاق ذقن مثل ملک جانگی کرتے ای زہرہ جبین تمسائل چہ بابل نہین ملتا

۵ ہردم ہین ہے جوش کلام اہل سخن کے
ای ہمت عالی کوئی سائل نہین ملتا ۱۲

ہم بلا نوشون سے کچھ آباد میخانہ رہا پھر نہ ساقی تھا نہ شیشہ تھا نہ پیمانہ رہا

شیفتہ تھا خال ورخسار عرق آلود پر خوش یہہ آب آیا مجھے مرغوب یہہ دانہ رہا

سرکشون پر کچھ نہین موقوف روشن ہے یہ بات شمع حسن یار کا ہر ایک پروانہ رہا

صبر کرتے ہین اسے گو چرخ نے صدمے دئے ہر گھڑی اپنے لبون پر لفظ شکرانہ رہا

الفتین تھین اسقدر آہوی چشم یار سے وحشتین دلکو ہوئین مرغوب ویرانہ رہا

یہ لب گور سکندر سے صدا آتی ہے روز تختہ تربت ہی سر پر چتر شاہانہ رہا

کیا نزاکت ہی جو کنگہی سی سنواری اونکی زلف درد کی طغیانیان سر مین ہوئین شانہ نہ رہا

ساتھ کم ظرفون کے اوس مصرف نے کی بادہ کشی دور مین اس دور سے ہردم جو نقار رہا

ہین ہمہ تن کامل عشق مین تو حسن مین ہے لاجواب اب زبان پر قصہ خوانونکے یہہ افسانہ رہا

کعبہ دل بن ہین اوس روئی منور کی خیال شمع حسن یار سے روشن یہہ کاشانہ رہا

بی سبب مجھ سخت جان پر کیا لگاتا تھا ضرر اب تری تلوار مین قاتل یہہ دندانہ رہا

۶ تیغ قاتل نے وہ کی ہین تفرقہ پردازیان
جوش ہر عضو بدن اپنا جداگانہ رہا ۱۹

ہجر کے داغون سے سینہ رشک گلشن ہوگیا نخل حسرمان بلبل دل کا نشیمن ہوگیا

ہم ضعیفون کے لیئے کیا حاجت قصر و محل ضعف سی حبس جاگری اپنا وہ مسکن ہوگیا

بار آہن سکے اوٹھانیکے یہان طاقت نہین ضعف سی تار گریبان طوق گردن ہوگیا

آپنی گلگشت مین فرمائی جو مشق سخن [illegible]
شرم قامت سے لجا لو سرو گلشن ہو گیا

روئ گلگون ہی غضب تھا این گل دیگر
سنبل گیسو بنایا اور جو بن ہو گیا

دل ہمارا اوس بت نا آشنا کا دوست ہے
جسکو پالا تھا بغل مین اب وہ دشمن ہو گیا

اسکی ہے اشک ندامت شست و شو درکار ہے
لوث عصیان سے یہان آلودہ دامن ہو گیا

کیا عجب حورین اگر جنت سی آئین سیر کو
غیرت باغ جنان داغون کا گلشن ہو گیا

دیکھکر اوس یوسف ثانی کو آنکھین کہل گئین
جسطرح سے دیدۂ یعقوب روشن ہو گیا

کوئی ایسا بھی زمانی مین نہ ہوگا کم نصیب
جب چھوا پارس کو ہمنی صاف آہن ہو گیا

بعد مردن بھی وہ ہی بیتابئ دل ساتہہ ہے
کیا عجب جو چاہ سیماب اپنا مدفن ہو گیا

ترک چشم یار نے غارت کئی صبر و قرار
آشنا جسکو سمجھتے تھی وہ رہزن ہو گیا

یار کے تیغ نگہہ سے کشت دل ویران ہے
برق سے برباد اپنا آج خرمن ہو گیا

خوف سی سہما جو دیکھی آنکھہ ٹھہرائی ہوئی
صاف ظاہر میری قاتل کا لڑکپن ہو گیا

سخت جانیکے سنے ٹھہری جو دہشت قتل مین
خنجر قاتل رگ گردن کا دشمن ہو گیا

ٹھر کیصورت ہوئی دنیا مین کیا ہم روسیاہ
اے سلیمان اور اپنا نام روشن ہو گیا

آسمان پیر مین طرز مزاج یار ہے
دوستی سے ہاتھہ اوٹھایا یہہ بھی دشمن ہو گیا

آتش فرقت کو مجھہ چشم نی بھڑکا دیا
ہر چراغ داغ دل کو اشک روغن ہو گیا

،	دیکھکر اوس لب غیرت گل کی مسے بالیدہ رشک سی ای جوش نیلا جسم سوسن ہو گیا	۱۳

جناب عشق کا جبتک یہان ظہور نہ تھا
حواس و عقل مین اپنے ذرا فتور نہ تھا

وہ دن سبھی یاد ہین جو بات کا شعور نہ تھا
نہ جعل و حیلہ و تزویر و مکر و زور نہ تھا

نہ فلک ترحمی تلو سے کیا ملا تا منہہ
یہہ روشنی یہہ چمک یہہ ضیا یہہ نور نہ تہا

اگر مترا جو گنہگار عشق کو ملتی نہ ملا
تمہاری پاس عدالت سی کچہہ یہہ دور نہ تہا

لگی تہی اس دل ناداں نی لطف کر یوہی
خطا معاف ہو بندے کا کچہہ قصور نہ تہا

وہ وحشت وحشت دلنے دکہائی اپنی ساکل
جہاں بشر تو کہاں نغمۂ طیور نہ تہا

شب وصال ہمین کیون چھپے صورت تصویر
اگرچہ حسن کا صاحب کو کچہہ غرور نہ تہا

ملائی آپ جو تشریف شب کو کیا باعث
غریب خانۂ فدوی وہاں سے دور نہ تہا

بہار کہتے ہ آئی ہے باغ دنیا مین
ہجوم خار تہا پہولونکا کچہ وفور نہ تہا

بہشت کو در دلدار چہوڑکر جاتا
مین کچہ فریفتۂ حسن روئی حور نہ تہا

سنا مین تہی جو لن ترانیان بیجا
فقیر خانۂ عاصے تہا کوہ طور نہ تہا

خیال تہے جو دم صبح اونکے رخصت کے
شب وصال ہمین انکو ذرا سرور نہ تہا

۱۹

بلا کی گہر مین اونہین بخشین نہ ہاہین
محل گلے کا یہہ ای جوش باشعور نہ تہا

۱۸

خدا ہی جانے وہ صنم مجھسے خفا کیونکر ہوا
یا خدا حیران ہون یہہ ماجرا کیونکر ہوا

اوس سلیمان زمانکی وصل سے حیرت ہوئی
شاہ کا پہلو نشین مجھسا گدا کیونکر ہوا

اوٹہہ نہ سکتا تہا وہاں خنجر نزاکت کی سبب
عاشق جانباز کا پہر سر جدا کیونکر ہوا

اوس صنم نی سے جو گرد کدورت دور کی
جا ہی حیرت ہے یہہ آئینہ صفا کیونکر ہوا

ہمسی کہتا وہ صنم پہر بے نیازی کی سخن
پہلی یہہ کہدی کہ بندے سے خدا کیونکر ہوا

جانکی ای قاصد نہ لایا کیون جواب خط شوق
سچ بتا یہہ حال مجھسے کیا ہوا کیونکر ہوا

حضرت جبریل کا تہا وہاں دشوار سے
اوسکے کوچے مین گذر تیرا صبا کیونکر ہوا

نہیں سنگ دلدار کے کہانیکو میری ہڈیان
آپ کہتی ہین خدا شاہد ہے ہم واقف نہیں
دیکھکے تیرا جمال آنکھیں ہوئی ہین شیفتہ
تجھسی جو دست اجل چالاکیان سیکھا نہیں
میکدے مین کل تو میری ساتہہ تہا شغل شراب
کیا ہماری بخت جاگی یا بلایا رسنے ۂ
آپکو پاس اوتہا اوسطرف شرم و حیا
جلوۂ دیدار آنکھوں سے کبھی دیکھا نہیں
تمنی گلشن مین اگر پامال فرمایا نہیں
اوسنی گلشن مین اوڑایا اگر نہین رنگ بہا

تیرا حصہ ای غم رشک ہما کیونکر ہوا
کہدی راز عشق اپنا بر ملا کیونکر ہوا
کچہ نہیں معلوم یہہ دل مبتلا کیونکر ہوا
ای جنون پہر جامۂ ہستی قبا کیونکر ہوا
آج یہہ شیخ مزوّر پارسا کیونکر ہوا
تیر آنا آج ای پیک قضا کیونکر ہوا
حضرت دل اوس سے حاصل مدعا کیونکر ہوا
دل ہمارا کشتۂ ناز و ادا کیونکر ہوا
پہر یہہ خون طائر رنگ حنا کیونکر ہوا
آج گلگون دامن باد صبا کیونکر ہوا

۹

اک زمانہ **جوش** نالان یار کی ہاتہوسے ہے
پہر تمہارا آشنا وہ بیوفا کیونکر ہوا

۲۱

قتلگہ مین جو وہ کہینچے ہوی تلوار آیا
چہومتا ابر بہاری سوی گلزار آیا
نامۂ غیر طلب مین ترے ای یار دیا
گہر بیٹہا نہ خبر تہا اوس رشک پری کی غمگین
دہجیان اوسکے اوڑادونگا گریبانکی طرح
نہ خریدی گے زلیخا مہ کنعانی کو
تیغ گردن پہ لگانے گلے ملنے کے عوض

مہر باغف سامنے ہر ایک گنہگار آیا
رند ہر اک طرف خانۂ خمار آیا
کیون چہپاتا ہے یہان پرچۂ اخبار آیا
دیو آنکھونکو نظر سایۂ دیوار آیا
مجنون ہاتہ اگر دامن کہسار آیا
میرا یوسف جو کبہی جانب بازار آیا
میری قاتل کو اگر مجہپہ کبہی پیار آیا

خرمن ماہ جہانتاب کو پہونکا جا کر
سر کسکے پہ ترا شعلۂ رخسار آیا

راز الفت ابہی کہل جائیگا ہچکیون پر
ایک آنسو اگر اے دیدۂ خونبار آیا

تہا زلیخا سے یہ مہر کو ربط ازلی
خود فروشی کے لیئے جو سر بازار آیا

یاد خط دلکو ہے عشق دہن تنگ نہین
گلستان مین مرے غنچے کے عوض خار آیا

ہان جلادی صفت قلعۂ آتشبازی
آسمان شعر پہ پہرا ہی آہ شرربار آیا

کہیلئے پہ چلکے شکار بط سے دریا پر
میکشو ابر بہارون سے دہواندہا آیا

بنگیا قفل دہن یہ عجب جمال و تاثل
حال دل اپنا اگر تا لب اظہار آیا

نقد جان و دل اسلام جو میری تہی لٹا
نشۂ عشق مین اک طفل سے مین ہار آیا

جلد آ دیکہہ لین تجکو نظری خوشگذری
ورنہ پیغام یہان موت کا ای یار آیا

پہر صید افگنی طائر جان عاشق
تیر کیطرح عقاب نظر یار آیا

گرد ابرو کی جو ہے کثرت خال مشکین
کعبۂ دہا نیکے لیئے لشکر کفار آیا

ناوک غمزۂ معشوق جوان خوش رو
ہدف دل مین مرے تا لب سوفار آیا

عاشق خال و خط و زلف رہا تا دم مرگ
کوئی مجہسا نہ زمانی مین سیہ کار آیا

۱۰

جنس دل ایک نظر کسکو دکہاتی اے جوش
کوئی بازار جہان مین نہ خریدار آیا

۱۵

کوچۂ یار مین مجہ زار کا مسکن نرہا
باغ مین بلبل نالان کا نشیمن نرہا

سبزۂ خط کا نمو ہے جو رخ گلگون پر
اب ترا ای چمن حسن وہ جوبن نرہا

ای صبا دیکہہ تو بیمہری چرخ گردان
خاک بہی نام و نشان گل مدفن نرہا

بل عبث تمکو جوانیکے ہین آئی پیری
زلف و رخسار کا وہ رنگ وہ روغن نرہا

ایک دل تھا او سو بھی نذر فتنۂ حسن گیا
شکر صد شکر کو تنے جان کا دشمن نہ رہا

بجھ گیا دل کا کنول صورت شمع سحری
جلوہ افگن جو خیال رخ روشن نہ رہا

دست اندازی قزاق خزان سے ہیہات
زر گل تنگ کہین ای بلبل گلشن نہ رہا

دوستی یار جفا جو سے عبث کی دل نے
پاس میرا سمجھے او جانکے دشمن نہ رہا

خاک بر آئی امید نظر مشتاقان
کوئی اوس شوخ کے دیوار مین روزن نہ رہا

اوسنی سی کو چڑا کر جو چبا لا کھہ
بنگیا لب گل احمر گل سوسن نہ رہا

دیر مین خاک ہے مین نازبتو نکے جاکر
ہمسے وہ طنطنہ وہ انداز برہمن نہ رہا

نگہ ناز نے تاراج کیے صبر و قرار
ای فلک برق سے محفوظ یہ خرمن نہ رہا

کس سی خار او جھلین گے ہنگام سفر ای مجنون
دست وحشت کی بدولت کو سے دامن نہ رہا

دور سے سودائی کے ای ضبط کبھی فرقت مین
یاد ہے شغل نالہ و شیون نہ رہا +

١١

موت کیون مجھسی گلے آ گی نہ ملتی انجھو
تیغ قاتل کو خیال رگ گردن نہ رہا

٢٥

گلشن دل مین نہ آیا گل رعنا اپنا
کبھی پھولا نہ پھلا نخل تمنا اپنا

وقت یار مین جو کٹتا ہے نہین رونا اپنا
جوش گس زور سے بہتا ہی وہ دریا اپنا

حشر مین مردہ دلو نکے کبھی زندہ نہوئین
نام رکھا ہے عبث تمنے مسیحا اپنا

تونے اس مرتبہ نظرو نسے گرایا قاتل
دوستدار و نسے بھا اوٹھانہ جنازا اپنا

دامن جیب و قبا مین تو لبے تار نہین
آگیا رنگ دکھانے لگا یہ سودا اپنا

وصف ان ماہ وشونکے جو کئی ہین منظور
مطلع مہر سے وہ سینہ ہے مشہور اپنا

دیکھین قیام ازل دونون مین دی کسکو ثبات
حسن حصہ ہی ترا عشق ہے حصہ اپنا

پہلوی دلسے جو اوٹھا صنم راحت جان
آپ بہی آئین نظر میر یطرح محو جمال

ای شہ حسن یہہ نہ ہے پاس عدالت سی بعید
ہی سکسی نشتر مژگان کا تصور دلمین

اوسنے آنکہ بہانگی جو کہا فرمایا
قبر پر آپ بہی کل پہول چڑہانی آئین

لو قیامت ہوئی ہونا ہمسی یہہ کہہ بیٹھی آج
اسقدر زار ہین امید تری فرقت مین

دشت وحشت نی اوڑائی ہین قبا کی دہجی
یاد ابروئے صنم آٹھ پہر دل مین ہے

عشق اوس خانہ نشین کا ہے نہان سینی مین
دعویٰ حسن ہے اوس یوسف ثانی سی عبث

وہ دہن یار کے اوصاف کئے ہین موزون
جان پر جو کہ گذرتی ہے خدا واقف ہی

آہ فصل خزان ہے نہ ہا موسم گل
نامہ بر ترک ملاقات کو لکہا اوسنے

ای اجل زیست کی امید نہ برآئی گی

ہاتہون سے سینے مین اوچہلتا ہے کلیجا اپنا
آئینہ لیکے جو دیکہین سے کہبے نقشا اپنا

ظلم شیوہ ہے ترا صبر طریقا اپنا
آج بیطرح تپکتا ہے یہہ پہوڑا اپنا

جانی جائے نبس لیجیے رستا اپنا
خانہ گور مین سے آج اوتارا اپنا

حشر کو ہوگا وفا وعدہ فردا اپنا
دہوپ مین سے نظر آتا نہین سایا اپنا

پردہ دار اندنو سے دامن صحرا اپنا
شکل تیغ دو زبان شق ہے کلیجا اپنا

گریہ چشم سے کہل جائیگا پردا اپنا
منہ تو آئینہ مین تو دیکہہ زلیخا اپنا

شعر نایاب ہی مضمون سے ہے عنقا اپنا
ای بتو تمسے کہون حال بہلا کیا اپنا

آشیان پہونک دو ای بلبل شیدا اپنا
پیش آیا ہے یہہ تقدیر کا لکہا اپنا

دم کے مانند رکا ہے وہ سے…

١٠

١٢

بزم دلدار مین ہم بیٹھی ہین خاموش اے حسن
ورنہ سب حال یہان کہتے

بلبل نے شاخ گل پہ نشیمن بنا لیا
ہمنے بہی کوئے یار مین مسکن بنا لیا

دست جنون نے پہاڑکے وحشت مین اپنی
دامن کو جیب جیب کو دامن بنا لیا

مستی لگا کے اوس رعنا نے ہونٹہ مین
غنچہ گلاب کا گل سوسن بنا لیا

اسلام عشق مین نرہا بت پرست ہون
ڈوری ہتون نے ڈالے برہمن بنا لیا

تقریر تیری سنکے ہوئی ہین حسین حموش
تونے سبہے کو ای بت پرفن بنا لیا

سچ کہتے ہین کہ نام محبت کا ہے برا
الفت جتا کے دوست کو دشمن بنا لیا

ہمسی لڑائین آنکھ یہ منظور اب نہین
پلکونکو قصہ چشم کے چلمن بنا لیا

باتین جو ہو رہی ہین اشارونمین غیر سے
کیا ہم نہ سمجھے آپ نے کودن بنا لیا

ہردم بیان جو آپ کی ہین لن ترانیان
کیا گہر ہمارا وادی ایمن بنا لیا

۱۴	مد نظر ہین جوش سے جو لن ترانیان اندہا کیہ اوسکو ای بت پرفن بنا لیا	۱۱

جو کچہ تہا ہجر یار مین عالم وہی رہا
شادی وصل آئے مگر غم وہی رہا

ہم صاف شکل آئنہ ولسی رہے مگر
برہم مثال گیسوی پرخم وہی رہا

آئی خزان بہار گلستان یہ بارہا
گلزار حسن یار کا عالم وہی رہا

افسوس ہے کہ غیر پر لطف و کرم رہی
ہمسی مزاج آپ کا برہم وہی رہا

تقدیر دیکہو غیر کے اوس بت کی سامنے
مین تو رقیب بنگیا ہمدم وہی رہا

جو آئے یار سے جو صنوبر نے ہمسری
خوش قامتے مین بڑہ یہہ گیا کم وہی رہا

کیا کیا نہ انقلاب ہوگئے سیدہی شوخی عدم
قاتل کے تیغ ناز مین دم خم وہی رہا

خندہ گلون کا گریہ شبنم وہی رہا

جتنی حسین تھی روبرو ہی نور حسن یار — ذرہ ہی سب نے یہہ نیر اعظم وہی رہا
آخر مین جسکی ذات سے نے پایا تہا ہان ظہور — شان خدا سے سب پہ مقدم وہی رہا

۱۴	جو دل کہ بچ گیا خلش خار رنج سے ای جوشؔ باغ دہر مین خورم وہی رہا	۹

دل سے بتون کا عشق الٰہی کہان گیا — کعبی سے کے رونقین رہین وہ سمان گیا
لائی شراب ساقی گلرو کہان گیا — پھر حکمران بہار رہے دور خزان گیا
حیران تہا کہ سینے سی یہہ دل کہان گیا — آنکھین جب اپنی صاف او نہین بدگمان گیا
توبہ بھی کے ہزار سنے وعظ بھی بہت — ولے کسیطرح نہ خیال بتان گیا
مثل ملک نہ قید ہو جاہ ذقن مین دل — یہہ وہ کنوان ہے آہ کا جسمین ڈہوان گیا
ہوش و خرد نی کوچ کیا ہجر یار مین — تنہا سفر مین رہ گئے ہم کاروان گیا
ہمراہ میری حقمین ہے عشق پرسے جہال — ساقی کیطرح ساتہہ رہا مین جہان گیا
بیوجہ زخم دلمین کہٹک رہا ہے نہین — تیر مژہ لگا کے وہ ابرو کمان گیا

۱۵	ای جوشؔ یار کا نہ کسے جا پتا ملا تحت الثری و عرش بریں لامکان گیا	۱۲

آج اوس رشک مسیحا کا جو آنا ٹہرا — دم سفر کی سی لئے طیار ہوا تہا ٹہرا
تو نے کہولے جو زبان بزم مین گویا ٹہرا — مین جو خاموش ادب سی ہون تو گونگا ٹہرا
دیکہکے وہ صف مژگان دل شیدا ٹہرا — مرحبا سامنے فوجون کے یہہ تنہا ٹہرا
فرخندہ آمیز ہے مقتل مین جو گہنگرو کی صدا — رقص بسمل مرے قاتل کو تماشا ٹہرا
کل کا دن آچکے شب جلد کٹے یا اللہ — وصل کا یار سے وعدہ پس فردا ٹہرا

وہ یہان آئینگے یا مجکو بلا بھیجینگے | قاصدا جلد بتا تجھسے وہان کیا ٹھہرا

کون مجھ عاشق ناشاد کی فریاد سنے | اک زمانہ تو ترا چاہنے والا ٹھہرا

سبزۂ خط سے تسلے دل مضطر کو ہوئی | بوٹے اسطرح جگے پانی تو یہہ پارا ٹھہرا

راہ مین تہک کی رہے جاتی ہی اب باد بہار | اپنی گلگون کو ذرا ای گل رعنا ٹھہرا

بی سبب مجھسی خفا ہوکے یہہ کہرجاتی ہین | ہمنشین انکو جدا کی نے سمجہا ٹھہرا

پا در رفتار مین وہ قوت و طاقت نہ رہی | دو قدم گر مین چلا راہ تو سو جا ٹھہرا

یکقلم تھے دل مضطر کے حقیقت جو رقم | گر پڑا ہاتھہ مین قاصد کے نہ نامہ ٹھہرا

نزع مین دیکھکے اس مرتبہ وسواس بڑھے | میری بالین پہ کوئی وہم نہ مسیحا ٹھہرا

ہال ئقفے ہی مسلمان کے مذہب مین حرام | دولت حسن رقیبون ہی کا حصہ ٹھہرا

عشوہ ہے اوس صف مژگان کا ہمین بد نظر | تودۂ دل انہین تیرونکا نشانا ٹھہرا

کیون ڈرا آتی ہے سیاہی کو دکہا کر شب غم | اس سے ڈر جاؤنگا کیا خوب مین لڑکا ٹھہرا

غیر ممکن ہے جو تو خوف ہو رونا ای جوش | کسنے دیکھا ہے کہ بہتا ہوا دریا ٹھہرا

دله

رنگ آئی سے خزانکی ہے یہہ گلزارونکا | جسطرف دیکھئے انبار ہے اک خارونکا

چمن داغ دل زار مین گلشن کے ہین گل | دیدۂ تر پہ گمان ہے مجھی فوارون کا

سیر بازار کی ای یوسف ثانی ٹھہری | کسقدر جمع ہی انبوہ خریدارون کا

ہجر مین اوس گل عارض کے چمن گلخن ہے | سرخ پہلو پہ گمان ہی مجھے انگارون کا

خضر و الیاس نے کی کوہ و بیابان مین تلاش | نہ ملا نقش قدم بھی تری آوارون کا

کاٹ گردن کہ تمنائی سبکدوشی ہے | سر نہین بار ہے تن پر کئی پشتارون کا

سوزش آبلۂ پاسی مجھے راحت دی | وادی یاس مین ممنون ہوا خارون کا

سلسلہ زلف کا شانے کو دیا قسمت نے
آئینہ دیکھنے والا ہوا رخساروں کا

ہم وہ سرباز ہیں آئینگے نظر و ای قاتل
مینہ بھی برسے تری کوچے میں جو تلواروں کا

گل اگر کھائی ہیں سینے پہ تو رو ایدل زار
کیفیت باغ کی ہے چھوٹنا فواروں کا

یہ حسد ہی جو کیسے آگی ہٹ جاتا ہوں
بھاگتا پھرتا ہے سایا تری دیواروں کا

قرۂ واپری سفاک کا زخمی دل ہے
تیر ناوک کا نہ خنجر کا نہ تلواروں کا

مطلع عمرو رخشا نسے بڑھا رتبہ شعر
نظم ہے وصف جو اون چاند سے رخساروں کا

سر کا کیا ذکر ہے ٹکڑے جگر و دل بھی ہیں
کاٹ دیکھو تو کوئی یار کے تلواروں کا

ہجر میں درد و غم و رنج و الم ساتھ رہے
کیوں نہ ممنون ہوں احسان ہی ان یاروں کا

کیوں نہ ہم دولت دیدار کو لوٹیں ای رشک
حصۂ غیر نہیں مال ہے یہ یاروں کا

رہرو ملک عدم کی نہیں آتے جو خبر
راستہ بند ہے کیا ڈاک کی ہرکاروں کا

ای شہ حسن گئی ہجر میں جان شیرین
آج دفتر سے کٹا نام نمکخواروں کا

کیا محبت ہی پس مرگ غبار عاشق
پشتہ ای جوش بنا یار کی دیواروں کا

ولہ

ای ستم ترک ابروئے خمدار دیکھنا
سر کو جدا کرینگے یہ تلوار دیکھنا

کیونکر دکھاؤں حال تن زار ای خدا
میری طرف تو آپ کو ہی عار دیکھنا

تیری ستم سی پیش خدا ہو زبان پر بس
ای بت کہینگے جو لب اظہار دیکھنا

لیجانا ہاں پہنچا کی مجھے قصر یار میں
ای شوق دل نہ تو در و دیوار دیکھنا

رہنی دو جنس دل اپنے پاہ میں عاشقو
دینا اوسے یہ جسکو خریدار دیکھنا

نور بصر گم کہ قیامت نمود ہو
مجکو وہ آفتاب بہار رخسار دیکھنا

دل لیکے یوں کسی کا کوئی پھیرتا ہی آنکھ
میری طرف تو او بت عیار دیکھنا

ای مرغ دل رہا ہو جو تو دام زلف سے — پھر اوسطرف کبھی نہ خبردار دیکھنا
پرہیز اگر نہین ہے حسینونکے عشق سے — جائیگی جان اسے دل بیمار دیکھنا
برسائی چشم نے جو دُر اشک ایجنون — بھر دونگا آج دامن کہسار دیکھنا
اوس رشک گل کا کوچہ ہے باغ ارم مجھے — بلبل نصیب ہو تجھے گلزار دیکھنا

۱۸ — گھر سے کبھی تو نکلیگا وہ ماہ مصر جوش
روکینگے راہ مین سر بازار دیکھنا — ۹

شباب مین یہ نہ ایسا تھا ولولہ دلکا — عروج پر ہے جو پیری مین حوصلہ دلکا
برنگ غنچہ مین پیتا ہون خون دل دن رات — زبان تک کبھی لاتا نہین گلہ دلکا
تمہاری مانگ نے کھو یا ہے ہوش و صبر و قرار — لٹا ہی شام کے سرحد مین قافلہ دلکا
مثال آئینہ حیرت زدہ بنایا ہے — بتو نسے مد نظر ہے مقابلہ دلکا
ازل سے جنکی نصیبون مین درد و ایذا ہے — فلک کو جانتے ہین ایک آبلہ دلکا
یقین ہے سنتے ہی گھل گھل کے پانی پانی ہو — اگر مین شمع سی کہدون معاملہ دلکا
جو ہم سے دور ہین ظاہر مین تو کیا غم ہے — ہماری اونکے نہین کچھ ہے فاصلہ دلکا
شب فراق مین کب تک اوٹھاؤن مین صدمے — الٰہی ہو کہین جلدی سے فیصلہ دلکا

۱۹ — لباس گل کفن جوش کو بنائیگا
اگر مزار مین پہونچیگا آبلہ دلکا — ۱۵

ہے وصف خامشی جو اوس تنگ دہن کا — گویا نہین ٹھکانا ای شائقو سخن کا
دیکھین جو وحشت آگین میدان میری بن کا — مجنون کا یہ جگر ہے دل ہے نہ کوہکن کا
غربت مین آگیا جو کچھ تذکرہ وطن کا — دل کو بندھا تصور یارونکے انجمن کا

ہوتا نہ چاک دامن ای غیرت زلیخا
تہا اس مین تار کوئی یوسف کی پیرہن کا

دل توڑ توڑ کے ہان کل شام سی سحر تک
لکہا ہی وصف ہمنی اوس زلف پرشکن کا

مال دنی سے کونے کیا فیضیاب ہوگا
طالب نہین فلک سی مین خلعت کفن کا

مانند رشتۂ جان اوسکو عزیز سمجہون
پاؤن جو تار اپنے یوسف کی پیرہن کا

نکلی نہ بات منہ سی لکنت ہوئی زبان کو
آیا جو ذکر لب تک اوس تنگئ دہن کا

مانند گل شگفتہ رہتا ہے غنچۂ دل
عاشق بنا ہون جبسے اک غیرت چمن کا

طاؤس و کبک آئی لینے قدم چمن مین
ای خوش خرام سنکر شہرا تری چلن کا

دوری مین اوس صنم کے لاغر ہین ایسے ہم
شک ہی رگون پہ اپنے زنار برہمن کا

کہینچا جنون نے مجکو سمت دیار غربت
باقی ہوا یہہ ظالم بربادئی وطن کا

کیا نالشے جی گا محشر کی دن خدا سے
کشتہ ہے دل ہمارا اک ترک کم سخن کا

چہپکا جو زیب سر ہے طرہ ہے زیور وپر
دہ چند نور چمکا بازو سے نورتن کا

۲ یہ پانچ وقت اپنے اللہ سے دعا ہی
جوشش حزین کے دلکو دی عشق سیمتن کا ۹

زلف سان مجہسی جو برہم وہ پریرو ہوگا
جان دینے مین نہ کچہ فرق سرمو ہوگا

تیر دستی تر اشہپر کی طرح اوچہیاو
میری اوڑنیکے لئے قوت بازو ہوگا

دیکہہ چشم بت خود بین کا نہ بن عاشق تو
شیر حق مین تری ایدل یہی آہو ہوگا

عشق وہ مشک نہین ہے جو چہپائی سے چہپی
ایدل اکر وز عیان ہونے کو یہہ [illegible] گا

صبحدم باغ مین اوس چہرۂ رنگین کبہی جلوہ
ہر گلے مین [illegible] سے بو ہوگا

خوف تاریکئ شب ہے
جو شرر آہ کا نکلے گا وہ جگنو ہوگا

نازِ بیجا ہے بہارِ گل رخ پر ای یار
رنگ اس پہول کا اوڑ جائیگا بو ہوگا

یاد دندان جو رُلائینگے مجہی وقت مین
غیرت گوہر غلطان مرا آنسو ہوگا

۲۱

ہجر ہے مین دل مضطر کو سنبہالو ای جوش
وصل اگر یار سے ہوگا تو نہ قابو ہوگا

۸

سچ بتا ای پیک خوش رفتار کیا تہا کیا ہوا
کیون نہ آیا ساتہہ تیری یار کیا تہا کیا ہوا

پہول کیسے باغ ہستی مین کوئی کانٹا نہین
دیکہہ تو ای بلبل گلزار کیا تہا کیا ہوا

سر کو پہوڑا سنگ در سی غل مچایا جا بجا
کچہ نہ سمجہا وہ پس دیوار کیا تہا کیا ہوا

عیش وصل مہ جبینان ہجر مین آیا جو یاد
بول اوٹہا یہہ دل غمخوار کیا تہا کیا ہوا

خانہ آباد لاکہون دشت ویران ہو گئی
دیکہتا ہون یاد الابصار کیا تہا کیا ہوا

آنکہ جب غش سے کہلی یہہ کانون آئی صدا
سچ بتا ای طالب دیدار کیا تہا کیا ہوا

۲۲

دیکہتی ہے حال زار جوش ہجر دوست مین
یار کیسی کہتے ہین اغیار کیا تہا کیا ہوا

۹

اوس زلف سے جو سلسلہ پیدا نہین ہوتا
پابند ہمارا دل رسوا نہین ہوتا

ہلتی نہین کس روز زمین نالۂ دل سے
کب عالم بالا تہ و بالا نہین ہوتا

وہ طوطئے خط دیکہتے ہی اوڑ گئی اعضا
اب چاہنے والا کوئی پیدا نہین ہوتا

کسطرح چہپے زلف رسا مین مری یار
پابند سلاسل کبہی عنقا نہین ہوتا

آزردگیان ہین جو یہہ بانفرت گل کے
چاہت مین بتاؤ تو مجہے کیا کیا نہین ہوتا

ای ابر [illegible] اس دیدۂ تر سے
قطرہ تو کبہی ہمسر دریا نہین ہوتا

سہتا ہی تری طوطئ خط [illegible]
آئینہ سبب کیا ہے جو گویا نہین ہوتا

وہ شوخ حنا پاؤن مین ملتا نہین کسدم
کسوقت یہان خون تمنا نہین ہوتا

۱۲	گلشن مین بہار آئی ہے چہائین ہین گہٹا ہین کیون غنچۂ دل جوش شگفتہ نہین ہوتا	۲۳

یاد شمع رخ مین ہر داغ جگر مشعل بنا
سینہ سوزان ہمارا غیرت منقل بنا

کیا نزاکت ہے کہ دونا درد سر پیدا ہوا
اوس جبین صاف پر بار گران صندل بنا

رنگ ایسا تیرہ بختی نے جمایا ہے یہان
جو سفید اوڑہا دوشالہ وہ سیہ کمل بنا

اونکی دل کے سب کدورت خود بخود جاتی رہی
ہی تعجب صاف یہ آئینہ بے صیقل بنا

ایک میزان مدرسے مین عشق کے جسنے پڑہی
صیغۂ فعل صحیح اوسکے لیے معتل بنا

جبسے میر داستان عشق کا چرچا ہوا
قصۂ فرہاد و مجنون جملہ مہمل بنا

روز لاکہون حسرتون کا کشت و خون ہوا مین
جانتے تہے جسکو کعبہ ہم وہ اب مقتل بنا

ٹوٹکی عاشق کا دل کیا جوڑنا آسان ہی یون
جیسی لڑکون کا گہروندا آج بگڑا کل بنا

ن نہ کہولی سبزۂ خط روئی رنگین کے بہار
گہانس اوگے جس باغ مین آکر تیرے وہ جنگل بنا

زکی جامہ دلبسے تنگ ہین دلکی طرح
ای خدا اب دست وحشت کو ہمارے شل بنا

ہ بختی کام آئی بعد مردن دیکہنا
ای صبا اپنا غبار اوس چشم کا کاجل بنا

۹	یارب ای جوش ہر پہلو تہی بیفائدہ دیکہے دل نادان تو آخر بنا اول بنا	۲۴

وہ مہر دکہائی رخ روشن اگر اپنا
سنہ ابر خجالت مین چہپائی قمر اپنا

چہالا دل پر سوز کا ہے گنبد گردون
خورشید جہانتاب ہی داغ جگر اپنا

مر کر تو اوٹہاؤ نگانہ مہر ہجر کے صدمی
کیون مجکو ڈراتی ہے قضا کام کر اپنا

منہ پہیر کے کہتا ہے یہہ قصہ ہے سنی کون
افسانۂ غم کہئیے ذرا سے ہم اگر اپنا

آرام نہین گردش افلاک کی ہاتہون
چلنی سے تہکی پاؤن تو پہرتا ہے سر اپنا

نازان ہی عبث حسن پہ کہلجائینگے قلعی
آئینی مین منہ دیکہہ تو ای بیخبر اپنا

شام شب فرقت ہی مین جان آئی لبون پر
دہڑکا ہے کہ کیا رنگ دکہائی سحر اپنا

کہتے ہو انہین مین ہے نہان ڈہونڈہ لو تم آپ
پوچہین جو وہ مضمون دہان و کمر اپنا

ای جوش اجل بنگئی جورونکی محبت
اس عالم ایجاد سے اب ہی سفر اپنا

۲۵ ۱۲

افشای راز عشق جو مدنظر نہ تہا
رونا مناسب آج کل ای چشم تر نہ تہا

عالم کے دل کو طائر بسمل بنا دیا
قہر خدا تہا آپ کا تیر نظر نہ تہا

سرمہ لگایا آنکہہ مین دنبالہ دار کیون
جو قتل میرا آپ کو مدنظر نہ تہا

مثل زمانہ کیا ہے تلون ہے طبع مین
عالم جو اونکا شام کو تہا وہ سحر نہ تہا

پہونکا جو مجہ غریب کا تونی مکان دل
ای سوز ہجر یار کوئی اور گہر نہ تہا

کیون بار بار آیا گل زخم کی طرف
اوس ترک کی جو تیر مین بلبل کا پر نہ تہا

پہنچی تہے اوڑ کے عاشق غربت نصیب کی خاک
اوس روی صاف پر یہ غبار سفر نہ تہا

دل مین چہپا کے رکہتے رگ جانکی طرح کسی
ہمکو سبب آپ کا موی کمر نہ تہا

دامن کو میری چاک کیا کیون شب وصال
ای رشک آفتاب یہ جیب سحر نہ تہا

سودائی زلف یار کا بنتا جو مشتری
ایدل مرے بلا کو سیہہ یہ دردسر نہ تہا

صبح شب وصال پہ تہا حشر کا گمان
پیدا صدائی شور سے بجتا گجر نہ تہا

جوش حزین نباہ نہ ہوتا کسی طرح
یہ خیر تہی کہ اونکی طبیعت مین شر نہ تہا

وا ہونے لگا کیا رخ جانانکے خال کا
ایدل یہہ دن ہین خط کی موسم ہی کا لکا

خواہان ہی یار پردہ نشین سے وصال کا
طالب دل حزین ہے کس امر محال کا

نظارہ بار حسن ہون اوس خوش جمال کا
دہوکا ہو جسکی آنکہہ پہ چشم غزال کا

سن سنکی تذکرہ ترے حسن و جمال کا
لپکا پڑا ہے آنکہہ کو یہہ دیکہہ بہال کا

تا کی عروج مہر رخ بے مثال کا
سایہ پڑے گا اسپہ بہی اک دن زوال کا

گوشے نہ بیٹہی بہب خدا صورت بتان
دیجئی جواب کچہ تو ہماری سوال کا

آنکہین ترس گئین ہین مری خواب کی طرح
او نا سایہ اثر ہے تمہاری خیال کا

مرشد ہین دو نو کا ہون اسے جانتی ہے خلق
چیلا ہے کوہکن مرا مجنون ہے بال کا

صحن چمن ہین کبک بہی ہے عندلیب بہی
موقع یہی ہی یار ترے بول چال کا

مثل حباب اس خانہ تن سے فراق ہین
رکہتی ہے قصد روح یہی اب انتقال کا

باغ جہان ہین بسکہ شہادت پسند تہی
پہل تیغ کا ملا ہے اور یہہ پہل ڈہال کا

بزم جہان ہین جنکو قناعت سی کام ہے
کہل ہین ہے نصیب او نہین لطف شال کا

اپنی خوشی سے رکہئے غرض نہیں ہے بولیے
کچہ غم نہ کہائیے مری رنج و ملال کا

بلبل اوڑا کے لی گئے وہ طرز گفتگو
کبک دری نے سیکہہ لیا ڈہنگ چال کا

۲۷	اوس خنگ جو کو آنکہہ دکہائی اگر جوش اونگلی سے وہ نکال لے دیدہ غزال کا	۱۰

اب کہان جوش حسن ہین بہچانا امراض کا
مثل نبض مردہ گم ہے ہوش خود نباض کا

دل مرا عاشق ہے اونکے ناز کا اغماض کا
تنگ صحت اب کہان ہے زور و شوق امراض کا

اوس دہان تنگ کی الفت مین ہر شک مسیح
عالم اپنے جسم نے پیدا کیا اعراض کا

درد دل جاتا رہا تو درد سر پیدا ہوا
عشق نے پتلا بنایا ہے مجہی امراض کا

عین فصل گل مین کتری بلبل گلشن کے پر
خوب لوہا تیز ہے صیاد کے مقراض کا

سوز درد عشق جانان نے جلایا اسقدر
جسم لاغر پر ہماری شک ہوا انقباض کا

دیکھتا ہے نبض جانان رشک آتا ہے مجھے
ہاتھ چوب خشک ای خالق بنے نباض کا

ہجر جانان مین گری آنسو جو اپنی چشم سے
گلشن عالم مین سبکو شک ہوا رضراض کا

نقد بوسہ دی زکات حسن ای بحر کرم
صاف دل کہتے ہین تیرا یار ہے فیاض کا

۲۸

جبہی ہم ای جوش ہین اوس بحر خوبی سے جدا
چشم اشک آلود مین عالم ہے استحواض کا

۱۳

ولہ

جب تک ای دل عاشق رخسار جانان نہین تھا
آئینہ کی طرح ہر محفل مین حیران مین تھا

دوستی کا دم جو بھرتا اوس بت سفاک کا
حضرت دل کچھ عدوی جان و ایمان نہین تھا

آدمیت کی رقیبون سے جو تو نے پرہیز نہ کی
ای پری رو کیا تری نزدیک انسان نہین تھا

باندھتا کسطرح مضمون اوس دہان تنگ کا
شاعرو کچھ واقف اسرار پنہان مین نہ تھا

ای فلک کہتا کیا کیون باغیونکی آہ مین
گلشن ایجاد مین خار مغیلان مین نہ تھا

لن ترانی کیون سنائی تو نے مجکو ای صنم
عاشقون مین تھا تری موسی عمران مین نہ تھا

اوس بیمارون کو پوچھا مجکو دیکھا بھی نہین
کیا مریض عشق ای عیسی دوران مین نہ تھا

حسن کے دولت کا ناظر کیون بنایا غیر کو
لائق اس خدمت کی کیا ای شاہ خوبان مین نہ تھا

مجہ ضعیف و ناتوان پر اسقدر بار محن
ای سپہر سفلہ پرور اسکی شایان مین نہ تھا

کچھ دل گم گشتہ کا پوچھا جو اوس نے ماجرا
ہنسکی بولی ظرف سے اوسکا نگہبان مین نہ تھا

پیری کہنے کی فقط ہے دیر ای جوش جنون
مستی جانی پہ کب سودی بیابان مین نہ تھا

اونکی رنگ گندمی پہ صفت ای دل جانکو ۔ پہر عبث کہتا ہے تو دانا تہا نادان نہین تہا

۲۹	دہجیان کسکی اوڑاتی خار صحرای جنون جوش کہتا آستین دامن گریبان نہین تہا	۱۰

ولہ

جواب ای نامہ بر تو کیون نہ لایا ۔ نہین خط بہید کر تو کیون نہ لایا
یہان تشریف سبکو حسب وعدہ ۔ گل ای رشک قمر تو کیون نہ لایا
یہہ ہے اوس ترک کا عاشق سپاہیا ۔ برائے نذر سر تو کیون نہ لایا
دوئی محفل مین سبکو جام صہبا ۔ تبا ساقی اودہر تو کیون نہ لایا
ریاض دہر مین ای نخل الفت ۔ گل و برگ و ثمر تو کیون نہ لایا
زخود رفتہ تہا مین کیا سنا تہہ لاتا ۔ او نہین ای ہمسفر تو کیون نہ لایا
جو اوس گل کی خریدار دل تہی منظور ۔ برنگ غنچہ زر تو کیون نہ لایا
عدم سے باندہ کی نایاب ای دل ۔ مضامین کمر تو کیون نہ لایا
نہ جاتی گہر رقیبونکی وہ ای خضر ۔ اونہین اس راہ پر تو کیون نہ لایا

۳۰	جو اون دانتونکی کچہ الفت تہی جوش تصدق کو گہر تو کیون نہ لایا	۱۱

نظر آئی اگر سایہ مری سرو خرامان کا ۔ بجہی ہر سرو زیر شہپر قمری گلستان کا
نہین معلوم کون آئینہ رو گلزار مین جہانکا ۔ نظر آتا ہے نرگس مین جو نقشہ چشم حیران کا
نشان رہرو ملک عدم عنقا صفت پایا ۔ نہین معلوم ہوتا حال کچہ شہر خموشان کا
پریشانی یہہ بعد فنا ہے خاک عاشق کو ۔ وبال جان ہوا سودا تمہاری زلف پیچان کا
اوڑا پہرتا ہے برگ خشک کی صورت تن لاغر ۔ گمان باد صبا پر ہے مجہی تخت سلیمان کا

ازل سے ہین جو روشندل بری ہین ننگ کلفت سے
نہین محتاج صیقل آئینہ ہر درخشان کا

نہ تھی برداشت اپنی دلکو اصلا بار ہستی کے
کفن ہے بعد مردن بوجھہ ہی اس جسم عریان کا

عبث جراح کو فکرین علاج زخم دلکی ہین
نہ صحت ہوگی مرہم سے نہ دیگا فائدہ ٹانکا

چھپا ہرگز نہ جوش الفت دیدار سینے مین
کیا افشائی راز آخر برا ہو چشم گریان کا

وہان تھا ایک یوسف سیکڑون ٹوٹے وہان یوسف
مٹایا مرتبہ چاہ ذقن نے چاہ کنعان کا

۳۱

یقین ہے جوش اگر کوئی بت شایستہ چمن بیٹھے
نہو پھر نغمہ خوان بلبل کوئی صحن گلستان کا

۱۰

کیا سمجھتا تھا کہ تو میرا عدو ہوجائیگا
صلح کی باتون مین تیرا ای جنگجو ہوجائیگا

کیون اوٹھاتی ہو رخ پر نور سے دلکو نقاب
تیرے سے خورشید خاور روبرو ہوجائیگا

رفتہ رفتہ منزل مقصود تک پہنچین گے ہم
راہبر اپنا اگر ای شوق تو ہوجائیگا

فرض ہے پڑہ لینگے مرتے دم بھی ہم نماز
آب تیغ تیز قاتل سے وضو ہوجائیگا

دن زوال آفتاب حسن کے آجائین گے
سبزۂ خط کا جو عارض پر نمو ہوجائیگا

ہاتھہ مین زاہد کے جو ساقی نہ پہنچا جام مے
خشک غم سے صورت دست سبو ہوجائیگا

ہی شب وصل دل ناشاد اگر مہدی ملی
مفت مین ای شوخ خون آرزو ہوجائیگا

بھٹنا اچھا نہین اس چشم دریا بار سے
دیکھنا ای ابر تو بے آبرو ہوجائیگا

وصل کی شب ہاتھہ پانی مین تیرا ای شوخ وہ
پھاڑنے کی دامن کو کہتا ہے رفو ہوجائیگا

۳۲

عاشق خال و خط و گیسو و روئی یار ہی
ذکر عشق جوش کا اب چارسو ہوجائیگا

۱۰

ہی وہ زلف عرق آلودہ ای یار کشتا
بارہا مرتبہ ابر گہسہ بار گھٹا

اوڑ گئے ہجر مین آہ و نسے دہوئین کی مانند
پانی پانی ہے خجالت سے سیہ کار گھٹا

جانب میکدہ وہ برق جمال آتا ہے
بنگئی اپنی یہ رشک حنبر وار گھٹا

سیکڑون حضرت عیسیٰ نے دوائین دیین لیکن
نہ کبھی عشق کے بیمار کا آزار گھٹا

ابر تر کا نسے بہائی ہین ہزارون دریا
کب ہی دہقان کو مری ملک مین زر کا گھٹا

بنگئی خار بیابان کیطرح سوکہہ کی ہم
اسقدر ہجر مین اوس گل کے تن زار گھٹا

زخم دل کی نہ بھری سبزۂ خط دیکھ چکی
جانجان کیا اثر مرہم زنگار گھٹا

وہ رہین بادۂ گلرنگ کی میخانی مین
میکشو اوٹہی ہے مستانہ دُہواندہار گھٹا

وصل کا روز بڑہا ای فلک تفرقہ ساز
تو کسی طرح یہ فرقت کی شب تار گھٹا

۳۳	لہلہاتا ہے چمن زار مین سبزہ ای جوش جھوم کی آئی ہے کیا جانب گلزار گھٹا	۱۵

پیچ اگر پوچھو تو سنبل ہے نہ جوڑا سانپ کا
جہومہ زلفون پہ عبث طوفان جوڑا سانپ کا

نیش عقرب کی نہین قدر ابروؤنکی سامنی
پیش زلف مشکبو ہے زہر تھوڑا سانپ کا

جیتی دیکہا ہے نہین مارا ہوا اوس زلف کا
ہمنی دنیا مین کوئی منتر نہ چھوڑا سانپ کا

اوس پری پیکر کی زلفون کا نہ سودا چاہیے
حضرت دل دشمن جان ہی یہ جوڑا سانپ کا

موذی سرکش کو ہے ایذا نہ پہنچائی کبھی
مرکہان کا ہنے تو دل ہے نہ توڑا سانپ کا

زلف اوس کافر کی چہو لی یہہ کیا مینی گناہ
اب مری تعزیر کو واجب ہی کوڑا سانپ کا

۳۴	دونو گیسو یار کی رخسار سیمین پہ نہین مال پر بیٹھا ہے یہہ ای جوش جوڑا سانپ کا	۱۳

ترک کر ای دل رخ پر نور جانان دیکھنا
مفت مین جاتی ہے گی ایکدن جان دیکھنا

خون دل سے اشک کی جاری روان ہے جا بجا
کہین کہین رنگ ابانی چشم گریان دیکھنا

جابجا تیری صفت اور غیرت انفس ہیں
اک مرقع بنگیا ہے اپنا دیوان دیکھنا

جانجان دل مین ہماری ہے درو نہ انکی ہا
شور دو الماس سے پر ہے نمکدان دیکھنا

ہمکو آئین چار چیزین ربع مسکون مین پسند
ابرو و مژگان و چشم و روی جانان دیکھنا

گل ہزارون کہائی ہین عشق مین گلگون مین
تم بھی آکی اکدن سیر گلستان دیکھنا

روز و شب اک وضع پر کب ہی قیام دہر کا
ہی سراسر عارضی دنیا کا سامان دیکھنا

تیری آنکھین لے گئین اس مری صبر و قرار
کیا بنا ہے خانہ آباد ویران دیکھنا

ایک گل نے بھی نہ روکا باغ مین آ کے ...
خار سے او لجھا ہے لیکن اپنا دامان دیکھنا

قوس ابروئی تری مجکو بنایا ہی ہدف
لیس ہیں میری قتل پر ہیں تیر مژگان دیکھنا

روز و شب محو تجسس ہیں تمہاری یاد مین
بنگئی آئینہ اپنے چشم حیران دیکھنا

خون دل سے ہر در و دیوار کو رنگین کیا
غیرت گلزار ہے اپنی یہ زندان دیکھنا

نزع مین ای جوش کس انداز سے ...
جا کی اب جنت مین حسن حور و غلمان دیکھنا

۳۵ مطلع فارسی

در منزل آن ماه چو باشد گذر ما
تا کنگره عرش رسد تاج سر ما

ولہ

۲۶ شب مد رلج مین گرو دنبہ غل تہا آمد آمد کا
یہہ رتبہ تہا محمد کا یہہ رتبہ تہا محمد کا
نہ کیونکر عالم زیر و زبر کا بیٹھوا ہوتا
طریقہ تہا رسول اللہ مین حرف مشدد کا

ولہ

۳۷ بوسہ گر جانہ تم دعا دینا
شربت وصل اتم پلا دینا

۴ا چار باتین ہمین سنا دینا
میری دل کی لگی بجھا دینا

اپنے کوچے کے بہولے بہ شکون کو
روز رستہ او نہین بتا دینا

آہ سوزاں نے دل جگر نہ سہنے دیا
آگ کا کام ہے جلا دینا

تیغ قاتل کو ای دل مجروح
ورہیں زخم سے دعا دینا

ہر سحر جا کر اونکے کوچے میں
خوش رہو مجکو یہہ صدا دینا

تشنۂ آب تیغ ہیں او ترک
تھوڑا پانی ہمیں پلا دینا

دعوتیں دہوم سی بتوں کی ہوں
اسقدر مجکو ای خدا دینا

بیٹہنا تم نہ میرے تربت پر
فاتحہ کو تو ہاتہہ اوٹہا دینا

قد موزونکا اب ہوا عاشق ہوں
مجکو سولی پہ تم چڑہا دینا

ہی رکی ہے تیری تیغ او ترک
عید کے دن گلے ملا دینا

بحث گریہ میں آج ہاں ای چشم
ابر کے آبرو کو گہٹا دینا

تو کریم و رحیم ہی ایرب
عوض صلے سی مرے سوا دینا

خضر گم کردہ راہ ہیں ای جوش
چاہئے راستہ بتا دینا

اطلاع

برخاطر عاطر ناظرین اصحاب فن شعر و سخن ظاہر و باہر ہو کہ نسخہ چمنستان جوش من تصنیفات نواب احمد حسن خان جوش اول سنہ ۱۲۹۸ ہجری مطابق سنہ ۱۸۸۱ عیسوی کی بطور یادگار مطبع نامی و گرامی اودہ اخبار مین طبع ہوا تہا صاحب مطبع مذکور جناب منشی نولکشور صاحب بہادر نے ازراہ کمال قدردانی اب مکرر اوسکا چہاپنا چاہا چنانچہ حسب الارشاد منشی صاحب ممدوح الصدر جو غزلیں اور قطعہ تاریخ وغیرہ کہ بعد چہپنے نسخہ اول چمنستان جوش کی موزون کیے گئے تہے اونکو نواب صاحب موصوف سی طلب کر کی ہر ردیف کی اخیر مین درج کر دیا اور واسطے شناخت غزل نوگفتہ کے ہر غزل وغیرہ کے پیشانی پر لفظ جدید لکہہ دیا

۳۲

اگر مرنیکے بعد اوسکا خیال جستجو ہوتا ۔ جدیدہ بگولا خاک کا میری پریشان کو بکو ہوتا

ہماری گہر اگر رونق فزا وہ ماہرو ہوتا ۔ جہنک پر غیرت خورشید نجم آرزو ہوتا

بتونکے مصحفِ عارض کا قاری شیخ ہوتا ۔ اگر مجہہ لی نمازیکی طرحسے باوضو ہوتا

نہ رہتا رخت تن مین ایک دہبہ لوث عصیان کا ۔ اگر آب ندامت سے یہہ جامہ شست و شو ہوتا

نکرتا گوہر جان کو تصدق اوسکے دانتون پر ۔ جو تجکو ای دل نادان خیال آبرو ہوتا

پسینے کا اگر قطرہ جبین یار سے گرتا ۔ گہر مین آب ہو جاتا گلون مین رنگ و بو ہوتا

جو آتا صحبت رندان مے آشام مین واعظ ۔ بغل مین جام شیشہ ہاتہہ مین سر پر سبو ہوتا

کبہی ایسا بہی کرتا یہہ زمانہ انقلاب آہی ۔ جو تو ہوتا وہ مین ہوتا جو مین ہوتا وہ تو ہوتا

جو اثبات دہن کا کوئی موقع ہاتہہ آجاتا ۔ عدم ہوتی نہین تو اوسکے محل گفتگو ہوتا

جفائی چرخ کجرفتار کے صدمی نہ تو سہتا ۔ جو تیرا وردِ ای دل آیۂ لا تقنطو ہوتا

وحید عصر یکتائی جہان ہے تو زمانی مین ۔ وہ سب زیبا تہا تیری وصف مین جو کچہہ غلو ہوتا

جو دم بہرتا محبت کا تری وہ ای پری خوبی ۔ فنا فی اللہ مانند حباب آب جو ہوتا

یہہ حسرت دل مین روز عید قربان کی نکلی قاتل ۔ تری تلوار ہوتی اور میرا یہہ گلو ہوتا

مناسب تہا یہی قاتل کہ تیری دست نازک مین ۔ حنا کی بدلی ملنے کی لیے میرا لہو ہوتا

یقین ہے سامنے آتی جو اوس سفاک کی مجرم ۔ بجائی حاکم عفو جرم حکم اقتلو ہوتا

اگر عشق خط رخسار مین مین جان دیدیتا ۔ یقین ہے خاک تربت سی مری سبزہ نمو ہوتا

نہ رہتا چاک اپنا دامن صبر و شکیبائی ۔ تمہاری رشتۂ الفت سی گر اس مین رفو ہوتا

بر بیت کعبہ اونکی ابروؤن کی سمت پہرجاتا ۔ اگر قبلہ کے جانب نزع کی دم اپنا رو ہوتا

اگر دیتی ہے نسبت سرو پر استے قد یہہ کل کیا کیا ۔ ہرا ہوتا جو ای سرو سہی گلشن مین تو ہوتا

برنگ سبزہ و گل تب سے مجھے برباد کرتا تہا
جو تجھسے ای فلک مین جوست گار رنگ بو ہوتا

دل ویران بساتی جوش عشق ہر پا فرنے
اگر آباد مثل عہد سابق لکہنو ہوتا

۳۹	جدید	۱۶

کیون نہ شکوہ کیجئے افلاک کی بیداد کا
کوئی بہی ارمان نہ نکلا اس دل ناشاد کا

گھر بناتا کوچۂ قاتل مین ہے امر محال
توڑنا آسان ہے ای دل قلعۂ فولاد کا

قتل سے عشاق کے کیا فائدہ ای ترک چشم
خون کرنا آدمی کا کام ہے جلاد کا

آشیانے باغ مین کیونکر بنائین بلبلین
وحشتین ہین باغبان کے خوف ہی صیاد کا

شور کے بہکنی کا ہوگا خلق کو بیشک گمان
شور اگر اوٹہا زمانی مین مری فریاد کا

یاد آجاتا ہے اوس گل کا قد موزون مجھی
دیکہتا ہون باغمین جب نخل مین شمشاد کا

جبسی کہا ہے قدم زندان مین وحشی نے تری
خانۂ زنجیر مین غل ہے مبارکباد کا

قتل ہو عاشق تو کچہ پروا نہین معشوق کو
ہی حنائی دست شیرین خون سر فرہاد کا

طائر جان ہے طپان لیکن رہا ہوتا نہین
جال کیا رکہائے تن کا دام ہی صیاد

کہدو خنجر سے کہ خوش ہوکر ملے میری گلی
عید نظارہ ہے مجکو چہرۂ جلاد کا

حرص دنیا نے مری دل مین جگہ کی بیٹھکر
جغد مالک ہوگیا اس خانۂ برباد کا

زندگی کہتے ہین جسکو ہے مری حق مین خلش
کام کرتی ہے رگ جان نشتر فصاد کا

جوش وحشت مین مجہی طوق و سلاسل کا ہے شوق
دوڑ کر جاؤن جو گھر معلوم ہو حداد کا

ہی طبیعت مین وہ ہی افتادگی ہین راستی
ہین سہی شاید اس چمن مین سایہ ہون شمشاد کا

بیت ابروی صنم کے اور کیا لکہون صفت
خوب ہی موزون یہہ مطلع ہی کسی استاد کا

دل نہ ٹھہرا یار خود گھبرا کے آیا میری پاس
ہی اثر ای جوش ظاہر نالہ و فریاد کا

ہو نشہ لیتا ہے چشم قاتل کا — جدید — حوصلہ دیکھنا مرے دل کا

دیکھکر تیرا عارض روشن — اوڑ گیا رنگ ماہ کامل کا

قیدی زلف ہم ہین کیا ہمکو — خوف پابندی سلاسل کا

اک نظر تڑپکے دیکھہ لی او ترک — دم ہے آنکھون مین تیری بسمل کا

ایک بوسہ کا ہی سوال ای یار — دیدی مسرور دل ہو سائل کا

رنج عاشق کو دی نہ بہر خدا — ہی ستانا صنم برا دل کا

نظر آتا ہے رنگ اور سے اور — شمع و آج تیرے محفل کا

پہر نہ تربت پہ بعد قتل آیا — بتا کے محشر مین ہونگا قاتل کا

چار چیزون کا ہون مین دیوانہ — زلف کا رخ کا چشم کا تل کا

بات تک پوچہتا نہین کوئی — کہیئی کس سی معاملہ دل کا

کہینچ وہ آہ ای دل مجنون — پردہ اوڑ جائی روی محمل کا

جسکی کہنا ہی بار عشق وہ اوٹہا — کام لیتا ہے یار مشکل کا

چہوڑ یہہ باتین جا کہین ای جوش — معتقد ہو فقیر کامل کا

اہم — جدید — ۷

یار کو ہمنی بام پر دیکھا — یا سر آسمان قمر دیکھا

در دندان یار کی غم مین — اک جہان کو بچشم تر دیکھا

تیری صورت دکھائی دی ہمکو — ہمنی ای ماہ رو جدہر دیکھا

خوب کین اشکباریان ہمنی — کان کا تیری جب گہر دیکھا

نہین آتی اجل سی فرقت مین — ہمنی خنجر گلی پہ دہر دیکھا

تیری الفت مین یار صبر و شکیب
ہمسے جو ہو سکا سو کر دیکہا

چشم تر خشک لب ہے چہرہ زرد
جوش یہہ عشق کا اثر دیکہا

۴۴	جمیلہ	۱۸

آسان نظارہ نہین ای یار تمہارا
اللہ کا دیدار ہے دیدار تمہارا

اچہا ابہی ہو جائے یہہ بیمار تمہارا
للجائی اگر شربت دیدار تمہارا

کیا حسن ہے کیا نور ہے ای یار تمہارا
تم گہر مین ہو جلوہ پس دیوار تمہارا

ہمکو تو میسر نہ ہو دیدار تمہارا ہا
نظارہ کرے روزن دیوار تمہارا

جو قول ہے جہوٹا ہے وہ ای یار تمہارا
سچا کوئی دیکہا نہین اقرار تمہارا

حصی مین رقیبون کی تو ہو حسن کی دولت
محروم رہے طالب دیدار تمہارا

مہتاب کا کیا منہ ہے جو ہو تمسی مقابل
بیجرم ہی بی داغ ہے رخسار تمہارا

کس آنکہہ سے دیکہون شب فرقت مین قمر کو
تلوا مجہے یاد آتا ہے ای یار تمہارا

خورشید کو اصلا نہ فلک سر پہ چڑہائی
دیکہے جو کبہی طرۂ دستار تمہارا

درویش بہی ہون شاہ بہی ہون اسکی رعایا
تکیہ ہے مرا پشتۂ دیوار تمہارا

باطن مین عداوت ہی جو ظاہر مین ہے اخلاص
جاؤ بہی اجی دیکہہ لیا پیار تمہارا

کیا تاب جو عشاق تمہین آنکہونسی دیکہین
خورشید جہانتاب ہے رخسار تمہارا

ہوتا ہے قیامت کا گمان خلق خدا کو
کرتا ہے جو نالی یہہ دل افگار تمہارا

ای یوسف ثانی نہین کچہ ایک فدا مین
عالم ہے دل و جانسی خریدار تمہارا

ہین ساری حسینان جہان مشتری انکی
یوسف سی سوا گرم ہے بازار تمہارا

کیون غیر کی ملنے کی قسم کہاتی ہو ہمسے
دیکہین گی بہلا کیسا ہے انکار تمہارا

الفت سی مرے آپکی شہرت ہوئی صاحب
پہلی تو کوئی تہا نہ خریدار تمہارا

زاہدونکو مرے دیکہہ کے بولا وہ گل عشق
اب جسم ہوا صورت گلزار تمہارا

۴۳	جدید	۳۱

ربط تمہسی غیر کا ای سیمبر جاتا رہا
قبضۂ قارون سے گنج سیم و زر جاتا رہا

خوش ہوا اوسنے لف کا سودا اگر جاتا رہا
فارغ البالی ہوئی سب درد سر جاتا رہا

دوسری پڑنی لگی اب غیر پر بہی چشم لطف
پاس او نہین میرا جو تہا مد نظر جاتا رہا

سب حقیقت تیری کہلجائیگی وہ دونگا خبر
خط مرا تجہسے اگر ای نامہ بر جاتا رہا

جن پریزادون پہ ہم مرتی ہین وہ اپنی نہین
کیا بہلا ہو نیا سی الفت کا اثر جاتا رہا

دیکہکر ساقی کی چشم مست ایسا غش ہوا
ہوش ادہر آیا تجہی ایدل اودہر جاتا رہا

جیسی مثل شمع رکہا بزم الفت مین قدم
دلسی اپنے سر قلم ہونے کا ڈر جاتا رہا

ہاتہ کیا سینی پہ رکہا تمنے صحت ہوگئی
کم ہوئی دل کی تپش درد جگر جاتا رہا

اوسنی سرنامی پہ دیکہا میرا نام آیا غضب
خط کی پرزی اوڑ گئے قاصد کا سر جاتا رہا

وصل پر راضی تہا وہ گل غیر نے بہڑکا دیا
شجرۂ امید مین آکر ثمر جاتا رہا

پڑگئی کس آفتاب حسن پر اپنی نگاہ
کور آنکہین ہوگئین نور نظر جاتا رہا

مانگ وہ ظالم دکہا کر لیگیا تاب و توان
لٹ گئی رستی مین ہم زاد سفر جاتا رہا

جیسی ہاتہہ پہلی صندل کی جا وہ خاک پا
ہوگئی تخفیف تپ مین درد سر جاتا رہا

شاعرونکی دہیان مین آئی نہ یہ بارکیات
بالسی تشبیہہ دی حسن کمر جاتا رہا

جسکی سر پر جن تری سودای گیسو کا چڑہا
آدمیت سی پری رو وہ بشر جاتا رہا

مجمع اغیار مین رونا ترا اچہا نہ تہا
پاس سوائی یار ای چشم تر جاتا رہا

عہد پیری مین نہ اوٹھا ضعف سی دست دعا
وائی حسرت رایگان وقت سحر جاتا رہا

جبسی تیری وحشیون نی کوچ دنیا سی کیا
ہوگیا سُنسان عالم شور و شر جاتا رہا

شور ہے کتنی آگئے باغ الفت کی زمین
ہمنی جو بویا تمنا کا شجر جاتا رہا

نقد بوسہ لیکی سینے بیچ ڈالا اپنا دل
اب وہ مالک ہین مری قبضی سی گہر جاتا رہا

کہکی شعر تازہ مضمون مین اگر بہولا کبھی
اسقدر صدمہ ہوا گویا پسر جاتا رہا

نقد دل دیکر اوسی راضی کیا جب وصل پر
نفع کیسا صورت نظر آئی ضرر جاتا رہا

طرح ناقص مین ہین کیا لکہتا لب شیرین وصف
تہی زمین شور تخم نیشکر جاتا رہا

بوسۂ لعل لب جان بخش سے ای عمر خضر
موت کا دلکو مری خوف و خطر جاتا رہا

دیکہی خط قاصد کو یہہ شوق اوسکی کوچی کا رہا
جسم لاغر اوڑکے خود مثل خبر جاتا رہا

ایک کو نہ بہی نہ ٹوٹا گنبد افلاک کا
آہ کی تاثیر نالی کا اثر جاتا رہا

جبسی فرقت مین ہوئی ہمدرد اندوہ و الم
عشرتون کا میری محفل مین گذر جاتا رہا

نکلی پڑتی ہین جو طفل اشک قصر چشم سے
کیا سیاہی شب فرقت کا ڈر جاتا رہا

شب فروغ شعلۂ رخسار جاناکی حضور
مثل رنگ عاشقان نور قمر جاتا رہا

چاہ غبغب مین گرایا دام کاکل مین پہنسا
دل نہین معلوم پہا ہوسے کدہر جاتا رہا

ذائقہ جبسی زبان پر مرگ کی تلخی کا ہی
جوش ذوق لذت قند و شکر جاتا رہا

۴۴	جدید	۱۰

مسکن اوس حور کی کوچے مین جو پایا ہوتا
جوش سی یہہ کہین اونچا مرا پایا ہوتا

مجکو اوس گل نے گلی سے جو لگایا ہوتا
پہر ہمین مین کبہی پہولا نہ سمایا ہوتا

حال دل کہو لکی جی تجکو سنایا ہوتا
لطف ہوتا جو اکیلا کبہی پایا ہوتا

بیٹھکر سامنے محفل مین بصد ناز و غرور / رات بھر شمع کو اوس شوخ جلایا ہوتا

لب لعلین کو جو دعوای مسیحائی تہا / ہمسا مردہ کوئی ای یار جلایا ہوتا

کیون بنے اوس بت کافر سی بگڑتی دم مین / گر نہ لکھا مری قسمت مین خدایا ہوتا

دیدۂ تر کو جو تہے اپنی نمایش منظور / مرتبہ ابر کا رو رو کے گھٹایا ہوتا

جاگتے طالع خوابیدہ ہماری ای یار / تو نی اک رات اگر ساتھ سلایا ہوتا

یہہ تمنا تہے مری تیرے بعد فنا / ای پریرو ترے دیوار کا سایا ہوتا

کچھ بھی تاثیر اگر جذبۂ دل مین ہوتی / میری گھر تک مجھی لینے وہ خود آیا ہوتا

ایدل اوس شوخ کو کیون خواب سے بیدار کیا / فتنۂ خفتہ کو نادان نہ جگایا ہوتا

گفتگو اور نکیرین کو کیا لازم ہے / حال اوسکا ہمین تربت مین سنایا ہوتا

گر اوٹھانا تہا نہ منظور مرا محفل سے / تمنی پہلو مین نہ غیرونکو بٹھایا ہوتا

کبک و طاؤس قدم پھر نہ زمین پر رکھتی / تیری رفتار کا انداز جو پایا ہوتا

ہمسی آوارونکی سنتے جو یہہ رہبری قیس / راستہ خضر کو ہے ہمنے بتایا ہوتا

دوستی یار جفا جو سے اگر دل کرتا / دشمن جان حزین اپنا پرایا ہوتا

جانتا آپکو وہ عرش کے تارے سے سوا / چاندنی یہہ رخ پر نور جو پایا ہوتا

مرگیا عشق مین اک طفل مغنی کے جوش / بدلے تلقین کے ترانا کوئی گایا ہوتا

۴۵	جدید	۱۷

روئے اظہار کیا مطلب پنہان میرا / عین غماز ہے یہہ دیدۂ گریان میرا

یار کا مصحف رخسار ہے قرآن میرا / کعبۂ ابروئے خمدار ہی ایمان میرا

لیگئے آنکھون مین دل وہ بت نادان میرا / اب خداوند دو عالم ہے نگہبان میرا

پہر گئی ذرنسے ہی اس دل مین حسینونکا خیال
جنس ناقص ہو ن وہ بازار جہان مین یدال

سرنگین چشم کی ہین وصف ستم شعر و نین
چہٹ گیا ہاتہہ سے گردامن سفاک ایوت

پابرہنہ سر عریان و تن گرد آلود
اوچہی تلوار لگائی ہے ستمگر تو نی

اونکی زلفونکو رقیبون نی سنوار شانہ
وحشیونکی قدم اوٹہتی ہین جہان دشت ہی

کچہہ نہ باقی رہے پیری مین جوانیکی بہار
ای زمین جور جفائی فلک ظالم سے

مشتعل جیسے ہی نار تپ فرقت دل مین
کین ہین تر آبلونسی خشک زبا مین انکی

جال کیر کبک دری رخچہ تصدق گل ہو
ہووینگا حسرت مردہ پہ مین اونکی اسیچہ سرشت

خوب آباد ہوا خانۂ ویران میرا
کہوٹی داموں جہے نہین ہے کوئی خواہان میرا

اپنی آنکہونسے حسین ہین کہین گے دیوان میرا
پہانسی بنجائیگا ہر تار گریبان میرا

وحشیو موسم گل ہین ہے یہہ سامان میرا
دہن زخم ہے اسو جہہ سی خندان میرا

خود بخود راستے دل ہے جو پریشان میرا
وہ جنون خیز ہے ای قیس بیابان میرا

لٹگیا ظالم خزان آئے یہہ گلستان میرا
لاش کے ساتہہ گیا گور مین ارمان میرا

بڑہکی گلخن سے ہی یہہ سینۂ سوزان میرا
ہر سر خار بیابان پہ ہے احسان میرا

جائی گر باغ مین وہ سرو خرامان میرا
ہوگا جانا جو سوئی گور غریبان میرا

۴۶	جدید	۴

دم اوسکے سایۂ ابرو مین چہپ اگر لینا
شب وصال بت لالہ فام مین ای دل

نہین ہے پاس عہد الست سی ذرا بہتین
شب وصال دل نامراد تنہا ای گل

تو حاجب در جانانسے راہ کر لینا
گل مراد سے تو دامنون کو بہر لینا

غریب و بیکس و مظلوم کی خبر لینا
عروس نو کی روش آج تو بہہ لینا

چار سو گشتہ ہی عالم اوستی بی پیر کا	جدید	نازکا انداز کا تحریر کا تقدیر کا
ای صنم رخسار رنگین اور خط عنبرین		یہ گلستان کا ورق وہ حاشیہ ہی پیر کا
دل غنچے اپنا ہی گو ظاہر مین ہین مفلس کی شکل		مرتبہ ہم کیون نہ جانین مثل خاک اکسیر کا
سامنی وہ جائی ابروئی بت سفاک کی		وار جو سینہ پہ روکی بُرّش شمشیر کا
گیسو نہین اوس ماہ کے رخ پر نظر آیا	جدید	دن شب سی ہمین آج برابر نظر آیا
ہو خیر سر عاشق ابرو کے اٹھے		پھرا ہاتھہ مین اوس ترک کی خنجر نظر آیا
گلگشت چمن کو جو گئے یاد فزہ مین		ہر برگ شجر صورت نشتر نظر آیا
ای جوش بنا خضر جو خود غول بیابان		اوس دشت مین کوئی نہ رہبر نظر آیا
توہی تہا نور مین ہان توہی نار مین بہی تہا	جدید	توہی تہا سنگ مین توہی شرار مین بہی تہا
جو روز وصل مین ہے رنج ہجر حضرت دل		یہی خیال شب انتظار مین بہی تہا
تمہاری چال نے عالم کیا تہ و بالا		جو آج زلزلہ میری مزار مین بہی تہا
خفا ہون کیون دل نالان کے شور شیون سی یار		تمہین بتاؤ کہ وہ اختیار مین بہی تہا
دشمن جان ہے زبس جوش یہ گردون میرا	جدید	نشتر کیون نہ کری ہوش یہ گردون میرا

۵۰	ردیف الباء موحدہ	۱۳

تیر نظر لگاتا ہے وہ ترک ادہر کو اب	ایدل ہدف بناؤن تجہے یا جگر کو اب
حکم حیا ذرنگ ہے گہر سے نہ جائی	کہتی ہے احتیاج کہ چلیئے سفر کو اب
اوس جنگ جو سے کیا کہین بگڑ بگڑ گئی	مرنے پہ کسکی باندہیئے ایدل کمر کو اب
روتی ہے پہوٹ پہوٹ کی دن رات ہجر مین	اچہی جُری یہہ سوجہی ہے اس چشم تر کو اب
کیا انقلاب گردش لیل و نہار ہے	وہ کیا کہ آدمی نہین آتا خبر کو اب

گرمی ہے تیز دھوپ ہے گرد و غبار ہے / اے مہروش یہان سے نہ جا دوپہر کو اب
دیوار و در ہین شعلہ فشان سوز ہجر سے / آتا ہے جی مین آگ لگا دیجئے گھر کو اب
شام شب وصال مین یہہ ہی دعا دل / رب فلق دکھائی نہ دے وہی سحر کو اب
نالی سے تو نہ پایہ عرش برین ہلا / اے آہ دیکھنا ہے تری بھی اثر کو اب
اے جذب عشق یا مجھے پہنچا دے یار تک / ورنہ کشان کشان اوسے لا دے ادہر کو اب
وہ بدگمان یقین نہ لائیگا چاہ کا ملا / قدمون پہ بھی جو کاٹ کی رکھدون مین سر کو اب
اے رشک ماہ نصف شب آئی ہے سو رہو / زلف سیہ چھپائی ہے موئی کمر کو اب

۱۵ — پیغام وصل لایا ہے اوس گلعذار کا / انعام جوش دیجئے کچھ نامہ بر کو اب — ۱۱

اوسنے سنواری گیسوئی پرخم تمام شب / آشفتہ مثل زلف رہے ہم تمام شب
اوس آفتاب رو کی جدائی مین افلاک / گریان رہا مین صورت شبنم تمام شب
رسوائی اونکی دن کو تو مد نظر رہے / اے چشم تیری رونیکو ہے کم تمام شب
دن بھر رہا تصور روی صبیح یار / آئی ہین یاد گیسوئی پرخم تمام شب
زانو کی آہنی نظر آئی نہ زلف یار / سکتہ ہے دونکو رہتے ہین برہم تمام شب
دیکھا جو ہمنے وصل مین آہوئی چشم یار / پھیرا رہا ہی صورت ضیغم تمام شب
پھر دنکو دیکھہ لین سگے جو گذرے ہجر مین / مشکل تو کاٹنے ہی مقدم تمام شب
بل اونکی گیسوؤنکا جو پیش نظر رہا / اور بہا برنگ زلف مرا دم تمام شب
زلفونکے چھیڑنیسے جو آزردہ وہ ہوئی / پھر کہل سکے نہ پیہ گرہ غم تمام شب
پایا جو میری آہ کو گرم مقابلہ / نکلا نہ ڈر سے نیر اعظم تمام شب

۵۲

لوٹی ہے خوب دولت دیدار جوش نے
دیکھا ہے اونکے حسن کا عالم تمام شب

۱۱

وسکے مراد پائینگے چرخ برین سے کب
ہوگا وصال دیکھئے اوس مہ جبین سے کب

نکلی گے آرزو دل اندوہگین سے کب
آباد یہہ مکان ہو دیکھین مکین سے کب

صندل کا نام بھی ہے نزاکت سے درد سر
افشان کا بوجھ اوٹھیگا اونکی جبین سے کب

دست جنون سے جیب کی ہوتین نہ دھجیان
لیکن ملا فراغ اسے آستین سے کب

اظہار ہون جو حال دل زار اے مسیح
مہلت ہی صدمہ نفس واپسین سے کب

جب تک ندوگی تم اسے کاندھا یہہ جانلو
اوٹھے گا یار میرا جنازہ زمین سے کب

کس کس محبتون سے لپٹی ہماری خاک
دامن فشان گئے وہ لحد کی قرین سے کب

الفت بتونکی دلمین کہ تشنہ الجگر ہوئے نہ
مٹتی ہین انکے نام ہماری نگین سے کب

آنکھون مین شرم ہجر کی دھڑکے سحر تو بس
باز آئین آپ دیکھئے اپنے نہین سے کب

جسنی کبھی اوٹھائی نہین عاشقونکی ناز
زیور کا بوجھ اوٹھے گا اوس نازنین سے کب

۵۳

ذکر خدائی پاک جو آئے زبان پر
فرصت ہے جوش یاد بتان حسین سے کب

۷

دیکھی جو اک نظر وہ روئی پرنور آفتاب
پھر نہ اپنا منہ دکھائی تا بمقدور آفتاب

عکس رخ ہے جو تیری آتشین رخسار کا
صاف بنجاتا ہے ساقی جام بلور آفتاب

شعلہ حسن رخ پرنور جانانکے حضور
بنگیا ہے شرم سے اک قرص کافور آفتاب

رونق افروز جہان ہے روئی روشن یار کا
ناحق اپنے حسن پر رہتا ہے مغرور آفتاب

اپنی خونین آتش غم سے ہے ایسا احتراق
بنگیا ہر ایک زخم و داغ ناسور آفتاب

کم ہو ذریسی ہے نزدیک اوس رخ پر نور کے
کھینچتا ہے آپ کو بہر کسب لیئے دور آفتاب

سچ اگر پوچھو تو میری زخم دل کا ہی کھنڈ
نام کو دنیا مین ہے ای جوش مشہور آفتاب

بحر ٥	جدید	١١

دہیان دل مین پہر کسے گل کا لائی عندلیب
گر مری رشک چمن کو دیکھہ پائی عندلیب

پہنس گئی ہی دام مین شاید کسے صیاد کی
آج گلشن سے نہین آتی صدائی عندلیب

یاد مین اوس گل کی گر جا کر چمن مین روئی
چہوڑ کر اپنا نشیمن بہاگ جائی عندلیب

چونک اوٹہی خواب راحت سے وہ گل باغ مین
ای صبا کہدی نہ اتنا غل مچائی عندلیب

فصل گل مین تجہہ بن ای رشک گلستان کیا کہون
خار دیتی ہین نہایت نغمہ ہائی عندلیب

باغ کو ایسا خزان نے آکی ویران کر دیا
چند پہرتی ہین روش پر اب بجائی عندلیب

گر نہوتی گوشہائی گل اگر ای باغبان
ہم ضرور اکدن سناتی ماجرائی عندلیب

وصل گل تجہکو مبارک کہتی پہرتی ہے صبا
موسم گل کے قریب ایام آئی عندلیب

غیر ممکن ہے تجھے رہائی دام سے صیاد کی
گر نہو جاتی اجل مشکل کشائی عندلیب

بیٹھی ہے کیا بیخبر آپہونچے ایام خزان
آشیان اب باغ سی اپنا اوٹہائی عندلیب

ہم سمجھتی ہین او نہین ای جوش نالی صور کے
زمزمی اپنے یہہ اور رونکو ستائی عندلیب

٥٥	جدید	١٠

پلائین ہاتہہ سی وہ اپنے اگر حباب شراب
دکہائی پہر تو ہین کیفیت شباب شراب

مری نظر مین ہے سب خاک تجہہ بن ای ساقی
سبو و شیشہ و ساغر خم و کباب شراب

وہ رند طبع ہون گر محتسب اجازت دی
تمام عمر پیون مین بجائی آب شراب

چمک دکہائی مہ و مہر نجم گردون کی
بہری جو شیشہ مین وہ رشک آفتاب شراب

کمال بدمزگی ہے فراق ساقی مین ہا
لہو سے کیون نہ ہو بدتر مری جستا شراب

پس فنا بھی نہ جائیگا ذوق میخواری
اوٹھونگا حشر مین کہتا ہوا شراب شراب

جو یاد مین لب میگون کی روؤن ایسا فے
بہائی اشک کی جا دیدۂ پرآب شراب

شب وصال مین تہا اس سے شغل بیداری
نظر ہے اب نہین آتی میان خواب شراب

شب وصال مین نکلا نہ ایک منہ سی سخن
پلائی یار نے وہ مجکو لاجواب شراب

جو ہوگی ساقی کوثر کے مہربانی جوش
پئین گی خلد مین ہم جا کی بیحساب شراب

۵۶	ردیف الیائی فارسی	۱۲

یونہین آجا مری ویرانی مین یار آپسی آپ
جسطرح باغ مین آتی ہے بہار آپسی آپ

شعلۂ حسن کی یاد آئی ہے یار آپسی آپ
آہ کی ساتھہ نکلتی ہین شرار آپسی آپ

تیری تعظیم کو ای سرو ہے مقتل مین
سرو قد اوٹھتا ہے عاشق کا غبار آپسی آپ

میری جانب سی بہی تہی اونکو کدورت شاید
نہین آیا ہے یہان دلمین غبار آپسی آپ

کب تلک ای برق و شو ہجر مین بیٹھی گا
آہی جائیگا مری دلکو قرار آپسی آپ

گلشن حسن کی سیر مین اہی رہینگے منظور
دلمین وہ مجھسے کشیدہ ہون ہزار آپسی آپ

نشۂ حسن سے مغرور ہو پائی ہے شراب
ورنہ آتا نہین آنکھون مین خمار آپسی آپ

تیری رفتار او سیم بدن عالم مین ہا
نقد جان کرتی ہین عشاق نثار آپسی آپ

شعلۂ رخسار و نکے جیسے کہ لگی لو دلکو
گہل گیا شمع صفت جسم نزار آپسی آپ

خود بخود گہو رہے ہین وہ بری نظرون سی
چل رہے ہین مری گردن پہ کٹار آپسی آپ

ایسین مفتون ہے مجہ سوختہ جانکا لاشہ
شہر افشان نہین یہہ سنگ مزار آپسی آپ

لوگ کہتی ہین مجھے اور او نہین دیکھہ کی یا تہا
نہین ہوتی ہین جدا لیل و نہار آپسی آپ

شعلۂ آتش فرقت نی جلایا تن زار
نہین آیا مجھے ای جوش بخار آپہی آپ

۵۷ — ## ردیف التای مثناۃ فوقانی — ۷

زاہدو تمکو مبارک رہی حورا ہی بہشت
دہی مجھے عشق صنم انجمن آرائی بہشت

شاید اوس حور کی زلفونکا نظارہ ہو نصیب
ہر مین اسواسطی ہم رکھتی ہین سودائی بہشت

قد بالا کو ترے دیکہکے او غیرت سرو
غرق دریائی عرق ہوگیا طوبائی بہشت

کوچۂ یار پہ بیزاد مین مسکن جو بنے یا
کشور دلسے نکلجائی تمنائی بہشت

بوسۂ لعل شکر بار صنم کی آگی
نہ کچھ ذائقہ رکھتا ہے نہ خرمائی بہشت

گو گنہگار ہون رحمت سی یقین ہے اوسکی
بعد مرنیکے مین دیکھونگا تماشائی بہشت

۵۸ — ہم ہین ای جوش فقط عاشق روئی جانان
دل مین حورانکے نہ حسرت ہی نہ پروائی بہشت — ۱۰

گو ہی شراب و ساقی و صحن چمن درست
وہ گلبدن جو آئی تو ہو انجمن درست

بیجا کسی جگہہ نہین رکھتی نشے مین پاؤن
کس درجہ چال کا ہے تمہاری چلن درست

بالین پہ آئی بہر عیادت جو وہ مسیح
ہمسی مریض ہجر ابھی ہوجائین تندرست

اللہ ری رعب و شوکت و شان و جلال یار
نکلا نہ عرض حال مین ہمسے سخن درست

ممکن نہین کہ مانی و بہزاد کھینچ لین
نقشی کو سو برس مین تمہی جانمن درست

اپنی بدن کی واسطی ہے جامۂ نیاز
تن پر تمہاری ناز کا ہے پیرہن درست

کھینچین شبیہہ مانی و بہزاد آپ کی
ایسی کمر نہ ایسا نے گا دہن درست

غربت مین رنج اوٹھا کی دعا مانگتی ہین ہم
یارب رہی طبیعت اہل وطن درست

پہچان لین حقیقت اسلام کو اگر
سمجھین نہ خاک رتبۂ بت برہمن درست

۵۹	تاثیر ہو جو نالۂ جانسوز جوش مین رہنے نہ پائی خیمۂ چرخ کہن درست	۹

غیرتِ سنبل ہے رشکِ مشک ہی گیسوی دوست — رو کش سرو صنوبر ہے قدِ دلجوئی دوست

عمر بہر ای حضرتِ دل جانکی لالی پڑین — ایکدن آنکھین نظر بہر کی جو دیکھین سوی دوست

کیون نہ پہولونکو بنائین ہم گلی کا اپنی ہار — اک ذرا ای باغبان آتی ہے انمین بوی دوست

قتلگہ مین یہہ شہیدونکی دعا ہے رات دن — ہو ترقی پر ہمیشہ قوتِ بازوی دوست

مہربانی سے دکہا اک روز یہہ بہی ایفلک — زیر سر تکیہ کی جا آئی نظر زانوی دوست

سیکڑون کشتی وہان پر ہین ہزارون نیمجان — آجکل گنج شہیدان بنگیا ہی کوئی دوست

بدر غم سے اسلیئے گہٹ کی بنا شکل ہلال — ایکشب دیکہا تہا اوسنی جانب ابروی دوست

نجم طالع آجکل گردش مین ہے ای آسمان — غیر ممکن ہا ہے میسر ہو مجہے پہلوی دوست

۶۰	اسلیئی سارا زمانہ جوش دشمن بنگیا ہے اندنون مرغوبِ خاطر ہے نہایت خوی دوست	۷

در دلم از بسکہ نام احمد و اسم علیست — مفلسم لیکن دلم ہر دم از ین دولت غنیست

مشکل دشوار حل مطلب امر قویست — کس نمیداند کہ کنہِ قاضی الحاجات چیست

گر بود آن گوش کو نشنید ذکر عشق او — گنگ از و بہ ہر کہ بی یادش زرین عالم بزیست

کوہکن چہ قیس اسم در علم الفت پیش من — خود غلط نافہم جاہل طفل مکتب مبتدیست

حل معمائی دہان تنگ او را ہر کہ کرد — در گروہ شاعران او واقف سر خفیست

ہر کہ دارد در دلِ خود جائی عشق بوتراب — از فشار گور و رنج دہر او را مخلصیست

در فراق آن بت قتال عالم دمبدم — بدتر از تکلیف مرگ ای جوش عیش زندگیست

جدید

موسم گل ہین جو یاد آئی فضائی غربت — ہی اوڑی شہر سے صحرا کو ہوائی غربت

شہر مین بہی تری دیوانیکو ایذ شک پری — روز آ آکی ستاتی ہے بلائی غربت

ہون وہ دیوانہ اگر گہر سے نہ باہر نکلون — خود قدم لینے کو سر سے چلی آئی غربت

چہالی تلوونمین پڑہی خار چبہے پی دری — دشتی زلف نی پائی یہہ سزائی غربت

گہر سے باہر تو نکالا ہے مجہی وحشت مین — اور کوئی گل تازہ نہ کہلائی غربت

ای بت عہد شکن کاکل پیچانکی طرح — سرکشی تیری طبیعت مین ہے جائی غربت

ہی جو پابند توکل تو خدا دیگا رزق — بیٹہہ گہر مین نہ اوٹہا جوش جفائی غربت

۶۴	جدید	۲

ای صنم ہے وہ رخ کی تل پر چوٹ — جس سے لگتی ہے میری دل پر چوٹ

افعئی زلف وعقرب ابرو — روز کرتے ہین میری دل پر چوٹ

جدید

اونکی جانیسے ہوئی محفل اوچاٹ — کیون نہ ہو ای جوش میرا دل اوچاٹ

پہیر دی گردنپہ ای قاتل چہرے — زندگی سے ہی دل بسمل اوچاٹ

جدید

غضب ہی خنجر تیسنہ نگاہ یار مین کاٹ — نہین وہ جوش حزین تیغ آبدار مین کاٹ

خزان جب آئیگی بلبل تو پہر سمجہ لینا — خوشی سے زیست کی ایام اب بہار مین کاٹ

بلا سی جائین سوئی کعبہ جوش یہہ حاجی — تو اپنی عمر کے ایام کوئی یار مین کاٹ

۶۵	ردیف الثاء مثلثه	۱۴

تناعو تکو ہے اسباب مین تقریر عبث — ہی تلاش کمر یار کے تدبیر عبث

خنجر ابروئی سفاک کا زخمی دل ہے — ملک الموت کو آنی مین ہی تاخیر عبث

آپ ہی مصحف عارض کا بنایا شیدا — مجہ پہ الزام ہے ای کاتب تقدیر عبث

آپکی عارض تابان سے بہلا کیا نسبت
طالب جان حزین شام تپ فرقت ہی
نقش دیوار بنایا ہے مجھے حیرت نی
رشتۂ خام سمجھتا ہے اسے زور جنون
نوجوان گلشن ایجاد مین پہولی نہ پہلی
مژۂ و ابروئی خمدار مین لازم ملزوم
قانعہ گو ہی کافی ہے فقط رہنے کو
ایکدن شہر خموشا نکیطرف جانا ہے
ایکدن روح بے قالب سی جدا ہونی ہے
زلف کی لٹ مین جو ای جوش غم وسی لگا یا ہی

جلوۂ ماہ عبث مہر کی تنویر عبث
صبح لائی ہے بلا انکو طبا شیر عبث
آپ چھپا بیٹھی ہین کیون صورت تصویر عبث
فصل گل مین مجھے پہنائی ہے زنجیر عبث
بغض للّٰہ ہے مجکو فلک پیر عبث
بی کمانکے یہ مثل سچ ہی کہ ہین تیر عبث
چار دن کی لیے دنیا مین ہے تعمیر عبث
ہی فصیح تجکو یہان دعوۂ تقریر عبث
آجکل غیر سے ہین وہ شکر و شیر عبث
دل نادانکو وہ دیتے ہین یہہ تعزیر عبث

۹۶	ردیف جیم عربی	۱۱

برسا رہی ہے خون مژۂ اشکبار آج
اولجھا ہے گیسوؤن مین دل بیقرار آج
آیا ہے جھوم جھوم کے ابر بہار آج
عارض دکھا کے زلف مین دل پہانستے ہین وہ
ای مغبچو پئین گے شراب دو آتشہ
بد مست ہی تو نشۂ حسن و جمال سے
سیلاب اشک چرخ چہارم سی لگگئے
ہین تشنہ لب ہون شوق شہادت مین مبتلا

گلرنگ بنگئے رگ ابر بہار آج
مچھلی کا آپ کہیل رہے ہین شکار آج
دریا پہ کہیلئے بطے کا شکار آج
ٹٹی لگا کے کہیل رہے ہین شکار آج
ساقی سے ہم نکالینگے دلکا بخار آج
ای یار تیری بات کا کیا اعتبار آج
دیکھو تو گریۂ مژۂ اشکبار آج
خنجر لگائین کیون نہ کچے وہ آبدار آج

باد خزان نے رنگ گلونکے اوڑا دئی	ہی دل خراش باغ مین صورت ہزار آج
برسا ہی ابر دیدۂ تر اونکے سامنے	دہوئین گے اپنے ویسے وہ گرد و غبار آج
ای جوش خیر تو ہے یہہ کس کا ہی انتظار	اوٹھہ اوٹھہ کی ٹہلتے ہو جو تم بار بار آج

۶۷	ردیف جیم فارسی	۵

بل کی پیتے ہین سراسر مری تقدیر کے پیچ	نہین کہلتے جو تری زلف گرہ گیر کے پیچ
وعدۂ وصل مین انکار کا پہلو ہے شریک	دیکہنا حضرت دل یار کی تقریر کے پیچ
دل بیتاب پریشان ہے بسان گیسو	جبسی ہین مد نظر زلف گرہ گیر کے پیچ
اول اشفاق و کرم بعد عتاب و رنجش	آپنی روز نکالی ہین یہہ کشمیر کے پیچ
خم ہوا شکل ہلال اپنا تن زار ای جوش	یہہ جوانی مین اوٹھائی فلک پیر کے پیچ

۶۸	ردیف حای حطی	۱۵

چہپ گئی وہ صبحدم جو ماہ انور کیطرح	شہر تک ویران نظر آیا مری گہر کیطرح
انتظار ایسا رہا اک ماہ پیکر کا مجہی	صبح تک آنکہین نہ جہپکین چشم اختر کیطرح
اونکو لکہین ہم تن پر داغ کا جو ماجرا	نامہ بر طاؤس بنجائی کبوتر کیطرح
گو محیط عشق ہے دریای ناپیدا کنار	کہہ کی بسم اللہ پیرای دل شناور کیطرح
حضرت دل ویسی جو منظور ہین ہم گوشیان	آبرو پیدا کرو دنیا مین گوہر کیطرح
بار گیسوے ترا موی کمر اے نازنین	سیکڑون کہاتا ہے بل زلف معنبر کیطرح
کٹتی ہین اک اک قدم پر روز لاکہو گلے	چال جو چلتے ہو تم تیغ دو پیکر کیطرح
کون خط بہیجی سلامت ہی ہوای وصل اگر	جسم لاغر اوڑکی اون تک جائیگا پر کیطرح
ای اجل اب زندگانی کی کوئی صورت نہین	وہ بہی برگشتہ ہین چرخ کینہ پرور کیطرح

ایک بھی آنکھونسے ابکی لخت دل ٹپکا نہین
ابر گیا برسے گا میری دیدۂ تر کیطرح

شوق آرائش وہ ہے اوس نونہال حسنکو
روز پہنتی ہے نئی پہولونکے زیور کیطرح

ہجر مین شیرین لبونکے زندگانی تلخ ہی
کہا گیا زہر ہلاہل کو مین شکر کیطرح

خاک اوٹہاؤن کوچۂ دلدار کی اب جا قدم
ناتوانی ہے مری پاؤن کو لنگر کیطرح

یاد آتا ہے کسی کے ساتھہ کا سونا مجھے
چارپائی پر پڑا رہتا ہون بستر کیطرح

۴۹	منزل ہستی مین چلنا چاہیئے وہ چال جوش سب تری قدمونکو رکھین سر پہ افسر کیطرح	۱۲

کب ہی سرسبز ہم نخل گلستان کیطرح
سوز غم سے خشک ہین خار بیابان کیطرح

گاہ وہ آتا ہے شبکو گاہ دنکو میری گھر
ماہ کا انداز ہے مہر درخشان کیطرح

رنج و محنت یاس و حسرت درد و داغ اندوہ غم
خانۂ دل مین ہمارے ہین یہہ مہمان کیطرح

دی اگر کالی گھٹا ہے زلف شبگون کو مثال
خوب ہی برسے وہ مجھپر ابر باران کیطرح

ای پری رو تیرے گرد ونکا جو ڈورا ہاتہہ آئی
اوسکو لپٹائین گلے سے ہم رگ جان کیطرح

طالب جان حزین ہے شوخئ و طرز ادا
چال ڈہال اوسکی غضب ہی قہر ہے بانکیطرح

یاد آتا ہے اگر وہ خندۂ دندان نما
آنکہہ سے گرتی ہین موتی ابر نیسان کیطرح

روتی روتی ہجر کے صدمونسی ای یوسف جمال
ہم ہیں کھو بیٹھے بصارت پیر کنعان کیطرح

ای زلیخا میرے یوسف سے حسین تہا ماہ مصر
سورۂ یوسف تو رکھہ لی سر پہ قرآن کیطرح

دلمین غم بر مین الم سر پر اجل ہونٹونپہ دم
بیطرح ہی اب تری بیمار ہجران کیطرح

کیون قلم کے شکل سرگردان ہوی ہین خوشنویس
سیکھہ لین اوس گل کی خط سے خط ریحان کیطرح

یہہ وحشت ہی اونکی سودائی کی شام ہجر مین
چاک ہی جیب سحر میرے گریبان کیطرح

تجھسی ہے ای کاتب تقدیر یہ شکوہ مجھے
پڑ رہی نامیکے اوڑائے اوسنے عنوانکیطرح

ناخدائے کشتی گردونسے کہدو ہوشیار
اشک چشم ترسے پہر آتی ہین طوفانکیطرح

تشنۂ دیدار کو سیراب فرماتے نہین
چشمۂ بی فیض ہو چاہ زنخدانکیطرح

زہر کہاکے اک پریکے سبزۂ رخسار پر
جوش زیبے جاندی احمد جنتخانکیطرح

اسم مصنف دیوان ۱۲

۷۰	ردیف خای معجمہ	۱۵

پوشاک جو پہنے ہی تو ای رشک چمن سرخ
ہی زرد عروسان گلستان کا بدن سرخ

کہدو یہ ہین یہہ لعل لب ای غنچہ دہن سرخ
ہی عکس سے جو چار طرف صحن چمن سرخ

کیا اوسکے نزاکت کا بہلا ہمسے بیان ہو
بوسیکے تصور سے ہوا جسکا بدن سرخ

دل خون ہی اس غمسے عقیق یمنی کا
دیکہا جو لبونکو ترے ای غنچہ دہن سرخ

لائی خبر شادی گل باد بہار سے
بیوجہ نہین چہرۂ مرغان چمن سرخ

مارا ہے نشیلی ترے آنکہون نے شب وصل
تربت پر مری پہول چڑہانا کوئی مین سرخ

خوش رنگ مری خونسے ہے اوس شوخ کی تلوار
پہنے ہے نئی طرز کے پوشاک دولہن سرخ

ابرو ہین جو محراب تو آنکہین ہین نشیلی
کعبی مین نظر آئی یہہ دو ہکو ہرن سرخ

کسکی لب گلرنگ کی مداح زبان ہی
جو پہول گرہی منہ سے مری وقت سخن سرخ

سو دیکہین جو اوس دست حنائیکو عزیزان
لائی ہین قبائین مری یاران وطن سرخ

مدفون ہوا ہے جو شہید لب رنگین
آتی ہین نظر چہرۂ ذرات کفن سرخ

دہوئی ہین کسی شوخ نے کیا پای نگارین
سونی سے زیادہ ہے جو چاندیکا لگن سرخ

تیرا ہی یہہ سب فیض ہے ای باد بہاری
ہی چار طرف ڈہاک کی پہولونکو جوبن سرخ

کس عاشق ناشاد کا توڑا جگر و دل
ناوک یہہ لہو سی ہے جو ای تیر فگن سرخ

ای جوش ہم اوس مستِ حنائی کی ہین کشتے		یہہ دل مین تمنا ہے کہ ہوا اپنا کفن سرخ

۷۱	ردیف دال مہملہ	۷

خدا ہے مرتبہ دان محمدؐ	بشر کیا ہو ثنا خوان محمدؐ
دو عالم مین ہین ممتاز و سرافراز	محبِ آل و یاران محمدؐ
وسیلہ مغفرت کا ہاتھہ آئی	اگر پا جاؤن دامان محمدؐ
علی و فاطمہ شبیر و شبر	سر و چشم و دلی جان محمدؐ
شب معراج مین پہنچا ہی کسجا	فدای رفعتِ شان محمدؐ
اگر ہو چشم حق بین تو بعینہ	خدا کی شان ہے شان محمدؐ

۷۲	اگر سو بار مین مر کر جیون گا کہونگا جوش قربان محمدؐ	۶

فرقت کی ساتھہ آئی اجل یکشد و شد	آنکہونسی دیکہہ لی یہ شکل یکشد و شد
مانع تہا ہمسے وصل کا اکثر غرور حسن	اوسپر گئے وہ اور مچل یکشد و شد
قاصد کی ہاتھہ یار نے بہیجا پیام ہجر	آئی اوسکی ساتھہ اجل یکشد و شد
اونسی گلے لپٹ کی جو بوسی طلب کئی	جہنجلا کی بولی گہر سے نکل یکشد و شد
تہا ایک تو مزاج مین خود داوسکی پاکین	زلفون نے اوسکی کہائی ہین بل یکشد و شد
ہاتہونسی عشق کے تو عناصر مین تہا فساد	فرقت سی اور آئی خلل یکشد و شد

۷۳	ای جوش اونکا وعدۂ فردا تہا حشر پر پہرا وسپہ اولیت و لعل یکشد و شد	۷

از دلِ محزون جو آہ این نیم جان خواہد کشید		بر زمین نہ آسمان رایگان خواہد کشید

شوق دید حسن بعد مرگ ماند ای دل اگر
اشتیاق حور عین سوی جنان خواهد کشید

حال شبهای دراز هجر را سازم چه عرض
ای بت حق نا شنو طول این بیان خواهد کشید

بوسهٔ رخسار اگر ای دل طلب خواهی نمود
از قفا آن قاتل عالم زبان خواهد کشید

فرض کردم از قلم تصویر او مانی کشید
ای مبصر این بگو نازش چسان خواهد کشید

ترک عشق ابرو و مژگان او خواهم نمود
بی سبب بر من اگر تیر و کمان خواهد کشید

۶۴
ترک عشق قد بالایش نخواهد کرد اگر
جوش را بردار هم آن نوجوان خواهد کشید
۱۷

ہمکو مژگان جگر دوز کے ہین تیر پسند
دل مجروح کو ابرو کی ہے شمشیر پسند

ہین شہنشاہ جبین سے ہے خط تقدیر پسند
ٹھوکرین کہائین نہ کیون راہ مین تیر پسند

جبسی ہے مد نظر عارض و زلف محبوب
ہی مجھے آہ سحر نالۂ شبگیر پسند

ہاتھہ اودہر ہے کوئی شمشیر ادا کا اودہر
دل ناشاد کو ہے نعرۂ تکبیر پسند

بادشاہی ہے تری در کی گدائی ہمکو
اہل دولت کو رہے منصب و جاگیر پسند

ناز بیجا ہین جو انکو نسے مثال معشوق
تیری غمزی یہہ نہین ای فلک پیر پسند

کچھ حقیقت نہین کہلتے کہ یہہ لکہا کیا ہی
خط تقدیر کے ہمکو نہین تحریر پسند

عشق کاکل نے بنایا ہے وہ لاغر ہمکو
واسطی رہنے کی ہے خانۂ زنجیر پسند

لکہہ دیا ہجر نصیبون مین بت نوخط کا
ایسی تحریر نہین کاتب تقدیر پسند

رنگ کافور ہے روغن مین ہین یار یکے دل رقیق
اس مرقع کی نہین ایک بہی تصویر پسند

خود بدولت ہوئی لکنت موسی مرغوب
ہی بتونکے ہمین الجہی ہوئی تقریر پسند

کسطرح خلد کو ہم کو ہی صنم سی جائین
کب بہلا آئی گی اوجڑی ہوئی تعمیر پسند

چشم مجنون سے تو دیکھے کوئی شکل لیلے
کیون نہ ہو دل سے مجھے یار کی تصویر پسند

بوسۂ مصحف رخ دیجئے وقفہ کیسا
خیر کے باتین ہرگز نہین تاخیر پسند

جلوۂ طور تو دیکھین گے یہہ اہل اسلام
کافرونکو ہے خورشید کی تنویر پسند

کیون نہ لکھین خط شبرنگ کی اوصاف اہل شعر
مصحف رخ ہے تمہارا مع تفسیر پسند

اوسکو شاعر نہ کہو جاہل مطلق سمجھو
جسکو ای جوش نہین شاعری میر پسند

۷۵	جدید	۱۱

قیس و فرہاد کا ہین ہین ن اوستاد
عشق کا فن مجھے سی ہے ایجاد

خال و خط کا بچھا کی دانہ و دام
گھاتین مرغ دل کے ہین صیاد

زیر شمشاد و جا کی رویا ہین
باغ مین قد ترا جو آیا یاد

مجکو کہتے ہین لوگ مہر سرشت
نام اوس مہ کا ہی ستم ایجاد

حال دل سوز کچہ اگر کہدون
موم بنجائی سختی سے فولاد

یاد مژگان مین تار بستر کی
تیز ہین مثل نشتر فصاد

کچہ جو ارشاد آپ فرماتی
شاد ہوتا مرا دل ناشاد

یاد سے ان بتونکی اے خالق
کعبۂ دل ہے آج کل آباد

چرخ ہمہ نی ستایا ہے
مددای آہ و نالہ و فریاد

ہمہ حسینان نازنین اے دل
ہین مری جان کے لئی جلاد

دلبر شوخ و شنگ کا نقشہ
جوش کیا منہ جو کھینچلے بہزاد

۷۶	قطعہ جدید	۲

مالدارونکو ہے دولت پر گھمنڈ
خوش جمالونکو ہے صورت پر گھمنڈ

زاہدون کو ناز اپنے زہد پر ہے ہا ہا — جوش کو خالق کی رحمت پر گھمنڈ

ردیف ذال معجمہ

۷۷ — ۱۲

بنی جو زہرہ جبینونکے زیب سر تعویذ — مثال شمس و قمر ہے چمک مین ہر تعویذ
خط اونکی مصحف عارض کا سورۂ جن ہے — بنا ہی تیغ نظر کی لیے سپر تعویذ
پری و جن و ملک آئی فاتحہ پڑہنے — کہدا ہی حب کا وہ سنگ مزار پر تعویذ
اوتر سکا نہ مری سر سے دیو شام فراق — بلائی گھول کے عامل نے تا سحر تعویذ
یقین ہوا کہ شفا پائے اب دل بیمار — نہ سمجھو خط اسے لایا ہے نامہ بر تعویذ
گلین سے ہیر حمایل ہے عاشقونکے دعا — نہ باندہ بازوؤنپر شوخ عشوہ گر تعویذ
جو اوس مسیح نفس نے ملے نہ خاک قدم — بہلا یہ کہوئے گا کیا خاک درد سر تعویذ
کچہ اپنے ہاتہہ کا لکہا جو وہ پری بہیجے — بنائین وحشت دل کی لیئے بشر تعویذ
نگاہ ثابت و سیارے پہ جہپکتے ہے ہا ہا — چمک پر وہ تری سر کی ہین ایقمر تعویذ
نہ آیا ہاتہہ کسے شکل وہ دُر یکتا — بہائی اشک کی دریا مین بیشتر تعویذ
یہ چاند اور یہ سورج جو آسمان پر ہین — تمہاری سر کے ہین ای غیرت قمر تعویذ
ہماری خوش نصیبی ای عاملو اوسی لکہو — منگائین واسطے بازو کی وہ اگر تعویذ
بتونکے دلمین نہین نقش کیا ای جوش — عبث یہ لکہے تہے عامل نے رات بہر تعویذ

۷۸ — جدید — ۵

جیسے ہین یار کے لب شکرفشان لذیذ — قند و نبات جوش ہین ایسے کہان لذیذ
کیونکر نہ شکر خالق رزاق کیجیے — ملتی ہین نعمتین ہمین ای آسمان لذیذ
لذت ہی جیسی سیب زنخدان یار مین — ایسا نہ ہوگا میوۂ باغ جنان لذیذ

کیونکر نہ کھائین شوق سے ہم منصفی ہے شرط
شکر سے بھی زیادہ ہین وہ گالیان لذیذ

حصے مین میرے درد و الم کی غذائین ہین
کھاتی ہین نعمتین جو یہہ اہل جہان لذیذ

ہی ورد تذکرہ لب شیرین یار کا
اس وجہ سی ہے واعظو اپنا بیان لذیذ

کیونکر نہ کیجیے نذر غم و رنج دل جگر
دیتا ہے میہمان کو غذا میزبان لذیذ

کھائی ہمانے وہ جو سگ یار سی بچے
ای جوش اسقدر ہین مرے استخوان لذیذ

۷۹	ردیف رای مہملہ	۱۱

کہان جائیگا تو ای ناہرو مجھسی نہان ہوکر
پہرونگا مین یہہ تیری جستجو مین آسمان ہوکر

نرہتا مین کبھی پابند الفت جو سمجھتا یہہ
پڑینگے پاؤن مین میری وہ زلفین بیڑیان ہوکر

دکھایا قہر مرتے میرے وحشت نی اثر اپنا
اوڑا دست اجل سے جامہ تن دھجیان ہوکر

عبث ہی ناز حسن روی آتشناک پر تجکو
یہ شعلہ دیکھنا اوڑ جائیگا اکدن دھوان ہوکر

کیا بسمل نہ مژگانسے نہ ابرو سے مری دلکو
یہ جو کی تم نشانہ صاحب تیر و کمان ہوکر

دم قتل آپ کی تلوار باہر ہو کی قبضے سے
رہی میری وہان زخم کے اندر زبان ہوکر

لڑکپن ہے ابھی اونکا مگر تیور یہ کہتے ہین
زیادہ ہونگے ظالم پیر گردونسی جوان ہوکر

دکھای رنگ کس کس طور سے گلزار عالم مین
برنگ بوی گل تمنے نہان ہوکر عیان ہوکر

سفر مین بھی تری ہمراہ ای یوسف لقا ہر دم
پہرونگا بھی پیچھے مین غبار کاروان ہوکر

کیا وصف حسینان جہان مین شعر موزون جو
پسند خاطر عالم ہوا حسن بیان ہوکر

۸۰	کہین کیا جو مزے ہمنے شب وصلت مین پائی ہین بت شیرین دہن سی جوش باہم یک زبان ہوکر	۹

دل کھا رہی ہے زلف سیہ فام دوش پر
باندھا ہے فوج شام نی یا لام دوش پر

ہین حلقہ ہای زلف سیہ فام دوش پر
صیاد بہر صید ہے یا دام دوش پر

ای ضعف تونے دست نگر غیر کا کیا
جاتا ہون چڑھکے تا لب بام دوش پر

پریون کے سائی کا ہمین ایجان خوف ہے
لٹکائی نہ زلف سر شام دوش پر

صیاد کیا اسیر ہے بلبل کے فکر ہے
رہتا ہے اب جو آٹھ پہر دام دوش پر

خط دیکی مجھسے یار کا کہتا ہے نامہ بر
اتنا دو لیکے جاؤنمین انعام دوش پر

مجھ رند بادہ خوار نے یون عمر کی بسر
شیشہ بغل مین سر پہ صبو جام دوش پر

طفلی مین سے ہے یہ شوخ طبیعت تہی یار کے
تہا صبح کو جو گود مین تو شام دوش پر

۸۱

بہرور دشانہ و دل سر جوش کیا رہی
رکھی جو ہاتھ وہ بت خود کام دوش پر

۳۰

جا گا یہ دم ذبح مقدر تہ خنجر
تہا پیش نظر عارض دلبر تہ خنجر

او ترک ترا خال نہین ہے تہ ابرو
کبھی مین نظر آتا ہے قنبر تہ خنجر

اس خوف سے تجھپر نہ پڑی چھینٹ لہو کی
تڑپا نہ ذرا بسمل مضطر تہ خنجر

عاشق تری زلفونکا جو ابرو سے ہوا ذبح
سودائی نے برپا کیا محشر تہ خنجر

کب آنکھ نشیلی ہے ترا ابرو سے ساقی
ہمکو نظر آتا ہے یہ ساغر تہ خنجر

کیون ذبح نہ جانباز ہون دانتونکی چمک سے
کیا صاف نظر آتی ہین خنجر تہ خنجر

ابرو و مژہ دیکھکے دلمین یہ شک آئی
ہی تیغ تہ تیغ کہ خنجر تہ خنجر

پلکونکے سدا سائی مین اس ترک کو دیکھا
ہی مردمک چشم کا بستر تہ خنجر

ہنستا ہے دم ذبح مرا غیرت حورا
ہی پیش نظر چشمہ کوثر تہ خنجر

گردن نہ کٹی میرے تو جھنجھلا کی وہ بولا
یہ جسم ہے یا ہے کوئی پتھر تہ خنجر

قاتل کے حقیقت کوئی نہ بوجہے پوچہے
ہم حسرت دیدار نہ لیجائین جہاں سے

ابرو کی محبت نہین مژگان نکا ہے عاشق
دیکھے گا جو آئینۂ رخسار کے جوہر

آئینہ زانو مین جو ابرو کا پڑا عکس
قاتل مجھے نظارۂ ابرو کی ہوس ہے

ہنس ہنس کے مجھے ذبح جو فرماتی ہو سدا م
دیکھا جو دم ذبح رخ قاتل خونخوار یا

سوتی ہین جو اُس ترک کی دیکھو صفت مژگان
خال شہ ابرو نہ سمجھ اسے مہ تابان

پلکو نسے رہے ہجر مین اشکو نکے روانی
پہر ابرو می قاتل کا ہوا جوش محبت

ڈہونڈہتے ہے تری ابرو پہ گلا کاٹکے مرجاؤن
قاتل کا عجب عیب تہا کچہ منہ سے نہ بولی

کم تر بُرش ابرو نہین تیغ دو زبانسے
عشاق کئے ہین تشنۂ خون ابرو و مژگان

مشتاق شہادت ہین جو ہم عاشق ابرو
کرتی ہے یہ ابرو کی صفت چشم سخن گو

دل کہتا ہے نظارۂ ابرو کی ہے خواہش
کہلتی ہین نزاکت کی تو جو ہر تہ خنجر

دم لینے دی اک لمحہ ستمگر تہ خنجر
لو دلنے بنایا ہے نیا گہر تہ خنجر

رکہدیگا گلا آکے سکندر تہ خنجر
قاتل نظر آیا مجھے خنجر تہ خنجر

آنکہین نہ بہلا وا ہے ہین کیونکر تہ خنجر
ہیرو نکا عطا ہوتا ہے زیور تہ خنجر

حیرت نے بنایا مجھے ششدر تہ خنجر
سمجھا دل بسمل کہ ہین خنجر تہ خنجر

ہے گردش افلاک سے اختر تہ خنجر
غلطان نظر آئی ہیں گوہر تہ خنجر

ہی جے ہین کہ رکہدیجئے پہر سر تہ خنجر
ہر دم ہے گلو ای پری پیکر تہ خنجر

کانپا کئے ہم خوف سے تہر تہر تہ خنجر
جبریل کے کٹتی ہین یہان پر تہ خنجر

او ترک نظر آتے ہین نشتر تہ خنجر
کس شوق سے سر رکہتے ہین اکثر تہ خنجر

ہون ترک ازل سے ہی مرا گہر تہ خنجر
کہتی ہے قضا رکہدی گلا مر تہ خنجر

۲۲	شاعر تو سمجھتا ہو نہین اوس شخص کو اپنے جوش باندھے جو کوئی قافیہ غنچہ تہ خنجر	۶۲

پیچ دیتی ہے ہمین زلف بت بی پیر پہر
حسن کی سرکار سے ملتی ہے یہ تعزیر پہر

کہہ رہا ہی یہ دہان زخم سے نخچیر پہر
کیا مزا ہے او کمانکش پہینک اک تیر پہر

سان پر رکھے گئے ہین خنجر و شمشیر پہر
اونکو ہے منظور میری قتل کے تدبیر پہر

پہر بہار آتی ہے پہر ہونگے جنونکے ولولی
وحشیونکی پاؤنمین پہنائینگے زنجیر پہر

عشق اوس شیرین شمائل کا بہت دشوار ہے
کاٹنی ہوگی تجھے فرہاد جوئی شیر پہر

وصل کے ٹہری ہے اوس مہر سپہر حسن سے
کیا چمک پر آجکل ہے کوکب تقدیر پہر

جوش پر آیا اگر سیل سرشک چشم تر
خاک ہوگی اس مکان جسم کی تعمیر پہر

خواب مین دیکہا ہے پہر اوس غیرت خورشید کو
اک حسین سے جاکی پوچہا چاہئی تعبیر پہر

ایک بوسہ مانگنے پر سیکڑون باتین کہین
چپ رہو صاحب نہ ہوگی ایسی اب تقصیر پہر

روئی سادہ پر نہ کیون اب سبزۂ خط ہو نمود
پہلی قرآن لکہہ گیا لکہے گئے تفسیر پہر

نامہ بر بنکے کبوتر نامہ لائے یار کا
اسطرف کو اے ہوائی آہ با تاثیر پہر

حکم ہے اوس شاہ خوبی کا دیار عشق مین
قیدئی زلف مسلسل آج ہون تشہیر پہر

نقش حیرت روبرو ہے جسکے بنتا تہا شرم سی
آج مانی کہینچ لایا ہے وہ تصویر پہر

قتل گاہ عشق مین لاکہون گلے کٹتی ہین روز
باڑہ پر ہے عشوہ و انداز کی شمشیر پہر

کہہ رہا ہے اشتیاق ہم کلامی بار بار
خط پہ خط نامی پہ نامی اونکو ہون تحریر پہر

آفتاب حشر منہ بسوا ہے ہو گا طلوع
ای موذن گر کہے گا نعرۂ تکبیر پہر

پہر دل ناداںکو ہے اوس سیمتن کی جستجو
اس ہوس کو ہوئی ہے خواہش اکسیر پہر

خلد سے حورین جہنم سے نکالے ناز عشق
ای صنم جانی کہان یہ عاشق دلگیر پہر

پرزی پرزی پہر دل صد چاک ہی شکل کتان
یاد آئی ہے ہمین وہ چاند سے تصویر پہر

گرچہ شرف لاف گرے پہر کہی گے یار سی
کاٹ ڈالی گا زبان شمع کو گلگیر پہر

لطف پر آئی ہین خال زیر ابروی حبیب
رنگ لائی کیسی کیسے جوہر شمشیر پہر

۸۴

مدح حیدر مین نہ لکہے گا اگر مقطع کو جوش
کس سے پائیگا صلے مین خلد کی جاگیر پہر

۱۵

سانولا رنگ ہے اور اوسپہ وہ جوڑا سر پر
دیکھو کالی کو اوٹھائی ہے کنہیا سر پر

ایڑیان کیسی رگڑتا ہی شب فرقت مین
کہیلتی ہے اجل عاشق شیدا سر پر

اپنی ساقی کو نشے مین یہہ دعا دیتا ہون
دامن پیر مغان تا رہے سایا سر پر

چور رہے کا نشۂ سر نشہ مین ٹکرانے سے
رکھون پہائے کے عوض شیشۂ مینا سر پر

آسمان نے یہ جنون نہین ہمین سامان بخشا
زیر پا فرش زمین دامن صحرا سر پر

ایشہ حسن اوسے تاج سلیمان جانون
اوڑکے آئے جو ترے خاک کف پا سر پر

مردم چشم نہ کیون مردم آبی بنجائے
موجزن اشک مسلسل کا ہے دریا سر پر

ای پریرو تری دیوانے اوٹھا لیتے ہین
آمد فصل جنون خیز ہین صحرا سر پر

کس کا منہ تیرے کف پا کی برابر ہے عزیز
ہاتھ رکھدیکے تو یوسف کی زلیخا سر پر

غافلو جمع ہے جو مال اوسے خیرات کرو
رکھ کے لیجاؤگے کیا دولت دنیا سر پر

صدمۂ ہجر سے ہم آپ گلا کاٹین گے
تیز ہے خنجر قاتل کا تقاضا سر پر

بیگناہونکا اگر قتل ہے منظور نظر
تاج چنگیز رکھہ او ترک صف آرا سر پر

بلکی لیتے ہی ہمارے دل سودائی سے
تونی جو زلف مسلسل کو چڑہایا سر پر

ظلم صیاد نے یہ تفرقہ پرواز کیے
عندلیبونکے کہین دل ہین کسی جا سر پر

۸۴	صورت نقش قدم راہ مین پامال ہین جوش ایک سردار نے بے ہاتھ نہ رکھا سر پر	۱۱

ابرو و مژہ ای یار ہے خنجر تہ خنجر
پھر باندھنا بیکار ہے خنجر تہ خنجر

ای پردہ نشین پھر گلو بحجر مین تیری
ہان جیب کا ہر تار ہے خنجر تہ خنجر

کہتی ہین وہ ابرو و مژہ مجھسی چھپا کی
ای طالب دیدار ہے خنجر تہ خنجر

دیتا ہون پتا خانۂ سفاک کا قاصد
ہر رخنۂ دیوار ہے خنجر تہ خنجر

ابرو پہ جو رکھین ہین وہ انگشت شہادت
کیا صاف نمودار ہے خنجر تہ خنجر

پلکین نہین اوس نرگس مخمور کے نزدیک
باندھی ہوئی بیمار ہے خنجر تہ خنجر

ہر لب ترا عاشق کے لیے ای بت گلگو
گویا دم گفتار ہے خنجر تہ خنجر

کیونکر نہ کٹین سنکی غزل کو مری حاسد
ہر مصرعۂ اشعار ہے خنجر تہ خنجر

غصی مین ترے چین جبین قتل کو میرے
ای قاتل خونخوار ہے خنجر تہ خنجر

گلگیر سے شمع جدا ساز بہ محفل
بلبل تری منقار ہے خنجر تہ خنجر

۸۵	شیدا نہ ہو اوس ترک کی ابرو و مژہ پر ای جوش خبردار ہے خنجر تہ خنجر	۹

یہ تل نہین ہین آئنۂ روئے یار پر
قبضہ ہے زنگیون کا حلب کی دیار پر

سبزہ نمو ہے چہرۂ گلگون یار پر
فضل خدا سے اب یہ چمن ہے بہار پر

افسوس ساتھ یار کے دونو چلی گئے
کیا کیا گھمنڈ تھے مجھے صبر و قرار پر

ناجنس گر ہے دوست ای دل ضرر رسان
پروانہ ہے ہوا مرے شمع مزار پر

کس گل بٹھائی جسمرخ جفاکار دیکھیے　　کیا دسترس ہے اس ستمگر بے مہار پر
ای برق وش رقیب پہ کی جو نگاہ مہر　　پھر یان چلین گی اپنے دل بیقرار پر
یہ دوستی نے شمع رخونکے کھلائی گل　　روتے ہین اب عدو بہی مرے حال زار پر
اوس گلبدنکے بزم مین خود شمع اوڑ گئی　　دی قتل عندلیب جو پرودگار پر

۸۶	ای جوش وہ زبان زد عالم ہے جعلسا تم نقد دل کو دیتے ہو کس اعتبار پر	۹

در سرم از نکہت زلف ہست سودای دگر　　در دل من نیست جز یاد رخت جای دگر
بسکہ دل از دولت عشق تو پامال است　　ای شہ خوبی نمی دارم تمنای دگر
در فراق جانم صبر و سکون از دست رفت　　میزنم از بیقراری پای بر پای دگر
گر بیاید یار در پہلو نشانم مثل دل　　نیست بہتر بہر او ای ہمنفس جای دگر
درمیان ما و شان ربط دلی ناممکن است　　زاہدان رای دگر دارند و من رای دگر
غیر حسن روی زیبای تو ای یوسف جمال　　خوش نمی آید بہ چشم ما تماشای دگر
وحشی لیلای زلفش گر رود در دشت قیس　　او از آنجا رخ نماید سوی صحرای دگر
آنقدر در کوچۂ دلدار عاشق جمع اند　　نشنود یک کس در آن انبوہ غوغای دگر
چون نباشد جبہہ فرسا از سر عجز و نیاز　　جز در تو نیست بہر جوش ملجای دگر

۸۷	جدید	۲

گھر کو گلشن سے سوار آئی اگر تو ہو کر　　ہمرکابی مین ترے گل بہی چلین بو ہو کر
عشق چاہ ذقن یار مین جا بیٹھے ہین گو من　　پیچ پر پیچ سے عاشق گیسو ہو کر بلا
زیر شمشاد لحد اپنی کہدی ای ہمدم　　مرگئے شیفتۂ قامت دل جو ہو کر ہلا

گیا صحرا ای رسوائی سے مین لوہ ملا ہے
چلین مین چال کر انداز محشر بانی جاتی ہین

جدید

ولہ

جنون فتنہ زا ہی شہر مین آمن تیری وحشت پر
قیامت کا گمان ہوتا ہی مجکو اوس کی قامت پر

حاکم وحشت ہی کہ اول تو کوئی ناڑ پہاڑ
دیدۂ شوق بنا دے ابہی رخنے صد ہا
یہ تقاضائی جنون ہے کہ اب آئی ہی بہار
ای بریرو ترے وحشی کا ہے مسکن جو بہیر
ناتوانی مین بہی ہمت ہی وہ عالی میری
دامن فرش زمین زور ہوا سے اوڑتا
گرم آہین جو مین دلسوختہ کہینچون دو چار

بعد ازان پلکو کی جاروب سے تو جہاڑ پہاڑ
در میانی مین ہو مرے اوسکی اگر آڑ پہاڑ
چلئے اوس دشت مین جس سمت کو ہون جہاڑ پہاڑ
کوہ فرہاد سے اونچا ہے کئی تاڑ پہاڑ
ای جنون باندہ کی دیکہون کہبی پاڑ پہاڑ
تیغ کی طرح نہ دیتا جو خدا گاڑ پہاڑ
تیکی بنجائے ابہی جوش جہین بہاڑ پہاڑ

۹۰	ردیف زای معجمہ	۵

بنگئی صور کے آواز گجر کے آواز
آنکھ کی واسطے وہ چہرۂ نورانی ہو
شوق سے تیغ نظر کا وہ بنائین جو نگہ
منزل راہ عدم دیکھیئے طے کیونکر ہو
تو وہ دلکو نشانہ نہ بنائین جانباز
جلتے وہ سرمے کی تحریر ہے منظور نظر
ظلم ہے باد خزان نی وہ کمر باندہی ہے
یاد آتی ہین جو اوس گلگلے نیکیلے پلکین
جوش ہم سمجھے کہ اب نامۂ جانان آیا

ہے جو چہرہ ہی وصل کے شب غم سحر کی آواز
کان کو چاہیئے اوس رشک قمر کی آواز
کہیں نکلی گی نہ مجہ سینہ سپر کی آواز
ساتہہ کوئی نہ کہین کوس سفر کی آواز
کانین آئے اگر تیر نظر کے آواز
لب تک آتی نہین مجہ خستہ جگر کے آواز
لب فریاد بنے برگ شجر کے آواز
دل کو برماتی ہے مرغان سحر کی آواز
کانین آئے کبوتر کے جو پر کی آواز

بی رخ گلگون آن قاتل بچشم من ہنوز | ولہ | غنچہ پیکان شاخ گل تیرست در گلشن ہنوز

از دم تیغ فراق او نگردیدم ہلاک | ہست شاید در چراغ زندگی روغن ہنوز

میخروشم ہمچو رعد و میطپم مانند برق | از شرارت میگریزد یار ما از من ہنوز

آنکہ عاشق را ز شمشیر تغافل قتل کرد | گاہ سہوا ہم نمی آید سر مدفن ہنوز

شاید افتادست چشمش بر گل رخسار یار | میکنند در باغ بلبل نالہ و شیون ہنوز

زخم دل بی مرہم وصلش نہ خواہد شد بہم | چارہ گر بہر چہ جوئی رشتہ و سوزن ہنوز

جوش ہر دم میشود وارفتہ ابروی دوست | شل دل بہرش کسے پیدا نہ شد دشمن ہنوز

٩٢	ردیف سین مہملہ	٩

ملی پھر قفس ملے پھر قفس ملے پھر قفس | ہی ہوس ہی ہوس ہی ہوس ہی ہو

کری جان تن سے اگر سفر تو سرا اپنا ہو تری پاؤں پر | نہین دسترس نہین دسترس نہین دسترس نہین دسترس

تب غم سی تہا جو ہین نیچان گئی چھوٹ کی رہی ہیلان | مری ہمنفس مری ہمنفس مری ہمنفس مری ہمنفس

جو وصال کے ہین عدو مخل تو خدا ہی ہو ب نگہدان | مرا داد رس مرا داد رس مرا داد رس مرا داد رس

بت بیوفا تو خدا سی ڈر ہر معرکہ مری قتل پر | نہ کمر کو کس نہ کمر کو کس نہ کمر کو کس نہ کمر کو کس

تری ہجر ہین بت بیوفا چمن زمانہ با فزا | مجھی ہے قفس مجھی ہے قفس مجھی ہے قفس مجھی ہے قفس

کہو ابر سے کہ خدا سی ڈر کبھی بیکسونکی ہے کشت پر | تو ذرا برس تو ذرا برس تو ذرا برس تو ذرا برس

رہی کیون نہ شق ستمگری کہ دیا ز حسن ہین ابری | نرہا عس نرہا عس نرہا عس نرہا عس

٩٣	تری ملنے کی بت جنگجو ہے جوش کیا جو ہی آرزو مجھی ہر نفس مجھی ہر نفس مجھی ہر نفس مجھی ہر نفس	١١

آنکھونکو ہے جمال خداداد کی ہوس | رکھتے ہین کان آپ کی ارشاد کی ہوس

اللہ رے اشتیاق اسیرے بہار مین
ہی بلبلونکو خانۂ صیاد کے ہوس

سودا ہے دلکو الفت مژگان یار کا
ڈوبے لہو مین نشتر فصاد کے ہوس

حاضر ہین عاشقونکے دلِ پائمال غم
ظالم کچھ اور ہے تجھے بیداد کے ہوس

لایا ہے جذب صحبت یاران ہموطن
تھی ورنہ کسکو عالم ایجاد کے ہوس

معشوق غیر سے ہی عبث خواہش وفا
شیرین نے کیا نکالی ہے فرہاد کے ہوس

دنیا سے لے چلے کمر یار کے تلاش
ہستی مین دلکو ہے عدم آباد کے ہوس

ممکن نہین کہ جائی عدو کوی یار مین
پوری ہوئی تھی کب دل شداد کی ہوس

تم چاہو تو بر آئے دل زار کے امید
مین کیا ہون کیا ہی بندۂ ناشاد کے ہوس

جبسی ہے اونکی تیغ تغافل کھچی ہی
خواہش ہے مجکو موت کی جلاد کے ہوس

ای جوش شعر کہنے سی کسطرح دل بہر
وہ کون ہے جسی نہین اولاد کے ہوس

۱۷	ردیف شین معجمہ	۹۴

اوس ماہ کے ہے ابروی خمدار کی تلاش
ہی دلکو ایک مغبچے تلوار کے تلاش

اللہ رے اونکے خنجر خونخوار کے تلاش
ہی مقتلو نہین اپنے گنہگار کے تلاش

یوسف کیطرح چاہ ذقن مین گرا دیا
تھی خضر راہ تشنۂ دیدار کے تلاش

دل مانگتے ہی الفت گیسوی رشک دام
صیاد کو ہے بلبل گلزار کے تلاش

ہنگامہ کون حشر کا آنکھونسے دیکھتا
مد نظر نہ ہوتی اگر یار کے تلاش

باغ جہان مین سبزۂ بیگانہ کی روش
خواہش نہ گل کی ہی نہ مجھے خار کی تلاش

مشتاق اپنے کان ہین آواز یار کے
رکھتے ہی آنکھ روزن دیوار کے تلاش

موسی کیطرح شوق مین آیا ہے طور پر
دیکھین تو آپ طالب دیدار کے تلاش

پہلو مین دلکو تلاش کی ڈہونڈہا جگر کو بہی
دلال بنگئے ہین جو اٹہکے دلو لے
مضمون کمر کا ہاتہہ نہ آیا کسی طرح
بندہ ہون ایک بت کا کہونگا خدا سے مین
بجرم چہنکے قتل کئے مجہہ ہونکے طرح
مضمون بندہی ہین مصحف رخسار یار کے
پایا دہن نہ نقطۂ موہوم کے طرح
موسی سے ہمکلام ہو ہمسے خموشیان
آئی یہان عدم سے چلے پہر عدم کو جوش

اللہ ری تیغ ابروی خمدار کی تلاش
یوسف کیطرح اونکو ہے بازار کی تلاش
ملک سخن مین فکر نے بیکار کے تلاش
ہوگی جو روز حشر گنہگار کے تلاش
تہی خوب ملک عشق مین سرکار کی تلاش
حافظ کو کیون نہ ہو مرے اشعار کی تلاش
اس دائرے مین صورت پرکار کے تلاش
رہتی ہے رات دن اسے اسرار کے تلاش
اللہ ری تنگئ دہن یار کے تلاش

۱۰	ردیف صاد مہملہ	۹

ایکساعت مین ہزارون مرتبہ بدلا خواص
وہ مسیحا اور پہر عاشق ہوا اب موت ہے
اسکا عاشق جو بنا وحشت نی چومی اوسکی پاؤن
ایفلک آہون مین ہے خاصیت نار جحیم
جیسی باندہی ہے ظلم و جور پہ تونی کمر
ڈہونڈتا پہرتا ہے جو اوس لغو جو انکو رات دن
تابش خورشید عارض دیکہتے ہی اور گئے
غم نہین زائل ترقی سے تنزل ہے اگر
نوجوانی مین جو فرمائی ہے عزلت اختیار

کیا مزاج یار تہا اس چرخ گردون کا خواص
راستی اختر تقدیر کا اولٹا خواص
ای پری زلف مسلسل کا عجب دیکہا خواص
ہی ہماری اشک کی قطرے مین دریا کا خواص
اگے بہی او بانے بیداد ایسا تہا خواص
پیر گردون نے بہی سیکہا آج کل میرا خواص
تہا شب وصل بت مہرو مین پاریکا خواص
دیکہنی ہونگے زمانے کی ابہی کیا کیا خواص
جوش تم ہے خوب سمجھے زال دنیا کا خواص

۹۶ — ردیف ضاد معجمہ — ۱۱

منظور ہے جو قاتل خود کام سے غرض
کچھ دود شمع طور سے مطلب نہین اونہین
مانند زلف عشق مین جشانہ بدوش ہون
محو جمال عارض و گیسوئے یار ہین
میری لبونسی وہ لب جان بخش ور ہین
اوس آنکھ کے ہین دیکھنے والونین افلاک
محو جمال حسن ہین دیوانگان عشق
سنکی پیام وصل خفا ہین تو خوش رہین
دل چاہتا ہی اوسنے زبانی ہو گفتگو
ظاہر نگین کے طرح رہین سینہ کاویان
ای جوش دلکے شوق سے کہتی ہین شعر ہم

پہر دلکو عیش و راحت و آرام سے غرض
جنکو ہے اونکی زلف سیہ فام سے غرض
سامانکے آرزو نہ سر انجام سی غرض
کیا کام صبح سے ہین کیا شام سی غرض
شیشی سے مدعا ہے نہ کچھ جام سے غرض
کسکو یہان ہی گردش ایام سی غرض
مطلب نہ ابتدا سے نہ انجام سی غرض
غصہ سے کیا ہے اپنے ہمین کام سی غرض
قاصد کسی ہے نامہ و پیغام سے غرض
ای دل جہان مین ہے اگر نام سے غرض
مطلب نہ خاص سے نہ ہمین عام سے غرض

۹۵ — ردیف طای مہملہ — ۱۲

پیدا ہو خاک نرگس جادو سی ارتباط
ایدل برا ہے گیسو و ابرو سے ارتباط
بونا ہماری قبر پہ شاخ نہال سرو
خواب و خیال تکیۂ زانوئی یار ہے
پلّی بندہی وہ غیر کے میزان کمان تہی
بار غم فراق سے ایسا جھکا ہے سر

دشوار آدمی کو ہے آہو سے ارتباط
ہمکو ہے بوی سنبل گیسو سے ارتباط
تہا زندگی مین اک قد دلجو سے ارتباط
اب چاہیئے ہے گور کی پہلو سے ارتباط
ای سر بڑہا دہی سنگ ترازو سی ارتباط
ہی اب جبین کو تکیۂ زانو سے ارتباط

دولت سرائی یار مین جب باریاب ہون / پہلی بڑہائین اوسکے سگ کو سے ارتباط

کیا خاک نیند آئیگی پہلوئی قبر مین / تہا سر کو اونکے تکیۂ زانو سے ارتباط

ہمکو صدائی قلقل مینا پسند ہے / ہو صوفیونکو نعرۂ یاہو سے ارتباط

کیونکر نہ پیچ وتاب ہو دلکو بزنگ لف / شانہ نہ بڑہائی یار کے گیسو سے ارتباط

مدنظر ہین جوش سے جو بی نیازیان / جاتا رہا ہے یار کے قابو سے ارتباط

۹۵	ردیف ظای معجمہ	۱۱

جمال گل سے جو بلبل ہے باغبان محظوظ / وصال یار سے ہون مین بہی ہر زمان محظوظ

عجب طرح کے زن فاحشہ ہی یہ دنیا / نہ اس سے پیر نہ لڑکا نہ نوجوان محظوظ

وہ انقلاب سی اہل زمین نے پائی رنج / نہین ہے خاک کوئی زیر آسمان محظوظ

گلو نپہ اوس پڑی عندلیب نالان ہی / چمن مین پہرتے ہین صیاد و باغبان محظوظ

مین وہ شکار زبون ہون کہ میرے صید کی / نہین ہے تیر فگن صاحب کمان محظوظ

وفور غم ہی وہ ہرک کی چار عنصر مین / مثل نہ شیخ نہ سید نہ کوئی خان محظوظ

زمین سکوت مین ہے آسمان گردش مین / قویکو رنج ہے رہتے ہین ناتوان محظوظ

تمام دہر ہے طرفہ طلسم حیرت ہے / کسی کو رنج و الم ہے کوئی یہان محظوظ

جمال پاک جو دیکہے وہ آنکہہ روشن ہے / جو وصف یار مین تر ہو وہ ہی زبان محظوظ

تلاش و فکر ہو کیا خاک شعر گوئی کے / وفور غم مین ہنسے دل ہوا جان محظوظ

دعا خدا سے یہ ہے جوش حقمین والد کے / رہین جنان مین محمد مقیم خان محظوظ
(یعنی بہشت ۱۲)

۹۹	ردیف عین مہملہ	۱۰

دیکہین تو ذرا آکے تپنگے جگر شمع / اف بہی نہین کرتی ہے جو کٹتا ہی سر شمع

اوٹھہ جاتا ہے محفل سے ترا ایا سفر شمع
آتا ہے ترا بزم مین یا ہے گذر شمع

یہ بھی تو اونہین کے لیے جی کہوتی ہی جلکے
کیونکر نہ پتنگے رہین قربان سر شمع

اچہا نہین اے پر شک قمر شب کو نکہہ نا
دیکھو کیسے دیتے ہین بلا ہے نظر شمع

پروانونکے ساتہہ اوڑ کے تری بزم مین آتے
بلبل کیطرح ہوتی اگر بال و پر شمع

کب آگ مین گرنے سے ڈرے عاشق جانباز
پروانیکو اصلا نہین خوف و خطر شمع

پیری مین نکل جائے نہ کیون جان بدن سے
محفل مین نہین صبح کو رہتا اثر شمع

پروانہ بھی سرشار ہے محفل مین تمہاری
کچہ شمع خبر اوس سے نہ اوسکو خبر شمع

ہی باعث رسوائی گل چاک گریبان
ہی دود دل و شہک روان پردہ در شمع

یادرخ روشن مین جو یہ روئی ہی اے عشق
باقی نرہا نام کو نور نظر شمع

۱۰۰ جدید ۱۴

ہی مہ عارض کی تیری طالب دیدار شمع
شام سے آتی ہے جو ہر بزم مین اے یار شمع

عشق پروانہ مین سر کٹواتی ہے اے یار شمع
ہی صف عشاق مین منصور سان سردار شمع

آتش رخکا تمہاری عشق پنہان ہی اسے
اس سے رکہتی ہے تن محزون و جسم زار شمع

مہر تابان روئے روشن نجم گردون خال رخ
ہی ید بیضا ہتیلی ساق پائے یار شمع

سامنا ہوگا جو اونکے عارض پرنور سے
سرد ہو جائیگی تیری گرمیٔ بازار شمع

ہست و بود عاشقان بہی ہی جو نہین مشتعل رو
جسطرح دنیا مین آتی ہے مسافر وار شمع

پردۂ فانوس مین رہتی ہے پنہان اسلیئے
سہہ نہین سکتی تمہاری گرمیٔ رخسار شمع

دیکھکر آئینۂ رخ ایسی حیران ہو گئی
ہل نہین سکتی جگہہ سے بنگئی دیوار شمع

جلوۂ رخسار تیرا دیکھنے آتی ضرور
اپنی عذر لنگ سے ای یار ہے ناچار شمع

ہمسری کی تھی تمہارے آتشین رخسار سے　　اسلیے لٹکائی جاتی ہے سر بازار شمع

خاک ہی میرے نظر مین تجھہ بن اے رشک چمن　　بزم عشرت جام شیشہ بادہ گلنار شمع

جھانکتا ہے اپنے مشتاقونکو وہ رشک قمر　　یا یہہ روشن ہے قریب روزن دیوار شمع

شعلۂ حسن صنم کی مدح خوان ہوتی ضرور　　گر زبان حال رکھتی لائق گفتار شمع

بزم عالم مین اسے کس ماہ کا ہی انتظار　　چشم اختر کیطرح رہتی ہے جو بیدار شمع

ہی یونہین پیری مین بھی بیفائدہ حرص شباب　　جسطرح صبحکو ہو جاتی ہے بیکار شمع

رہتی ہے جو اشک ریزان شعلہ افشان رات بھر　　سوگ مین کس کے ہے مثل جوش ماتمدار شمع

۱۰۰۱	ردیف غین معجمہ	۱۲

وہ مہ جو بام پر اپنی کبھی جلائے چراغ　　مثال نیر اعظم چمک دکھائے چراغ

مزار عاشق بیکس پہ چاہئے کیا شمع　　کہ دل ہی سینہ مین جلتا ہے خود بجائے چراغ

نہان ہو دامن فانوس مین ندامت سے　　جو روبرو رخ روشن کے شبکو آئے چراغ

شب فراق مین شمع سحر سے بدتر ہے　　برنگ انجم فلک گو چمک دکھائے چراغ

ہوا بندھا ہی ہے وہ شمع عذار جانان کی　　مقابلہ ہو تو خجلت سے جھلملائے چراغ

دکھائی کچھ نہین دیتا خلل دماغ مین ہے　　ہوائے عشق نے سب عقل کے بجھائے چراغ

وہ مہ جبین جو شرارت سے پھونکدی شب وصل　　برنگ مشعل خاور فروغ پائے چراغ

مزار کشتۂ شمع گل عذار پہ وہ　　نہ آئی پھول چڑھانے کبھی نہ لائے چراغ

دھوئین سے مشک ختن کے جو آئین خوشبو　　تمہاری زلف کا روغن کہانسے لائے چراغ

بنا ہی نور سے یہہ وہ ہے آتش سوزان　　کہان صباحت عارض کہان ضیائے چراغ

وہ شمع رو جو سدھارا ہے سمت کلکتہ　　ہوائی لکھنؤ نے حسن کے بجھائے چراغ

نثار شمع رخ بیمثال جوش بہی ہے ‖ ہزار دل سے جو پروانے ہین فدائے چراغ

۱۰۰۲	ردیف فا	۱۲

چشم پرنم جانہ ای دل کوئے قاتل کیطرف ‖ عین بارش مین کوئی جاتا ہی منزل کیطرف

طالب امداد ہون ای بادشاہ ملک حسن ‖ آمد فوج الم ہے کشور دل کیطرف

حال عاشق کا نہین سنتی سوائے ذکر غیر ‖ حق سے نفرت ہی اونہین راغب ہین باطل کیطرف

اس محبت کا برا ہو دوست دشمن ہوگیا ‖ دل لیئے جاتا ہے مجکو کوئے قاتل کیطرف

کشمکش مین جان ہے دو نو بت عجیب ہین ‖ زلف مشکین دیکھیے یا دیکھیے تل کیطرف

نور ساق یار پروانو نکو جو آئے نظر ‖ آنکہہ اوٹھا کی بہت دیکھین شمع محفل کیطرف

قیدئی چاہ ذقن بنتا ہے دل مثل ملک ‖ جا نکلتا ہون جو اوس زہرہ شمائل کیطرف

حسرت دیدار مین نکلی یہ کہکے تن سے روح ‖ پہر کبہی دیکہا نہ ای سفاک بسمل کیطرف

کفر سے باز آؤ نکلو دیر سے تم ای بتو ‖ لاؤ اب تشریف میری کعبۂ دل کیطرف

یاد آتی ہے شمیم سنبل گیسوئے یار ‖ جب صبا لاتی ہے بوئے گل عنادل کیطرف

لیگئی قسمت جو سمت سرزمین کانپور ‖ جائینگے بیشک زہے جوش منزل کیطرف

موت ہنستی ہے عدو روتے ہین حال جوش پر ‖ سر بکف جاتا ہی جبدم کوئی قاتل کیطرف

۱۰۰۳	جدید	۱۱

قصر و باغ جان مین ہی جیسے ہوائے زلف ‖ ہر شب ہی میرے گہر مین نزول بلائے زلف

چھوٹا نہ ای پری جو ہوا ابتلائے زلف ‖ دام بلا سے کم نہین کچہ حلقہائے زلف

لکہی بیاض صبح پہ تحریر وصف رخ ‖ اوراق شب پہ لکہی مفصل ثنائے زلف

کیونکر نہ کہائے پیچ بگڑ کر دل حزین ‖ شانے سے جب وہ قاتل عالم بنائے زلف

سو طرح کے ہین پیچ خموشی ہی خوب ہے
کہتا نہ اے زبان کبھی قصہ ہائے زلف

گھیرے ہین دو بلائین مجھے کیا ہو زندگی
خط پر نثار جان تو دل ہے فدائے زلف

دیتی ہے پیچ وہ یہہ لگاتا ہے گولیان
کیا حال خالِ رخ کہون کیا ماجرائے زلف

آجائیگی کمر مین لچک ڈر یہہ ہے مجھے
کمدو نہ اسقدر وہ پریرو بڑہائے زلف

گویا زبان شانہ اگر ہو تو دے صدا
آؤ مسافرو کہ ہے خالی سرائے زلف

بوسہ جو لون مین عارض پر نور یار کا
غیرت سے شکل مار سیہ پیچ کہائے زلف

گو شانہ اپنا پنجۂ شل ہو ہزار بار
ممکن نہین کہ جوش کبھی ہاتھ آئے زلف

۱۰۴	ردیف قاف	۱۱

سیکڑون آئے ہزارون ہی سدہارے مشتاق
ہم مگر آج تلک ایجان ہین تمہارے مشتاق

عوض نفع اوٹھائینگے خسارے مشتاق
لین نہ اقلیم محبت کو اجارے مشتاق

شاید آجائے مناؤ کو وہ بحر خوبی
اسلیے جمع ہین دریا کے کنارے مشتاق

دید کا سنکے وہ پیغام یہہ فرماتے ہین
اک وہی تو ہین زمانے مین ہمارے مشتاق

تمنے عمر بھر ہمیں دکھایا نہ رخ نورانی
مر گئے حسرت دیدار مین سارے مشتاق

زلف برہم ہی پریشان نہایت اوسکی
دل صدچاک کی شانے سے سنوارے مشتاق

دیکھنے عرصۂ محشر مین گئے لوگ حبیب
مر مٹے چاندی ہمت کو نہ ہارے مشتاق

چشم بد دور عجب حسن ہے سبحان اللہ
سیکڑون صورت موسی ہین تمہارے مشتاق

تیغ سے کاٹ کے سر پاؤن پہ رکھدین اوسکے
ابرو و چشم کے دیکھین جو اشارے مشتاق

اودہر ہی وحشی و دیوانہ ہے سودائی
اب تو ان نامون سے جاتے ہین پکارے مشتاق

دونو جانب سے برابر ہے محبت اے جوش
اونکے مشتاق ہین ہم وہ ہین ہمارے مشتاق

۱۰۵ جدید ۱۲

اے طبیب ہو جسکو ہو آزار عشق ہے
یا نئی صحت خاک وہ بیمار عشق ہے

الفت زلف بتان کیا ترک ہوئے
مین ہون اے رب بندۂ سرکار عشق

ناخن تدبیر وصل گلرخان ہے
کھینچ لیگا دل سے میرے خار عشق ہے

اوسکے حامل حضرت انسان ہوئے
آسمانسے جو نہ اوٹھا بار عشق ہے

چشم تر ہے خشک لب ہے زرد رنگ
کیا چھپاؤن ہین عیان آثار عشق ہے

خاک ہئی جلکے پروانے کی طرح
شمع سان یون کیجئے اظہار عشق ہے

سینۂ پرداغ کی لازم ہے سیر
دید کے قابل ہے یہہ گلزار عشق

اہل عالم کی نظر مین ہون سبک
ہر پہ جسنے اوٹھایا بار عشق

ہے دل سوزان مین اوس رخکی ضیا
نور سے کچھ کم نہین ہے نار عشق ہے

جنکو عاشق ابروئے خمدار کا ہے
دل نے کہا یا خنجر خونخوار عشق ہے

ایک کو ہے رنج راحت ایک کو
عاشقو اونسے یہہ ہین کردار عشق ہے

گر تلاش اوس یوسف ثانی کی ہے
جوش چلئے جانب بازار عشق ہے

۱۰۶ جدید ۱۰

ابتدا مین ہو اگر معلوم کچھ انجام عشق
پھر نہ لے بھولسے بھی انسان ہرگز نام عشق

پاس ایمان ہے اگر الفت بتونکی ترک کر
کفر کہتے ہین جسے اے دل وہ ہے اسلام عشق

جاندی ہی اوس لب شیرین پہ مثل کوہکن
یہ تقاضائے محبت ہے یہ ہے پیغام عشق

جس مصیبت سے بسر ہوتی ہے شب بیمار کی
اوس سے کچھ بڑھکر گذرتے ہین دلا ایام عشق

پہلوے وزیر ہین اوسکے کرسی و عرش برین
دیکھہ لو تو ہے بلند اسقدر اے دل بام عشق

منہ کو موڑین الفت گیسو و رخ سے کسطرح — عاشقونکی واسطے ہے ایک صبح و شام عشق

ہے نشان حسن اگر اونکے سبب سے ہر ہین — دفتر عالم مین میری ذاتسی ہے نام عشق

اوسپہ ظاہر ہو گئی کیفیت اسرار غیب — شوق سے جسنے پیا جام مے گلفام عشق

خال و گیسو کی محبت ترک کر اے مرغ دل — زہر ہے یہہ دانۂ الفت بلا یہہ دام عشق

وہ ہماری خانۂ دلکے طرح ویران ہو — جس مکانمین جوش دم بہر کو بہی آئین گام عشق

۱۰۷	ردیف کاف تازی	۱۵

گذرا نہ اسطرف سے وہ شہسوار اتبک — برباد راہ مین ہے اپنا غبار اتبک

اعضا مین سرد اپنے گر ہے سوز غم کے — ہے ہڈیونکے اندر لیکن بخار اتبک

سینے مین دم ہے آنکہین در کی طرح کہلی ہین — آنیکا ہے کیسکی یہہ انتظار اتبک

اے نخلبند کاشن اس فکر مین ستری ہون — کیون باغ مین نہ آئی فصل بہار اتبک

سوز تب درون نے سب قصر تن جلایا — یاد مژہ مین آنکہین ہین اشکبار اتبک

دور فلک نے ہمکو گو خاک مین ملایا — ہے قدر دانکے آگے وہ ہی وقار اتبک

کل تونے وصل کے شب وہ مے پلائی ساقی — دن ہے مگر نہین ہون مین ہوشیار اتبک

ہم خاک مین ملے بہی نقش قدم کیصورت — نکلا نہ اونکے دلسے ہر گز غبار اتبک

مدفون ہے جبسے لاشہ مجہ سوختہ جگر کا — کیسا شرر فشان ہے سنگ مزار اتبک

اوس شعلہ رو کی جبسے یاد آگئی شرارت — سیماب کی طرح ہے دل بیقرار اتبک

وہ صبح کم ہے سدا ہماری آئی شب جدائی — نکلی نہ قصر تن سے کیون جان زار اتبک

فرما رہے ہین کیسے جور و ستم وہ ایدل — حاضر ہے بندگی مین یہہ جان نثار اتبک

باغ جنانکے جانب ہے قصد بلبل جان — آیا نہ ٹیکنے کو وہ گلعذار اتبک

اک وہ خفا ہین جیسے یہہ بھی جلد ہین پا بجولان
ہوش و حواس عقل و صبر و قرار ابتک

جوش جنون جو مجکو ای جوش حکم دیتا
جیب قبا مین رہتا کیا کوئی تار ابتک

۱۰۸	ردیف کاف فارسی	۹

سر پہ ہے جن کیطرح عشق پریزاد الگ
افعئی زلف سیہ در پئے بیداد الگ

آشیان باغ مین کسطرح بنائی بلبل
خوف گلچین ہے جدا دہشت صیاد الگ

عشق بازی مین کسی کا بھی نہین ایک طریق
مذہب قیس الگ ملت فرہاد الگ

چشم تر سے ہی جدا چار طرف رسوائی
صدمے دیتی ہین مجھے یہہ لب فریاد الگ

یاد موئی کمر یار مین ضعف کی طرح
اک زمانے سے ہی یہہ عاشق ناشاد الگ

اصل اور نقل مین دیکھو نہ کبھی یکرنگی
باغ فردوس الگ گلشن شداد الگ

مرد ای خالق جان رحم کی جا ہی مجہ پر
سامنی موت الگ فرق پہ جلاد الگ

سالک منزل الفت ہو نہین ایسے روان
راہ مجذوب الگ کوچۂ آزاد الگ

راتدن سولی پہ اوقات بسر ہوتی ہے
جیسے ای جوش ہے وہ غیرت شمشاد الگ

۱۰۹	ردیف لام	۴۵

کم سنونکو نامناسب ہی پہنا ہار پھول
تو کبھی سونگھا نکر او غیرت گلزار پھول

افسر شاہی یہان بھی سر پہ ہے داغ جنون
ہین وہان اوس شوخ کے جو طرۂ دستار پھول

کل جو نکلا باغ سے وہ رشک گل دامن کشان
پیرہن پر زری اوڑانیکو ہوئے طیار پھول

مین شہید ناز چشم یار ہون ای باغبان
نرگس شہلا کی تربت پر چڑہاو جا پھول

جس روش پر پاؤن رکھا مثل ابر نوبہار
فیض کفش پا سے اوسکے بنگیا ہر خار پھول

لیچل ابتو ای ہوائے شوق بزم یار مین
ناتوانی سے بنا ہی اپنا جسم زار پھول

تیرا جاتا ہو جو اوس محفل مین کہنا ای صبا
آج تیری عاشق شیدا کی ہین ای یار پہول

ہجر مین اوس غیرت گلستان کی ای منفعجو
چاہی کسکو گلابی ہے کسے درکار پہول

نخلبند گلشن عالم نے ابر شاک چمن ہ
اپنی ہاتہو لسی بنایا ہے ترا رخسار پہول

باغ مین بی یار جاتا ہون تو آتی ہی خزان
خشک کر دیتی ہے میری آہ آتشبار پہول

پہر آرایش وہ گل رکہتا ہے پاس آٹہون پہر
آئینہ شانہ مسی پان عطر سرمہ ہار پہول

ایک ہی کین نہ باغ حسن مین گلچینیان
لیگئی بہر بہر کے دامن حاسد و اغیار پہول

فیض ابر نوبہار اسنے یہ ہے نشو و نما
بنگئی گلزار مین خار سر دیوار پہول

عارض گلگون نہین ہیوجہ زیر چشم یار
سونگہتی ہین واسطے تفریح کی بیمار پہول

حد سی باہر جو ہوا رسوا ہوا وہ دہر مین
باغ سی نکلے تو آئی جانب بازار پہول

اوسکے رخکے ہم نہین لکہتے ہین مضمون آبدار
یہہ اوگاتا ہے ہمارا کلک گوہر بار پہول

چشم میگون بت گلفام کا ہون شیفتہ
پہول کی ساغر مین دی ساقی مجہی گلنار پہول

بوستان دہر مین گلدستۂ خوبی ہے یار
زلف سنبل چشم نرگس غنچہ لب رخسار پہول

فصل گل ہے بہٹیان آباد ہین خوش ہر کلال
کیفیت دیکہی ہیے جی بہر کی ہر میخوار پہول

غنچۂ دل کیون نہ پژمردہ ہو بینسکر لفین
رات بسکے صبح کو ہو جاتے ہین بیکار پہول

اونکی الطاف و عنایت مین بہی کاوش ہے شریک
میری تربت پر چڑہائی بعد مردن خار پہول

فصل گل کا کوچ ہی گلشن سے آتی ہے خزان
بلبلین آگاہ ہو جائین ہین ہوشیار پہول

کیا بنا کر ہار جوڑی پر لپٹے آپ نے ہ
دیکہتی ہین جو صاف بوئی نافۂ تاتار پہول

ہین وہ نخل خشک ہون اس بوستان دہر مین
نام لینے کو نہین ہین جس مین برگ و بار پہول

بزم مین ای جوش گل آیا جو وہ رشک بہار
دست و پا اپنی خوشی سے لیگئی یکبار پہول

ستم اوٹھائیگا او گل ہزار میرا دل
نہ تجھسے پھیریگا منہ ایکبار میرا دل

یہ بت ہین دشمن ایمان و جان و صبر و قرار
نہ عاشق انکا ہو پروردگار میرا دل

رکھائیونسے جو یون جو پھیرے دیتے ہو
تمہارے پاس تھا کیا مستعار میرا دل

کسیکے گیسو و عارض کا اسکو سودا ہے
نہین ہے آپ مین لیل و نہار میرا دل

مثال آئنہ یکسان ہے دوست دشمن سے
صفا ہے کچھ نہین رکھتا غبار میرا دل

نہ کیونکر اوس شہ خوبی پہ جان دے اپنی
دیار عشق مین ہے باوقار میرا دل

جو تلکی خال سیہ فام و زلف مشکین پر
فدا ہے جان مری اور نثار میرا دل

سمند ناز کی ہر دم جو شوخیان ہین یہی
لبھائیگا وہ بت شہسوار میرا دل

تڑپ رہا ہے جو سینے مین خود دیکھو کسکے
یہ کسکی واسطے ہے بیقرار میرا دل

بنا ہے یون گل بازیکی طرح تو پامال
پلا ہے نازونکا اے گلعذار میرا دل

اسیر زلف پری بنکے کیون بلا مین پھنسے
جو جبر کچھ بھی کرے اختیار میرا دل

ہزارون داغ دیئے تجکو ایک ظالم نے
کریگا روز جزا یہ پکار میرا دل

حسین سمجھتے ہین پھولونکا اسکو گلدستہ
بنا ہے داغونسے وہ داغدار میرا دل

سوا بتونکے سلیمان کی بھی نہین سنتا
ہوا کے گھوڑے پہ اب ہے سوار میرا دل

کبھی نہ جائیگی یہ الفت گل رخسار
اگر اوٹھائیگا صدمے ہزار میرا دل

۱۱۱

نہین کہا نہ محبت کی جھوٹی جھوٹی جوش
تمہارا مجکو نہین اعتبار میرا دل

۱

مطلع

باغبون نے لیکے بھیجے ہین بہار سے پھول
کیون نظر آئین نہ آنکھونکو مری ڈھیلے سے پھول

وله

قتل فرمانہ مجھے رہنے دے بسمل قاتل
لذت زخم اوٹھاتا ہے مرا دل قاتل

جانی والی ہین عدم کو ترے بسمل قاتل ۔ وقت رخصت کا ہے لے اٹھو گلے مل قاتل
حلقۂ زلف سے نکلے گی نہ گردن تا زیست ۔ بنگئی طوق گلو اب یہہ سلاسل قاتل
شاخ گل تیغ ہے اے یار چمن مین تجہ بن ۔ ہے مرے جان کو آوازِ عنادل قاتل
یہہ وصیت ہی پس مرگ بنانا تو وہ ۔ کہ پہنچ جائے ٹھکانے پہ مری گل قاتل
جاکی ویرانۂ دشت عدم آباد کری ۔ لیلئے روح کو لے جائے یہ محمل قاتل
غم یہ ہے منہ تری تلوار کا مڑ جائیگا ۔ سخت جانی سے ہین سب عضو بدن سل قاتل
برش تیغ نے کی قطع رہ کوچۂ زیست ۔ آج پہنچے یہ قدم بر سر منزل قاتل
تیغ ابرو ہے نگہہ تیر ہے باتین چہریان ۔ چشم سفاک ستمگار مژہ تل قاتل
توڑ دیکھے تو کوئی تیر نگہہ کا تیرے ۔ دل جگر دونو بنے طائر بسمل قاتل
تجھسا سفاک زمانی مین نہ دیکھا نہ سنا ۔ سر بکف ہم بھی پھری سیکڑون منزل قاتل
کیون جبین پر ہے شکن سخت مجھی حیرت ہے ۔ دیکھا آئینے مین کیا اپنا مقابل قاتل
قید ہستی سے رہائی ہے تری تیغ کی ہاتھ ۔ تو اگر چاہے تو آسان ہو یہہ مشکل قاتل
تیرے مشتاق شہادت کی یہان فوج ہے لاتشر ۔ کہہ رہا ہے دہن گور جو قاتل قاتل
جوش کو پار اوتاریگا تری تیغ کا گھاٹ ۔ بحر الفت کا یہی ایک ہی ساحل قاتل

۱۱۴	جدید	۱۲

ضعف ہی طاقت اگر دے مجکو یزدان آجکل ۔ دست وحشت سے کرون پرزے گریبان آجکل
مہر ہوا ہی مجکو عشق تیر مژگان آجکل ۔ دل مین پھر چبھنے لگا کچہ مثل پیکان آجکل
روؤنین کیونکر نہ منہ پر رنگے داماں آجکل ۔ بی سبب روپوش ہی مجھسے وہ جانان آجکل
آہوئے چشم صنم کی اسقدر شہرت اوڑی ۔ چھوڑ کی بھاگی ہرن کوہ و بیابان آجکل

گیسوؤ آئینۂ رخسار جاناں نے ہی عشق
اسلیئے رہتا ہون حیران و پریشان آجکل

توجو آیا میری گھر آرام کی صورت ہوئی
بعد مدت کی پڑی ہے مجکو جانان آجکل

مجکو دربانی ملے اوس حور کی دروازیکی
شکر خالق بنگیا ہین رشک رضوان آجکل

اوس رخ پرنور پر ایدل ہی کب خال سیہ
ربط باہم رکھتی ہین ہند و مسلمان آجکل

باغ مین فصل بہار آئی ہے کیا ای ہمصفیر
شل گل رہتے ہین میری زخم خندان آجکل

راتدن فرصت نہین ملتی ہے رونیسی مجھے
تر رہا کرتے ہین دامان و گریبان آجکل

گرم کر پہلو مرا او شعلہ رو بہر خدا
مفت جاتی ہین یہہ ایام زمستان آجکل

ہین پریرویان عالم تابع فرمان مرے
جوش ہون مشہو ہین رشک سلیمان آجکل

۱۱۴	جدید	۴

وہ پری پیکر خفا ہے آج کل
جان جانا ہان روا ہے آج کل

گریہ و زاری نہ ہو کیون راتدن
یاد چشم فتنہ زا ہے آج کل

ہجر جانان بنکے آیا ہے اجل
زندگی کا لطف کیا ہے آج کل

پھر چلے ای جوش صحرا کی طرف
پھر جنون ہمکو ہوا ہے آج کل

۱۱۵	ردیف میم	۹

اوس جنگجو کی سامنے ہان خوف جانسی ہم
جو دل مین ہے وہ کہہ نہین سکتی زبانسی ہم

سب دوستون کو چھوڑ کے اوٹھے جہانسی ہم
یوسف کی طرح چھوٹ گئی کاروانسی ہم

ایجان راتدن کے جو ظلم و ستم سہے
دل اسطرح کا ڈھونڈھ کی لائین کہانسی ہم

کھینچی وہ چلے الفت تیر نگاہ مین
ہو کر خمیدہ بنگئے آخر کمانسی ہم

ایدل ہوئی جو ہمت عالی شریک حال
جائین گے بام یار تک اس نردبانسی ہم

ایجان اچھی طرح تو جی بھر کے گالیان ۔ تمکو تبرا کہین گے نہ اپنی زبانسے ہم
کی ترک دل سے الفت شمع عذار یار ۔ مدت تباہ ہوئی نکل گئے اس دودمانسے ہم
گریان یہ نالہ کش ہین وہ الفت مین آنکی ۔ کھاتے ہین رشک کودک و پیر و جوانسے ہم

۹	کہتے ہین وہ کہ دولت وصلت نپائیگے ای جوش ہاتھ کھینچ لین دنیا سے ہم	۱۱۶

ہونگے نہ اونکے دید سے اب کامیاب ہم ۔ روئینگے جان کو دل خانہ خراب ہم
چپ ہو رہوگے تم جو سوال وصال پر ۔ لینگے بوسہ دہن لاجواب ہم
عیش شب وصال حسینان دہر کو ۔ ہر صبح اپنے دلمین سمجھتے ہین خواب ہم
کیا کیا ذلیل و خوار ہوئے ملک عشق مین ۔ ہاتھونسے تیرے ای دل خانہ خراب ہم
غیرونسے ہم پیالہ ہے ساقی وہ بادہ نوش ۔ کیا ہون شریک جلسہ دور شراب ہم
ہے مانع نظارہ رخسار رشک مہر ۔ رونے سے تیرے تنگ ہین چشم پر آب ہم
دی جان ایک طفل تغافل شعار پر ۔ کیا مفت کھو کے بیٹھے ہین عہد شباب ہم
تا زندگی تو نسے رہے سائل وصال ۔ دینگے خدا کو حشر کے دن کیا جواب ہم
پایا اگر نصیب سے ای جوش دسترس ۔ لوٹینگے اونکی دولت حسن شباب ہم

۱۰	ردیف نون	۱۱۷

زاہد و شیخ و صنم گبر و مسلمان پانچون ۔ عشق رکھتے ہین ترے حسن کا یکسان پانچون
عیسیٰ و خضر و سلیمان و کلیم و یعقوب ۔ ہین تو مشتاق ہین یہ ای مہ کنعان پانچون
یوسف و لیلیٰ و عذرا و دمن آئینہ ۔ دیکھ کر عارض جانانکو ہین حیران پانچون
ناز و انداز و ادا شوخی و طرز رفتار ۔ اثر یہ ہین مری جانکے خواہان پانچون

صوفی و برہمن و مومن و گبر و ملحد ہمہ — لائین ہین مصحف رخ دیکھکی ایمان پانچون
سنبل و تار نظر موج و نسیم رگ جان — دیکھکے زلف کو رہتے ہین پریشان پانچون
یاس و اندوہ و الم کاوش غم حسرت وصل — خانۂ دل مین ہمارے ہین یہ مہمان پانچون
ماہ و خورشید و گل و شمع ضیائی سحر طور — ہین تمہارے رخ روشن سی پشیمان پانچون
قمری و سرو چمن باد صبا بلبل و گل — عشق مین تیرے ہوئے بے سر و سامان پانچون

۱۱۸ — ۸

حافظ و سعدی و خاقانی و عرفی و کلیم
جوش قائل ہین ہماری یہہ سخندان پانچون

مجھ جان بلب کی پاس سے جاتی ہو گہر کہان — پہر تم کہان یہہ عاشق خستہ جگر کہان
مدہوش ہین وہ نشۂ حسن شباب سے — اپنی خبر نہین او نہین میری خبر کہان
چہرا اوداس بال پریشان زرد رنگ — ای رشک مہر جاکے رہے رات بہر کہان
دریا روان ہین اشک مسلسل کے راہ مین — لیجائیگی بہاکے مجھی چشم تر کہان
کہتی ہین کیا حضور کہ آئینکے وقت صبح — اس شب کو خاتمہ ہے ہمارا سحر کہان
آنیکا روز شب کی طریقہ ہٹا میرے گہر — تم آج دن کو اے مہ تابان ادہر کہان
کس سے کہین کے دل پہ جو آئینگی آفتین — پہلو سے اوٹہ کے جاتی ہو ای سیمبر کہان

۱۱۹ — ۱۵

ہم جان بلب ہین کون سنے گا جواب خط
دیکھو تو جوش بیٹہہ رہا نامہ بر کہان

جنون کے ہاتھ سے پہٹکر گریبان آستین دامن — بنے الفت کی بزدہ ور گریبان آستین دامن
یہ پہاڑ اپنی رخ عشق کو گریبان آستین دامن — ہوا ہون تنگ سے سیکر گریبان آستین دامن
ترے دوری مین پہٹ پہٹکر گریبان آستین دامن — بنے ہین وبال چشم تر گریبان آستین دامن

جنون اسپند خال یار کرکے پھینک ہی دینا
سپان آتش مجمر گریبان آستین دامن

جنون تیرے بدولت ہاتھ یہ ہمسی اوٹہا بیٹھے
محلہ شہر بستی گہر گریبان آستین دامن

بنے ہین ہنکڑی طوق و سلاسل تیرے دو ترہین
ہماری اہی پری پیکر گریبان آستین دامن

جنون تیرے بدولت تار پیراہن نہین باقی
کہانسی لاؤنین پر زر گریبان آستین دامن

جو پوچہین حال وحشت وہ تو خط دیکر دکہا دینا
لیئے جاتا تہ نامہ بر گریبان آستین دامن

جلا دینے پہ آمادہ ہے شوخی سے وہ شعلہ رو
بہگو دی اشک چشم تر گریبان آستین دامن

نہ بہیگین مے سے اے می نوش اگر ہے پاس حرمت کا
برائے ساقی کوثر گریبان آستین دامن

براہو ضعف کا دست جنون قوت نہین پاتا
بہلا پرزی کری کیونکر گریبان آستین دامن

صفائی دست ترک جنگجو مین آئیگا دہبہ
نہ تر ہون خون سی ای خنجر گریبان آستین دامن

ہمین ہے شرم عریانی یہ بوسیدہ ہین ہے لڑکو
سہین گے کیا بہلا پتہر گریبان آستین دامن

پہرکی ہی دوڑ دہوپ اوس برق وشکے شوق صلوت مین
پسینے سے ہین بالکل تر گریبان آستین دامن

۱۲ بہار آئی تو قبر وامق و فرہاد و مجنون پر
چڑہا دون جوش خون جاکر گریبان آستین دامن ۱۲

دیکھیں جو بلبلیں مری نازک بدنکے پاؤن
پوچیں نہ زینہار عروس چمن کے پاؤن

ہم ہین وہ کم نصیب فراغت کہین نہین
پہیلا کے خاک سوئین گے اندر کفن کے پاؤن

پامال تیری چال سے شمشاد و سرو ہین
رکہہ اسطرح نہ باغ مین مغرور تنکے پاؤن

اوس کا ہر وسا ایک نہ آیا اسے نظر
پہرتی ہی پہرتے تہک گئی چرخ کہن کے پاؤن

بہولا ہی چوکڑی تری آنکہونکے روبرو
حیرت سی گڑ گئے ہین زمین مین ہرنکے پاؤن

گر دو قدم چلی گا مرے گلبدن کی چال
گہٹنے سے ٹوٹ جائین گے سرو چمن کے پاؤن

دزد حنائی یار نے کہین دلکے چوریان
کوئی بھی کاٹتا نہین اس راہزن کے پاؤن

کبھی سے اوس طرف بھی جو تقدیر لیگئی
پوجاہین گے دیر مین بت ہیان شکن کے پاؤن

پہچادیا ہی وحشت مین وحشت کی جوش نے
زخمی ہوئی ہین گو مری کانٹو نسے چمن کے پاؤن

اوس بت کے پاس دیر مین پہنچا دی گر مجھی
آنکھون سے مین لگاؤن ابھی برہمن کے پاؤن

تکتا نہین غلام کبھی ہاتہ غیر کا
ای جوش اپنی آنکھین ہین اور پنجتن کے پاؤن

۱۲۱ ۱۲۲

جہان مین حشر کا سب اشتباہ کرتے ہین
جو آہ و نالہ تری داد خواہ کرتے ہین

کسی کو دیتے ہین پھانسی کسی کو زہر کا جام
غضب وہ گیسو و خط سیاہ کرتے ہین

ہزارونکو جانسی مرتے ہین لاکھون جیتے ہین
جدہر وہ آنکھ اوٹھا کر نگاہ کرتے ہین

ہمین خدا نے بنایا ہے بت پرستی کو
بتا تو شیخ ترا کیا گناہ کرتے ہین

تمہاری دولت دیدار کے ہین ہم سائل
نہ سیم و زر نہ طلب عز و جاہ کرتے ہین

کسی طرح نہین آتا قرار فرقت مین
جو ضبط کرتے ہین نالہ تو آہ کرتے ہین

ابھی ہے یوسف ثانی مرا بہت کمسن
وہ جانتا نہین کسطرح چاہ کرتے ہین

ہزارون جور اوٹھاتی ہین بیٹھتی اوٹھتے
برا ہو چاہ کا اونسے نباہ کرتے ہین

ہماری طرح جو گردش ہی راتدن ایچرخ
کسے تلاش یہ خورشید و ماہ کرتے ہین

زکات حسن ملے بوسۂ لب شیرین
دعائے خیر ترے خیر خواہ کرتے ہین

سنوار زلف پریشان نہ او صنم للہ
ہزارون دیکھکے حالت تباہ کرتے ہین

ٹھہر ٹھہر کے جو آتی ہین ہچکیان ایدل
وہ مجکو یاد مگر گاہ گاہ کرتے ہین

شب فراق مین جھپکی نہین ہماری آنکھ
ستارہ ہای فلک کو گواہ کرتے ہین

۱۲۲

ہماری گہرمین جو آتی ہین وہ قدم اپنے جوش
تو اپنی آنکھونکو ہم فرش راہ کرتی ہین

عیدسی باہر جسے ہم ایک قدم دیکھتے ہین
قدر اوسکی گل افتادہ سے کم دیکھتے ہین

کیا ہیمہ کی طرح رتبۂ معراج ملا
آج گل عرش پہ حضرت کی قدم دیکھتے ہین

دل تو کیا ہے بخدا جان بہی دینگے اکدن
چند روز اور ابہی تجکو صنم دیکھتے ہین

ای فلک تجسے مین کیا دولت دنیا مانگون
دست دونا کہین ارباب ہمم دیکھتے ہین

کبر و نخوت کی ہوا انمین بہری تہی کل تک
آج ہیہات وہ سر زیر قدم دیکھتے ہین

دست اندازی ذاتق اجل ہے بیکار
ہاتھہ رکہکر مرے سینے پہ وہ دم دیکھتے ہین

جوش کس ماہ کی الفت ہی تمہین ان روزون
چرخ مین صورت افلاک جو ہم دیکھتے ہین

ولہ

جستجو بیکار ہے اس عالم ایجاد مین
ڈہونڈہ مضمون کمر ای دل عدم آباد مین

یاد اون زلفونکی ہے قصر دل ناشاد مین
یہ بلائین رہتی ہین اس خانۂ برباد مین

نالۂ سوزان مرغان قفس سے ہمصفیر
آگ لگ جائیگی اکدن خانۂ صیاد مین

تیری قد سے ہمسری ناحق ہے او سرو سہی
کب یہ شاخ راستی ہے قامت شمشاد مین

بیگنہ بہاتا جو مجہ تفتہ دل کا خون گرم
پڑگئے چہالی زبان خنجر جلاد مین

واعظو خوف خدا سے مین نہ پیتا می کبہی
او بت پیمان شکن کی سحر تہا ارشاد مین

وای محرومی نہ آئی وہ شب وعدہ یہان
رہگئی دیدار کی حسرت دل ناشاد مین

فصل گل ہے کاٹ دی جو مجہ سر ٹیکے بیڑیان
طوق پہناؤن طلائی گردن حداد مین

جان شیرین کہوئی شیرین جو سر کو پہوڑ کے
نقص تہا ای قیس عقل و دانش فرہاد مین

آشنائی نکل سے وقہت نہین ای باغبان
پرورش پائی ہے ہمنی خانۂ صیاد مین

۱۲۴	دل میں ہے عشق بتان سی یا تہہ اونہا ملن جوش زندگی کیجیے بسر ہر دم خدا کی یاد میں	۹

نہ بحث ان واعظون نے ایدل ہزارون سر پہ پہرا چکے ہین
زیادہ بک بک سی کیا ہے حاصل کہین ہم قصے بہلا چکے ہین

لگائین کیا دل کو اب کسی سے بڑہاپا آیا ہے سر پہ اپنے
جو لطف تہی عیش زندگی کے شباب مین ہم اوٹہا چکے ہین

قضا ٹہر جا مکان کے باہر نہ قصد آنے کا تو یہان کر
شفا ہے جنکی زبان کے اندر قریب در اب وہ آ چکے ہین

گرین جو چاہ ذقن مین جاکر تو جانو بالکل ہین کور اور کر
ہم اپنی آنکہون کو دل کو اکثر سمجہا چکے ہین سنا چکے ہین

نہین ہے فرق اس مین کچہ سر مو بلو نیہ ہین جنکے زلف گیسو
کہینچی جو رکہتے ہین تیغ ابرو ہم اونسے آنکہین لڑا چکے ہین

دلا نہ مایوس اسقدر ہو تڑپ تڑپ کر نہ جان تو کہو
ضرور آئینگے آج شب کو قسم خدا کی وہ کہا چکے ہین

بنے گی کسطرح تجہسے ایدل غضب ہین لبہا و چشم قاتل
کسی کو باتین سنا چکے ہین کسی کو آنکہین دکہا چکے ہین

یہ ترک چشم بت پریرو بنے جو حق مین مرے بلا کو
نہین ہے ڈر جان کا سر مو وہ لب بہی مردے جلا چکے ہین
نہ مانگ تو بوسہ ہائے کاکل خفا ہین وہ جوش تجہسے بالکل

۱۲۵	اولجھ رہے ہین برنگ سنبل ابھی تو باتین سنا چکے ہین	۱۳

دل اب اونکو مرا کچھ خیال ہے کہ نہین — جو پوچھتے ہین طبیعت بحال ہے کہ نہین

اکڑ رہے ہین بہت سرو عرعر و شمشاد — صبا چمن مین مرا نونہال ہے کہ نہین

منجمونسی یہ اپنا کلام ہے اے ماہ — ستارۂ فلک حسن خال ہے کہ نہین

جو تو پلائے تو پیلون شراب ایساقی — حرام ہے کہ نہین یا حلال ہے کہ نہین

بڑہا کی زلف اولجھتی ہو ہم نہ کہتے تھے — تمہین کہو یہ بلا اب وبال ہے کہ نہین

کل آتے آتے مرے گھر سے گئے رقیب کی پاس — حضور آپ ہی کہدین یہ چال ہے کہ نہین

عبث ہے ناز تمہین حسن چند روزہ پر — اس آفتاب کو آخر زوال ہے کہ نہین

جو منطقی کوئی ملتا تو پوچھتے یہ بات — دہان یار مین کچھ قیل و قال ہے کہ نہین

کسی سے بات تمہین اب تو نکرنے دی — کہو برائی خدا یہ کمال ہے کہ نہین

کمر کے باندہے ہین مضمون کمال چست ایدل — ہماری فکر بھی نازک خیال ہے کہ نہین

خراب دونو جہان مین ہے مبتلا اسکا — خدا کا قہر تو تمکا جمال ہے کہ نہین

رقیب لین لب لعلین یار کے بوسے — یہ بات قابل رنج و ملال ہے کہ نہین

۱۲۶	جو خوش تھے ہم حسین گالیان سنا دیتے ابونسی جوش حسینون بول چال ہی کہ نہین	۹

یہ تیر کان حسین دیکھو تو کیا انصاف کرتے ہین — کہ شمشیر نگہ کا ہاتھ ہم پر صاف کرتے ہین

تمہارے حسن ورا افزونکا شہرہ اسی پری پیکر — یہ دیوانے ہے جا کی قاف سی تا قاف کرتے ہین

گمان ہوتا ہی سبکو چاند بدلی سے نکل آیا — جو وا زلفون سے وہ اپنا رخ شفاف کرتے ہین

ہمین ورد زبان آٹھون پہر ہے کلمۂ طیب — اسی صیقل سے دل کے آئینہ کو صاف کرتے ہین

بتان سیم تن کو نقد جان دیتے ہین جو عاشق
خدا آگاہ ہی نادان ہین سب اصراف کرتے ہین

اونہین آب گہر سے ہی مناسب کلیان کرنا
تمہاری گوہر دندانکی جو اوصاف کرتے ہین

دل عاشق پہنسانے کے ہی کمند ہوائی جوئیکو
وہ سو سو پیچ سے آرایش موباف کرتے ہین

کہرا کہوتا پرکہہ کے لیتی ہین نقد دل عاشق
یہ سیم اندام کار زرگر و صراف کرتے ہین

وہی گرداب بحر غم مین مثل جوش ڈوبینگے
جو دل ایجان جان اپنا نثار ناف کرتے ہین

۱۲۷ ۲۶

حرام اس سیم گل مین جو میخواری سمجھتے ہین
تو ہمسے رند مے آشام اونہین ناری سمجھتے ہین

بتونکے حسن کو گر حسن بازاری سمجھتے ہین
خدا کو جانتے ہین جوش دینداری سمجھتے ہین

ادا ہون وصف چشمان بت شیرین اداکیونکر
ہم ان چشمونکو ایدل کیا کہین کہاری سمجھتے ہین

جو وعدہ وصل کا وہ بہولتے ہین ایدل مضطر
ہم اس غفلت کو اونکی عین ہشیاری سمجھتے ہین

یہ ترکان حسین الفت محبت مہر کیا جانین
جفا کاری ستمگاری دل آزاری سمجھتے ہین

مسیحا سی بہلا ہوگا علاج عاشق غمگین
مرض پہچانتے ہین وہ نہ بیماری سمجھتے ہین

بتونکے عشق سے کیونکر نہ ایدل دست کش ہوئین
ہم اس سنگ گرانکو سخت تر بہاری سمجھتے ہین

نہین ہی اور کچہ باعث بتونسے دل لگانیکا
خداوندا فقط ہم شغل بیکاری سمجھتے ہین

بہلا کیا جانین خال و خط و زلف پریرو ہیر
بری باتین ہین ہم انکو سیہ کاری سمجھتے ہین

تمہاری مصحف رخسار کی مشکل تلاوت ہی
نہ یہ حافظ سمجھتے ہین نہ یہ قاری سمجھتے ہین

بتونکو کیون برا کہتا ہے واعظ ہم تو حق یہ ہے
اونہین نوری سمجھتے ہین تجھی ناری سمجھتے ہین

نہین ہے رونق افزا جس مین تو اے انجمن آرا
ہم اوس محفل کو ہان بزم عزاداری سمجھتے ہین

پس مردن زمین دو گز نہ دیگا بہر تربت تو
یہہ دلمین خوب ہم اوچرخ زنگاری سمجھتے ہین

جمال یار اونہین سے دیکھنے مین اگر آتا ہی
جو شبکو جاگتے ہین لطف بیداری سمجھتے ہین

اونہین کو دولت دنیا و دین اللہ نے دی ہے
جو فرض عین اوس بت کی خریداری سمجھتے ہین

بتا دین گیسو و عارض کو تیری جانتے کیا ہین
اسے ہم چاندنی تو اوسکو اندہیاری سمجھتے ہین

طلب کرتے ہین پھر کیون نقد جان و دولت ایمان
جو یہ بت عاشق مفلس کے ناداری سمجھتے ہین

بہت سے اسمین ای قاتل نظر آتے ہین فدائی
تری دانتونکی بتیسی کو ہم آری سمجھتے ہین

لگانی دو لگاتے ہین جو وہ مسّی حنا سرمہ
کہان جائین گر اوسکی ہم بیماری سمجھتے ہین

معمائے دہن کا کھولنا مشکل ہے گو ای بت
سمجھنے مین نہین ہین اسکی ہم عاری سمجھتے ہین

کبھو باد خزان سے اور وہ دن باغ مین پھر لے
ہوا اب موسم گل کا قلم جاری سمجھتے ہین

اگر مین بھیس بھی بدلونگا فوراً تاڑ جائینگے
بڑے عیار ہین وہ خوب عیاری سمجھتے ہین

ہوا ای واعظو مشغول تم ذکر الٰہی مین
عبادت ہم بتونکی نازبرداری سمجھتے ہین

جدھر جاتی ہین عشق دام گیسو ساتھ جاتا ہے
ہم ای دل اپنی آزادی گرفتاری سمجھتے ہین

لگاتی ہو جو ہمکو لیان تم خال عارض کی
سیاہی منچلی عشاق بھر ماری سمجھتے ہین

۱۲۸

کبھی بارش ہین گر وہ بت یہان ای جوش آتا ہے
ہم اوسکو فضل خالق رحمت باری سمجھتے ہین

۹

غربت مین جاندی ہے کوئی ہموطن نہین
نایاب گورکن ہے میسر کفن نہین

او جامہ زیب تیری نفاست کی ہین شہید
مردی کو اپنے حاجت غسل و کفن نہین

شیرین لبونکے ہجر مین ای اشتیاق وصل
مر جاؤن سر کو پھوڑکے مین کوہکن نہین

سیراب آجتک نہ ہوا کوئی تشنہ لب
اندھا کنوان ہے آپکا چاہ ذقن نہین

مانوس ہے عاشقونکے ہین کیون اسکو وحشتین
آہوئے چشم یار تو جنگلی ہرن نہین

خاموشیان یہان ہین وہان بدزبانیان
گویا ہتونکی طرح ہمارا دہن نہین

سیکھی یہ دست شوق نے گستاخیونکے ڈھنگ
اچھی تھین وصال مین یہ جانبین نہین

جنت مین یاد آئی کی بزم صنم مجھے
وہ آدمی نہین جسے حب وطن نہین

۹	ٹھنڈی ہوا ہے باغ ہے وقت سحر ہے جوش یادش بخیر پاس وہ رشک چمن نہین	۱۲۹

بے سبب باغ جہان مین گریہ شبنم نہین
کون ہے وہ جسکو مرنیکا ہمارے غم نہین

وصل کی شب صبح تک ہان ہی رہی ابرو کمان
تیر غمزہ پھر لگاتی ہے ترے پیہم نہین

غنچہ دامن بھر کے لیجاتے ہین گلہائے مراد
دل شگفتہ باغ حسن یار سے اک دم نہین

حاکم جو بانا دہ دینے کا سر محفل دیا
کیا اگر اپنے مزاج یار اب برہم نہین

دفتر عالم ہے اوراق پریشان کی طرح
ساتے آنکھونکی جو وہ گیسوئے پر خم نہین

خنجر ناز و ادا جسکا کہ فتنہ پاتے ہین وہ
کاٹ سکتے ہین جوش تیغ قضا کم نہین

اے مسیحا سوزن فرقت کا سینے کا نکا چاہیے
زخم تیغ شمشیر نگہ کو حاجت مرہم نہین

سرخرو پایا ہے بہت اغیار کو ای مہ جبین
دیکھ لینا ایکدن یا وہ نہین یا ہم نہین

۳۱	شدت درد جگر سے مضطرب ہو جان زار جوش پہلو مین جو اپنے وہ مسیحا دم نہین	۱۳۰

حمد

منو جو خالق ارض و سما کی مدح خوان برسون
ہے زاہد کی صحبت خشک سینہ مین وہ زبان برسون

نعت

رہا جب نام پاک مصطفیٰ ورد زبان برسون
گلاب و مشک سے ہان کی ہین مہکی کلیان برسون

منقبت

رہین اہل ہواس خستہ پیر و جوان برسون
نرگسین ہجر ولائے پنجتن دل مین نہان برسون

ہمین عبرت دکھاتی ہین ایسا نجان برسون
بتاؤ وجہ کیا ہی جا کی رہتے ہو کہان برسون

جرس کی طرح صحرا میں ہے آہ و فغان برسون
نظر آئی نہ ہمکو شکل گرد کاروان برسون

گئی گلزار میں اوس دن کے گلگونکے بیان برسون
رہی عناب لب کی وصف میں رطب اللسان برسون

اسے کہتے ہیں شوق وصل تھی طاقت نہ جنبش کی
پھرا پر جستجو کو یار میں میں ناتوان برسون

گنوائے نقد دل ہم سیمتن بازار الفت میں
نہ پایا فائدہ اکدن اوٹھا ہیں زیان برسون

رہا جو ضبط دل میں سوز غم کا رعب قاتل سے
جلا ہیں شمع کی مانند ہے استخوان برسون

عبث آئی مرے گھر ایک شب کو ماہ کیسو تھے
وہین جا کو بیابان رہتے ہو ونکو مہربان برسون

مرے دیوانکے ہر شعر کا مضمون رنگین ہے
نہ آئی گی چمن زار معانی میں خزان برسون

کبھی تیوری چڑھا اور تری ہم سے بل نکلا نہ ابرو کا
چڑھی رکہتا ہے تیر انداز کوئی بھی کمان برسون

تصور تھا جو ایسا تی صراحی دار گردن کا
برنگ شیشۂ مے آئین ہمکو ہچکیان برسون

کسی صندل جبین کی زلف کی سودے نے ای مجنون
دیا وہ درد سر مجھکو کہ رگڑین ایڑیان برسون

سبب کیا ہی جواب اپنا بڑا یا چار دن سے ہے
رہا پیرے تری ولمین حساب دوستان برسون

خیال یار قصر دل میں ہم سے نہیں آتا ہے
وہ گھر ویران ہو جسمین نہ آئی میہمان برسون

رہی ہر خانۂ زنجیر میں شمع جنون روشن
چلین گو اپنی آہونکی ہوا ہیں آندہیان برسون

رہا پیش نظر جو آفتاب حسن جانان کا
دکہائی دین نہ شام ہجر کی تاکیان برسون

کسی گلگون قبا کی عشق میں اے گریبان کی
اوڑائین خاک صحرا میں چھپے دیوانیان برسون

نہ پہنچا منزل مقصود تک میں وائے محرومی
رہ الفت میں چہنکیں ساتھ مجنون خیتیان برسون

سگ جانان ہے محروم دیکھو خوبی قسمت
بھما لکھا ہی مرے مردہ پہ آکر دیان برسون

ملین گے بعد مردن حور و غلمان گلشن جنت میں
رہی ہے حمد و نعت و منقبت ورد زبان برسون

اگر آن ترک شیرازی بدست آرد دل ما را
غلامی میں تری ہونگا یہ مین کہ امتحان برسون

بخال ہندوش بخشم سمرقند و بخارا را
نظر آتا نہین وہ لعبت ہندوستان برسون

کنار آب رکن آباد و گلگشت مصلا را
پلا ہی مرکے پانیگا نہ اے پیر مغان برسون

چنان بردند صبر از دل کہ ترکان خوان یغما را
کہون کس سے بتونکی ظلم کی داستان برسون

کہ عشق از پردۂ عصمت برون آرد زلیخا را
پھری یوسف تجسس مین ہی بیجان جان برسون

جواب تلخ مے زیبد لب لعل شکرخا را
سنی ہین اسلیئے ہمنے تمہاری گالیان برسون

کہ کس نگشود و نگشاید بحکمت این معما را
نہ آئیگا نہ آئیگا نظر تیرا دہان برسون

جوانان سعادتمند پند پیر دانا را
نصیحت جانکی سنتے ہین ایجان جہان برسون

۱۲۶ | کہ بر نظم تو افشاند فلک عقد ثریا را
رہو پیرو غزل کا جوش حافظ خوش بیان برسون | ۱۳

ہون منتخب گروہ مین مفرد ہزار مین
قادر زبان سے ہے صفت چار یار مین

پہنچا ہے اب یہ حال مرا ہجر یار مین
پہلو مین دوست ہے اجل غم کنار مین

کیونکر نہ روشنی ہو ہماری مزار مین
نکلی ہے جان فرقت شمع عذار مین

وہ نخل موم ہون چمن روزگار مین
عالم ہے میرا ایک خزان و بہار مین

اوس گل کے عشق مین یہ غزل خوانیان نہین
نغمہ سرا ہے مرغ خوش الحان بہار مین

صیاد نے اوجاڑ کے گلشن سے آشیان
کانٹے ہمارے واسطے بوئے بہار مین

عشق بتان نے جان لی بیوجہ اے اجل
گذرا یہہ کیا مشیت پروردگار مین

واعظ تو چلکے دیدۂ حق بین سے دیکھ تو
جنت سے ہے زیادہ فضا کوئے یار مین

آتش خو نکے قرب سے رہتا ہے دور دور
پاریکے ہین خواص دل بیقرار مین

حاضر ہے میرا رشتۂ جان اے پری رخو
پہنو گے ہین تم اسے گندھوا کے ہار مین

کیونکر نہ جاؤن کوچۂ قاتل مین سر کے بل — کہنے مین ہاتھ پاؤن نہ دل اختیار مین
دیکھا یہ شوق دید تھا آنکھین کہان رہین — گو جان تن سے نکلے تو رہے انتظار مین

۱۳۴ — ہم ہین شہیدہ لب لعلین کی طرح جوش — شعلہ آہ ہے وہ سینہ زنگار مین — ۱۵

بیکار رشک و عود ہین خوشبو اگر نہین — انسانیت سے ہے جو بری وہ بشر نہین
تنہا عدم کو جاتے ہین یا دہن مین ہم — ہمدم نہین ہے ساتھ کوئی ہمسفر نہین
ہر ایک اشک لاکھ سمندر سے ہے فزون — طوفان نوح ہے یہ مری چشم تر نہین
جو ہر طرف ہے اور نہین ہے کسی طرف — پھر کیا بتائی وہ کدھر ہے کدھر نہین
صیاد قید مرغ چمن سے خجل ہوا — دیکھا تو کچھ قفس مین بجز مشت پر نہین
پھر کیا یقین آئے کہ ہے دیسے وکورا — مرتے ہین جب یہ ہم اوسے اب تک خبر نہین
جاتے ہین سر کو بیچکے ہم بزم یار مین — مانند شمع جان کا خوف و خطر نہین
جو جانتے ہین قصۂ موسا و کوہ طور — دیدار آپ کا او نہین منتظر نہین
موئے سفید موت کا لائے ہین اب پیام — شکل حیات صورت شمع سحر نہین
اہل جنون جو عاشق لیلا ہے زلف یار — قیس حزین کی طرح جو در بدر نہین
اوس رشک مہر و عیسے مرکم سے [illegible] — تیرے مریض غم کو امید سحر نہین
اوترک غیر تیغ ستم کے جو سر چڑھے — یہ دل نہین یہ جان نہین یہ جگر نہین
دیتا ہے روز حشر مین دامن [illegible] — دست جنون کے ہاتھ سے محکم [illegible] نہین
اہل [illegible] دکھائین طبیعت کی تیزیان — افسوس اس زمانہ مین قدر ہنر نہین
زمین کو [illegible] — غنچے کے تبسم [illegible] جوش زر نہین

پیچ دیتی ہے ہمین پہر زلف پیچان سیکڑون
پہر جہکاتا ہے کنوئین چاہ زنخدان سیکڑون

شاید آجائی تماشے کو نئی وہ شمع رو
اسلیئے عاشق بنے پہرو چراغان سیکڑون

یاد آئے شبکو جو وہ گوہر دندان مجھی
صبح تک آنسو رہے رخ پر نمایان سیکڑون

کیا نئی ہے موسم فصل بہاری وحشیو
خود بخود پہٹتے ہین جو اپنی گریبان سیکڑون

ای فلک شکوہ کی جا اب کچہ نہین باقی رہی
کیا ستم ہے ایکدل پر داغ حرمان سیکڑون

دولت وصل صنم پائی نہ راہ حق ملی ہا
کیون نہ اب مجہہ پر ہنسین گبر و مسلمان سیکڑون

ایدل اوس لیلی منش کا کچہ پتا ملتا نہین
چہان ماری صورت مجنون بیابان سیکڑون

دیکہہ کر آئینہ رخسار یار بیمثال
صورت تصویر چپ کیون ہین حیران سیکڑون

کوچہ اوس سفاک کا ہی قتل گاہ عاشقان
ہین وہان بسمل ہزارون اور بیجان سیکڑون

ای بت خود سر خبر لے عاشقان زلف کی
پہرتے ہین کوچون مین باحال پریشان سیکڑون

۱۳۴	ایک تم یکتا ہو ذوران شاعری کے فن مین یون تو ہین ای جوش کہنے کو سخندان سیکڑون	۱۳

نہ مرنے سے ڈرے ہم عشق کامل اسکو کہتے ہین
تصدق تم پہ کردی جان تک دل اسکو کہتے ہین

تپ فرقت جو ہی ای بت ترے بیمار الفت کو
بہت دق اسکو کہتے ہین بہت سل اسکو کہتے ہین

جزاک اللہ قاتل تونے وہ تیغین لگائین ہین
بدن سب چور ہے زخمون سے گہائل اسکو کہتے ہین

نہ کیونکر کہینچ لاتا جذب الفت اوس پریرو کو
یہی وہ نقش ہے تاثیر عامل اسکو کہتے ہین

تمہاری عارض انور کے ہین جو دیکہنے والی
مہ گردون کو ناقص ماہ کامل اسکو کہتے ہین

ید بیضا سے روشن [illegible] میری [illegible] کی
شعاع شمس ہے سینہ نورانی اسکو کہتے ہین

عبث یکتائی پہ نازان ہو تم کہل جائیگی تمکو
ذرا آئینہ تو دیکہو مقابل اسکو کہتے ہین

محمد یہین سے یہ کیا کیا شور محشر ہو چکا برپا
نہ چونکا نیند سے ہرگز مین غافل اسکو کہتے ہین

شب وصلت ہماری ہاتھ دونو تا سحر اپنا
رہی اوس بت کی گردن مین حمائل اسکو کہتے ہین

گئے کہ عشق مین ہم ملک ہستی سے عدم پہنچے
سفر کہتے ہین اسکو اور منزل اسکو کہتے ہین

وہ نور دیدہ تکا ہو گئے چرا کے لی گئے دلکو
غضب دیکھو نہ دیکھا ہے تغافل اسکو کہتے ہین

اوکھاڑا ایک ہی حملے مین باب قلعہ خیبر
زہے شان علی زور انامل اسکا کہتے ہین

۱۳۵ | خدا کے فضل سے اک شکل لیلی کی ہے جا ہمین
نہ کہئے جوش کعبہ دل کو محمل اسکو کہتے ہین ؎ | ۱۲

چند اشعار بطور قصیدہ در منقبت حسنین سرور کونین رضی اللہ تعالی عنہما

مہر و خورشید سے مشہور سواد دو نو ہین
شمع عرفان کے ضیا نور خدا دو نو ہین

قلب شفاف مین وہ نور دیا خالق نے
آئینہ اور ہین یہ اوسکے جلا دو نو ہین

کیون نہ گھر باب اجابت ہو خلایق کیلیئے
جو کہ مقبول دعا ہو وہ دعا دو نو ہین

اونکے چہرونسے عیان نور خدا ہی اید ل
قابل صل علی صل علی دو نو ہین

ابتدا خیر کی انکو ہے یہہ خبر ہین اوسکے
شرط ہے لطف و کرم اوسکی جزا دو نو ہین

دوست دشمن سے نہین دلمین کدورت اصلا
صورت آئینہ صدق و صفا دو نو ہین

جان و دل سے نہ تصدق رہی کیونکر خلق خدا
جگر صاحب لولاک لما دو نو ہین

دین و دنیا تو انہین کے لیئے مخلوق ہوئی
سب پہ روشن ہے شہ ہر دو سرا دو نو ہین

کیون نہ مداح رہون غیب سے آتی ہے صدا
قابل وصف سزاوار ثنا دو نو ہین

ہین سخی ابن سخی ابن سخی ۔
اوسپہ طرہ ہے کہ مقبول خدا دو نو ہین

حق تعالے ذ بنائی ہے وہ شان حسنین
تابع حکم بقا اور فنا دو نو ہین

۱۳۶

ہند میں غربت سے اے جوش پریشان کیوں ہے
تیرے اجداد کو یہ عقدہ کشا دونوں ہین

۶

لالہ و گل کا ہے کیا نشو و نما گلشن مین
حکم وحشت ہو چلا ہو نہ سر و پا گلشن مین

مضطرب کیون ہے نسیم سحری اور بلبل
کیا شگوفہ کوئی پھولا ہے نیا گلشن مین

ہمسری کی جو قد یار سے پایا یہ ثمر
سرو باغی کبھی پھولا نہ پھلا گلشن مین

مثل سنبل جو پریشان دل غمگین ہے
کسکی یاد آئی مجھے زلف دوتا گلشن مین

خون ہو جائیگا اے رشک چمن مہندی کا
سرخ بدلی ہے جو پوشاک نہ جا گلشن مین

حال سنبل جو پریشان نظر آتا ہے مجھے
لیگئی نکہت زلف اوسکی صبا گلشن مین

ہمسر طرۂ دستار جو اوس گل کی ہو
جوش ایسا نہ کوئی پھول کھلا گلشن مین

۱۳۷ — جدید — ۱۸

اگر وہ باغ کو ہمراہ دشمن جانیوالی ہین
اجل کے ساتھ ہم بھی سوئے مدفن جانیوالے ہین

یہ گل و بو سب کیا سوئے گلشن جانیوالی ہین
جلا دینگے ہمین دل کا نشیمن جانیوالی ہین

نہ آئین دو قدم ہمراہ جو میرے جنازے کے
وہ پھر فاتحہ کو سوئے مدفن جانیوالی ہین

ہوئی ہمسری مالید لب کی جو او وہ بہت تھے
چمن سے زرد رو گلہائے سوسن جانیوالی ہین

نہ پھول اس باغ عالم مین بہار حسن عارض کا
مثال رنگ و بو اے گل یہ تن جانیوالی ہین

چمک پر جنکا نجم بخت مثل ماہ تابان ہے
جہان سے وہ بھی مثل شمع روشن جانیوالی ہین

جنہین حسن بت خدا نے دی ہے گو ایسا
جہان کے میکدے سے پاک دامن جانیوالی ہین

اجازت دی اگر دیوار قصر یار تو اڑ کر
مری مٹی کے ذرے تا بہ روزن جانیوالی ہین

یہی گستاخیان دست جنون کی گر رہین باقی
تو پھر چاک گریبان تا بہ دامن جانیوالی ہین

شہر دلی اپنی بیہوشی کی ہنستا ہے عبث ہمپر
بھلا ہم رند ایواعظ کوئی ہنجانیوالی ہین

جو بالائی زمین آئے ہین تیری ظلم سے اکدن
مقرر اے فلک وہ زیر مدفن جانیوالی ہین

کبھی وہ شہسوار حسن آنکلے تو اس جانب
صبا کیطرح ہم ہمراہ توسن جانیوالی ہین

جتھونسے شان خالق بھی نظر زاہد کو آئی
مگر یہہ کب سوئے دیر برہمن جانیوالی ہین

کشیدہ وہ کئے آتی ہین تیغ ابروئی پرخم
بہت سے آج سر ہمراہ گردن جانیوالی ہین

گرون قدمونپہ بھی اونکی چلو نہین کھول ل...
اگر یہہ جانتا ہی تو کہ وہ منجانیوالی ہین

کھلی غنچی ہزارون فصل گل کیدن تو بیا آئی
مبارک بلبلو ایام بہمن جانیوالی ہین

نہوتا ناز اپنی حسن پر ان خوشجمالونکو
اگر یہہ جانتی اے دل کہ جوبن جانیوالی ہین

جو کہتا ہی کوئی کیا جوش کی گھر کا ارادہ ہے
تو فرماتی ہین جوش کو میری گھر تک جانیوالی ہین

۱۳۸ بحر ہلہ ۵

آئے ہین میرے گھر کے جو لیت و لعل نہین
پھرتے ہے زبان یار پہ کیون اجل نہین

پہلو مین جو وہ جان جہان آجکل نہین
مضطر جگر ہے دل کو کسی طرح کل نہین

آئیگی پھر بہار گلستان مین عندلیب
مانند برگ تو کف افسوس مل نہین

کیون سر مرا پھراتا ہے یک بیک کی ہر گھڑی
واعظ اگر تو باغ مین تیرے خلل نہین

سچ بات ہے کہ اوس لب شیرین کے روبرو
اصل نبات و شکر و قند و عسل نہین

مجھ تک شب فراق مین آتی نہین ہے کیون
اے زندگی قضا کی اگر پاؤن شل نہین

بیٹھا ہے سانپ مال پہ گویا یہ حلقہ زن
روئے صبیح یار پہ گیسو کا بل نہین

دنیا مین ہے وہ سب کی نظر سے گرا ہوا
جسپر نگاہ عاطفت لم یزل نہین

بیکار مثل منعم بی فیض ہے وہ نخل
جسمین کہ شاخ و برگ نہین پھول پھل نہین

پستی ہین دل ہزارون جوانان بانکے — مستانہ چال یون روش نپر تو چل نہین
ہی دلکو اپنے مشرب پیر مغان پسند — واعظ کے قول و فعل پہ مطلق عمل نہین
اب نام عشق دہر مین ہے میری ذات سے — فرہاد و قیس و وامق و محمود و نل نہین
اپنی طرف ضرور شب ہجر کھینچتا — مجبور ہون کہ ہاتھہ مین لف اجل نہین
عشاق عشق خال رخ یار مین ہین خوش — منحوس انکے واسطے دور زحل نہین
تعظیم کیا ہین پیر خرابات کی کرون — کہتی ہے بیخودی کہ ابھی توسمل نہین
عاشق مزاج لوگ نہین کیونکہ شوق سے — معشوق لاجواب ہی اپنی غزل نہین
کیا اوس پریکو شیشۂ دل مین اوتارئے — حسرت ہی عاملو کوئی ایسا عمل نہین
عشاق تیغ ناز کی جرات کو دیکھنا — دلمین ہزار زخم ہین تیوری پہ بل نہین
ای تیغ ناز جانکو بھی لیلے اپنے ساتھہ — یون تیز ہوئے گردن بسمل پہ چل نہین
ہی روز حشر سے بھی زیادہ جو طول عمر — ہو شب فراق کی کیا جوش اجل نہین

۱۳۹ — جدید — ۹

گنہگار روتے ہین ہم اسلیئے دنرات روتے ہین — کہ یہہ اشک ندامت نامۂ اعمال دہوتے ہین
تری الفت مین جو ای سیم تن جان اپنی کہوتے ہین — نظیر سکۂ زر نامور عالم مین ہوتے ہین
کیا دیوانہ ایسا الفت زلف مسلسل نے — جو ہنستی ہین تو ہنستی ہین جو روتے ہین تو روتے ہین
بہی جاتے ہین جو آنسو برابر یاد دندانین — ہمارے دیدۂ بیدار کیا دریا کی سوتے ہین
نہین لکھتی ہین شعر و نہین یہہ وصف ہر دندان گو — در خوش آب سلک نظم مین شاعر پروتے ہین
رہی ہین ساتھہ مہرویونکی شب بیدار جو برسون — وہ تنہا آج کنج قبر مین بیہوش سوتے ہین
قدم رکھتے ہین جو عشاق دریائی محبت مین — وہ ای دل گوہر خوش آب جانسی ہاتھہ دہوتے ہین

خطر وہی بتان باغ عالم میں جو مرتے ہیں
غضب کی ہیں کانٹے اپنے حق میں آپ بوتے ہیں

بھلا مونہ دینگے کیا منہ جوش ہم عشق حسینا کے
محبت ہی سرشت اپنی محبت خانگی ہوتے ہیں

۱۴۰	جدید	۲۶

گل گلشن میں ایسی ہے نہ ایسی حور جنت میں
لطافت ہی جدا ہے گلرو تری جسم کی نکہت میں

پیو گا مے جو ایسا قی نہ اگر میری صحبت میں
کبھو دیتا ہوں فرق آجائیگا زاہد کی حرمت میں

خدا یاد آگیا اے دل ہجوم یاس و حسرت میں
نظر آیا ہمیں وحدت کا جلوہ عین کثرت میں

سنا جب سے ذکر اونکا نہ دیکھا اونکی صورت کو
کمی اے دل زیادہ ہے سماعت میں بصارت میں

کہونگا حال سارا تیری ظلم و جور بیحد کا
خدا سے سامنا ہوگا اگر اے بت قیامت میں

کیا سر ہمنے نذر تیغ ابروئے بت قاتل
گلا کٹوا دیا لیکن نہ آیا فرق ہمت میں

خدائی میں نہیں ہے تیرا ثانی اے بت کافر
وہ منکر ہو جسے کچھ بھی شک آئی تیری وحدت میں

ملا بوسہ لب شیریں کا جب سو گالیاں کھائیں
دیا اوس ترک بدخو نے ملا کر زہر شربت میں

اوڑاتا دھجیاں میں دامن کوہ و بیابان کی
جو ہوتا کچھ بھی زور اے ناتوانی وحشت میں

دکھاتی ہے یہیں کیفیت جام مئے گلگون
عجب تاثیر ہے ساقی تری چشم عنایت میں

سیہ آہو ہوئی جاتی ہیں اے دل لال زنجیریں
غضب کی دہوپ پڑتی ہے بیابان وحشت میں

ترستے تہے زندگی میں شوق دید حسن مہرویان
حسیں بن بن کے آتی ہیں فرشتی میری تربت میں

اذان صبح سے وقت وصالت کی شب نیند سے چونکے
موذن کا برا ہو فرق ڈالا میری عشرت میں

وہ میرے نقد دل کو لوٹ کر کہتے ہیں ہنس ہنس کے
نہ چھوڑینگے ہم یہ دولت ہاتھ آئی ہے غنیمت میں

وفا و ناز برداری میں لاثانی ہیں ہم اے دل
اگر یکتا ہیں وہ جور و جفا و ظلم و بدعت میں

صفائی کی کوئی صورت نظر آتی نہیں ہمکو
اٹا ہے دیکھ دل کا آئینہ گرد کدورت میں

بناہر قطرہ اشک چشم تر کا گوہر غلطان — خیال آیا جو اون دانتونکا ایدل ہی غرق شربت مین
تھکا ماندہ ہون دم چڑھتا ہی درد و غمکی شدت سے — کہونگا حال دل ایجان جا ملین تمسے فرصت مین
بناوٹ کا برا ہو ہم رہین محروم نظارہ — طلب ہو رونمائی کے لیے آئینہ خلوت مین
تمیز نیک و بد اوس سیمتن کے عشق مین کیا ہو — نہین کچھ سوجھتا انسانکو دولت کی کثرت مین
کمر ہے بال سی اوسپر وبال جان ہے بار اوسکا — نظیر اپنا نہین رکھتا وہ رشک گل نکہت مین
خدا کی شان ہے جو دست حاجت کو بڑہاتی ہے — وہ رو گردانیان کرتے ہین اب صاحب سلامت مین
اوسی قتال عالم کا بہرا کرتا ہون دم ایدل — حیات و مرگ کا رشتہ ہی جسکی دست قدرت مین
بوقت نزع دیکھو آنکھ پہر جاتی ہے انسانکی — شریک حال اپنے بہی نہین ہوتے مصیبت مین
کیا صد چاک ناخواندہ جو نامہ یار تک پہنچا — خداوندا کیا یہ لکھا تہا تونے میری قسمت مین
رخ شفاف کو ای جوش کیون آئینہ بناتا ہے — بسر ہوتی ہے اپنی زندگی اس فکر و حیرت مین

۱۳۱	جدید	۷

دکہایا جو گیسو دو بارا ہمین — ستمگر نے بہوت مارا ہمین
کسی یار خوش چشم پر جانے دو — سمجہتا ہے یہ دل ہمارا ہمین
نہ خواب آشنا چشم اکدم ہوئی — خیال آگیا جب تمہارا ہمین
سر بزم غیرونسے ہو گفتگو — یہ باتین نہین ہین گوارا ہمین
نہایت جدائی ہے شاق الصنم — دکہا دی جمال اب خدارا ہمین
رقیبونسے چپ چپ کی ملتے ہو تم — یہ حال اب ہوا آشکارا ہمین
چلین اونکے گہر جوش بحرف ہم — اگر راہ دے استخارا ہمین

۱۴۲	جدید	۲۲

لگا لگا کے حنا ہاتھ لال کرتے ہین — وہ نہ عجیب ہی ہین ایذا حلال کرتے ہین

قلم بناتے ہین شاخ نہال سنبل کا — رقم جو گیسوئے شکین کا حال کرتے ہین

وہ نوک نشتر مژگان سے چھیڑ دیتے ہین — جو میرے زخم جگر اندمال کرتے ہین

زمین سے جا کے جلاتے ہین خیمۂ افلاک — ہمارے نالۂ سوزان کمال کرتے ہین

یہ گر خرامان جہان چلکے نازکی چالین — برنگ سبزہ ہمین پائمال کرتے ہین

دکھا کے صورت بے مثل و لاجواب اپنی — وہ آئنہ کو عدیم المثال کرتے ہین

ضرور خواب ہین ہم شبکو دیکھ لیتے ہین — جو اونکی شکل کا ونکو خیال کرتے ہین

لیا وہین کا جو بوسہ خفا ہوئے وہ بہت — ذراسی بات پہ ہمسی ملال کرتے ہین

مدام پیکے شراب کہن حریفون ہین — بڑا غضب یہ بت خورد سال کرتے ہین

جو دل ہین اوسکو سمجھتے ہین بڑہکی عقربسے — وہ وصف خال سیہ خال خال کرتے ہین

جنہین کرشمے سکھائے چلن زمانے کے یا — خدا کی شان وہ بت ہمسی چال کرتے ہین

جواب یہ ہے گھٹاتے ہین آبرو اپنے — دراز لوگ جو دست سوال کرتے ہین

بنا بنا کے یہ بت اپنی زلف کا عاشق — گناہگار مرا بال بال کرتے ہین

بڑہائین اونسی محبت گھٹے ہوئی کیونکر — ہم ابتدا ہین خیال مآل کرتے ہین

یہ زار ہون در دندان لب کی الفت مین — حسین جانکے تنکا خلال کرتے ہین

برنگ لالہ و گلزار سرخرو ہین وہ — جو نوشجان تمہارا اوگال کرتے ہین

خدا کی راہ پہ دے نقد بوسہ اے شہ حسن — سخی سمجھ کے تجھے ہم سوال کرتے ہین

فدا خرام پہ طاوس و کبک ہوتے ہین — نثار آنکھ پہ آنکھین غزال کرتے ہین

عدم جو کہتے ہین اونکے دہن کو ہم ایدل — عجیب بات ہے وہ قیل و قال کرتے ہین

دکہاکے ہمکو وہ شمشاد قامت موزون	شب وصال ہین کیا کیا نہال کرتے ہین
چمک گئی ہے مرے خون گرسے وہ تیغ	کہ جیسے آگ مین لوہیکو لال کرتے ہین
اونہین کو دولت کونین جوش حاصل ہے	خدا کی راہ مین جو صرف مال کرتے ہین

۱۴۳	جدید	۷

ہوتا ہون وصل کا جو طلبگار راتدن	رہتی ہے میرے یار کی تکرار راتدن
ہی جب سے یاد گیسو و رخسار راتدن	یکسان مری نظر مین ہے ای یار راتدن
ماہ مبین جبین ہے جو ابر شکن آفتاب	ہی روی صاف و گیسوی خمدار راتدن
عاشق امید دید پہ اوس در کے روبرو	ہین ایستادہ صورت دیوار راتدن
خورشید و مہ کی طرح سے ای دل تلاشمین	پہرتے ہین اونکے طالب دیدار راتدن
اوس آفتاب رو کی جدائی مین شمع سان	روتی ہے میری چشم گہر بار راتدن
جبسی پیا ہے جام مئے عشق چشم یار	رہتی ہین جوش نشہ مین سرشار راتدن

۱۴۴	جدید فارسی	۲

واجب و فرض است سجدہ گر کنم ایجان من	کعبۂ ابروی پرخم قبلۂ ایمان من
گر بیاید بہر ساعت آن گل نوخیز چمن	بہتر از گلزار گردد خانۂ ویران من

۱۴۵	ردیف واو	۱۱

زلف کہولو عاشقونپر نازل آفت ہو تو ہو	ناز کی چالین چلو برپا قیامت ہو تو ہو
بیکسی دیکھی برستے تو کہا اوس ترک نی	کشتۂ تیغ تغافل کی یہ تربت ہو تو ہو
معجزی وہ بہی دکہائینگی لب جان بخش سے	حضرت عیسی کے باتون مین کرامت ہو تو ہو
سبز کشت حسرت عشاق پامال ستم	ایخدا گر بارش باران رحمت ہو تو ہو

اور کوئی شے ہمین باغ نظر آتی نہین
اونکو آنے مین یہان عذر نزاکت ہو توہو

یاد تیری کبۂ دل مین ہماری ایجاد
گر بتونکے عشق سے اک لحظہ مہلت ہو توہو

چاک چاک ایوحشت دل دامن جیب و قبا
مجہ نحیف و زار کے ہاتہون مین طاقت ہو توہو

داغ سینے کے تو روشن ہین چراغونکی طرح
آندہیو لینی گل جو شب کو شمع تربت ہو توہو

دیکہا آنسو کا دہبہ اوسنے عنوان پر کہا
مندرج اس خط مین و بیکلی حقیقت ہو توہو

کثرت محشر مین ہم بہی دیکہہ لین گی ایکدن
جلوہ فرما طور پر وہ نور وحدت ہو توہو

۱۴۶	سامنے وہ عاشقونکے آئینگے سنتے ہین جوش حشر کے دن دیکہنے کے اونکی صورت ہو توہو	۷

دل اپنا ہمکو دیدو یا ہمارا اول صنم لیلو
قسم دینی کی تم کہاؤ نہین ہم بہی قسم لیلو

دل و دنیا و دین تو دی چکے اک جان باقی ہی
خدا کیسو اسطے ہان ہی بتو راضی ہین ہم لیلو

نہ اوس سا کہین دیکہو گے تم ایسا جیوہر گز
جو جی چاہی تو ڈہونڈہو ہاتہہ مین شمع حرم لیلو

سفر آخر جو واجب ہی سرائے دار فانی سی
تو کچہ ہمراہ اپنے توشۂ راہ عدم لیلو

صدا آتی ہے یہہ بازار الفت کی دکانونسی
خوشی اب نام کو بکتی نہین ہان درد و غم لیلو

لئی جاتے ہو کیون میرا جنازہ ہمو بہو جلدی
گلی یہہ یار کی آئی ہے ٹہرو اس مین دم لیلو

۱۴۷	یہہ مجنون نی کہا فرہاد سی وحشت کی عالم مین چلو پہر سوئی صحرا جوش کی پہلے قدم لیلو	۹

سمجہوگے مری بات کو حق یار کبہی تو
لوٹے گا تمہارا بت پندار کبہی تو

پائین گی مراد اپنے خریدار کبہی تو
نکلی گا وہ یوسف سر بازار کبہی تو

دیکہو نہین اتے شب وصل بت کمسن !
یہہ طالع خوابیدہ ہون بیدار کبہی تو

دن وصل کے آئین گے نہ گھبرا دل مضطر　　ہو گی سحر آخر یہ شب تار کبھی تو

مشتاق مرے کان ہین او مست منی ناز　　سنلیں ترے پازیب کی جھنکار کبھی تو

آنکھون کو بچھاؤنگا رہ ناز و ادا مین　　آئینگے مرے گھر قدم یار کبھی تو

کام آئین ہوائے نفس سرد کی جھونکے　　اوڑ جائی نقاب رخ دلدار کبھی تو

ہر روز کا جھگڑا انہین اچھا نہین اچھا　　موقوف رہے وصل مین تکرار کبھی تو

۱۴۸	ہان سینۂ افلاک جلا مثل دل جوش تاثیر دکھا آہ شرربار کبھی تو	۹

بہلا یا ہمنے آنکھونسے جو دیکھا بزم جانانکو　　ریاض خلد کو فردوس کو گلزار رضوان کو

دکھا کر خال عارض کا جلایا رات دن تونی　　عطارد کو ضیائی ماہ کو مہر درخشان کو

خدا ہے حافظ جان دلکو سونپا رنج فرقت نی　　اری بیرحم تنہائی کو بیتابی کو حرمان کو

خدا دلکو بچائی اسطرح پر خاش سے اوس بے　　نگاہ یار کو ابروی خم گشتہ کو مژگان کو

ڈبویا ایک ہی ساعت مین ابر چشم گریان نے　　فضائی دشت کو گاو زمین کو چرخ گردان کو

تمہاری حسن روز افزون کے آگی کچہ نہین رہتا　　پریکے ناز کو غلمان کو انداز انسان کو

رخ و زلف و قد موزون نی تیری خوب شرمایا　　عروس باغ کو سنبل کو سرو صحن بستان کو

خدایا بخش دینا حشر مین صدقہ خدائی کا　　محبت کو مقیم زار کو احمد حسنخان کو

۱۴۹	بتونکی عشق مین ای جوش ناحق ہم گنواتیہو دل ناشاد کو جان حزین کو پاس ایمان کو	۱۹

شام وصل آج عطا کی جو خدا نی ہمکو　　صبح ہجر آئی شب گور دکھانے ہمکو

پی نیاز نیکے سب انداز بتون کو بخشے　　ناز او تنہائی کو بنایا ہے خدانے ہمکو

خفقان ہے دل ناشاد کو دم گھٹتا ہی
اوٹھنے دین وہ شب زلف دوتا نے ہمکو

سبزۂ خط نے لب جاناں کی جو لی جان حزین
عیسی و خضر چلے آئی اوٹھانے ہمکو

تجکو اوس سلسلۂ زلف مسلسل کی قسم
ای شب ہجر نہ آ روز ستانے ہمکو

شفق صبح بنارس کی دکھائین سیرین
گوری گوری تری ہاتھونکی حنانے ہمکو

چارون عیش سے رہنے نہ دیا دنیا مین
خاک نے آب نے آتش نے ہوانے ہمکو

دست وحشت نے گریبانکے اوڑائی پرزے
دامن دشت دیا گردش پانے ہمکو

چار دیوار عناصر سے رہا فرمایا
عشوہ و شوخی و انداز و ادانے ہمکو

وحشت دل کا تقاضا ہے کہ چلیے صحرا
ناتوانی ادہر آئی ہے بٹھانے ہمکو

آپ کیا مصحف عارض کا سمجھکے بیمار
آئی یاسین دم مرگ سنانے ہمکو

واہ کیا پستی طالع کی برائی دیکھی
بعد مرنیکے نہ آئے وہ اوٹھانے ہمکو

دولت وصل ہے ای سیم بدن نسبت کیا
خاک کی ڈھیر مین قارونکے خزانے ہمکو

پہنچی نظرون مین شب وصل مین خاموشی سے
حد سے بڑہنے ندیا شرم و حیانے ہمکو

زلف برہم جو سنواری تو بگڑکر بولے
آپ آتی ہین یہان روز بنانے ہمکو

پائنتی بیٹھین جنازیکے اوٹھانی والی
موت ہر دم نظر آتی ہے سرہانے ہمکو

ای اجل بعد مسیحا تو یہانسے پھر جا
نازمین خنجر قاتل کے اوٹھانے ہمکو

ہم وہ گمراہ ہین خود اونکو بہلا دین رستہ
خضر سے آئین اگر راہ بتانے ہمکو

۱۵۰	گریہ و آہ نے لی جان شب فرقت مین جوش مارا ہے اسی آب وہوانے ہمکو	۹

ہی یہ دیدار اخیر آکے جنازا دیکھو
مجھی بیٹھو مجھے گاڑو مرا مردا دیکھو

عاشقو تم نہ خم زلف چلیپا دیکھو
جان ہی لیگا بلا کا ہے یہ پھندا دیکھو

الفت چشم فسونساز مین اتنی بچتہو
جو نہ دیکھا تہا ان آنکھون نے وہ دیکھا دیکھو

اپنی آنکھونکو نہ تکلیف دو حاسد کے لئے
میری آنکھونسے تم اے رشک مسیحا دیکھو

چشمگین غنچہ دہنی ہوتے ہین ہمارے آگے
ہمکو اندہا وہ سمجھتے ہین تماشا دیکھو

سامنا لا کہون بلاؤنکا ہے اے حضرت دل
کوچۂ زلف پریزاد مین تم جا دیکھو

وحشیو تنگ ہو جو قید سے توڑو زنجیر
جانب کوہ چلو سمت صحرا دیکھو

عاشق خال و خط و زلف ہون کس قاتل کا
میرا دل دیکھو جگر دیکھو کلیجا دیکھو

جوشش جو مد نظر ہون وہ کمانسی ابرو
کسی گوشے مین کہین کہینچکے چلا دیکھو

۱۵۱	جدید	۱۶

کیا گریبان گیر ہوگا اوس کا خواہان تک نہو
ہاتھ کا ایدل پہنچنا جسکے دامان تک نہو

لی نکل اے وحشت دل اوس بیابانکی طرف
جسمین انسان تو کہا انکا کوئی حیوان تک نہو

اسقدر شوق شہادت ہے کہ رکھدو نہین گلا
میان سے قاتل تری شمشیر عریان تک نہو

فصل گل مین زیست کیا بلبل کی اے صیاد ہو
جب پہنچنا اوس کا دیوار گلستان تک نہو

کیا خدا کی شان ہے وہ وعدۂ وصلت کرے
جس ستمگر سے کبھی کچھ عہد و پیمان تک نہو

عاشق رخسار و گیسو جب بنو نہین اے صنم
مطلع ہندو تو کیا کوئی مسلمان تک نہو

پنجۂ شل کیطرح شانے سے ہو وہ ہاتھ خشک
جسکا اے قاتل پہنچنا زلف پیچان تک نہو

صحبت نامنصفان مین شعر عمدہ گر پڑہین
جز خموشی رشک سے کوئی ثنا خوان تک نہو

ہاتھ اوٹھا کر فاتحہ پڑہ دیجیے گا دور سے
آپکا جانا اگر گور غریبان تک نہو

دیکھنا محروم ہے تقدیر اسکندر کہ خضر
راہبر ہو اور رسائی آبحیوان تک نہو

لطف کیا ایدست وحشت مہربانی سے ترے
پردۂ جیب قبا کر چاک دامان تک نہو

ایخدا روز وصال یار ہی مین ہو وصال
یہہ دعا ہے زیست میری شام ہجران تک نہو

یہہ یقین ہی جنس دل بیچا گر بازار مین
مول لینا تو کہان کا کوئی پرسان تک نہو

اوس چمن کا بلبل دلگیر ہو نین ایصبا
غنچۂ گل جس مین بہولے سے بہی خندان تک نہو

دیکہی اوس یوسف ثانی کو پہر کس سے نشان
حسن مین جسکے مقابل ماہ کنعان تک نہو

حکم ہے اوس شاہ خوبی کا شریک بزم عیش
جوش کا رتبہ ہے کیا احمد حسنخان تک نہو

۱۵۲ جدید ۵

آنکہ اوٹہا کر نہ جوش ادہر دیکہو
مانگو اس عشق سے حذر دیکہو

ایک بوسی پہ جان دیتے ہین
تم ہمارا دل و جگر دیکہو

بگڑی زلفونکو مین بناتا ہون
عیب اپنا مرا ہنر دیکہو

حضرت دل نہ آنکہ اونسے لڑی
اس مین ہے جانکا ضرر دیکہو

بعد مرنیکے وصل ہوتا ہے
جوش تم ہے کسی پہ مر دیکہو

۱۵۳ ردیف ہای ہوز ۱۰

ہوا دشمن جان ہمارا زمانہ
موافق رہا اونسے سارا زمانہ

تجہی چشم بد دور آنکہونکا اپنے
سمجہتا ہے ای ماہ تارا زمانہ

حیات و مماتِ جہانکی ہوا کم
بہری دم نہ کیونکر تمہارا زمانہ

نہ وہ عہد دولت ہی حسن تابناکی
نہ وہ عاشقی کا ہمارا زمانہ

یہہ کین آتش افروز بان سے زد دل نے
اوڑا رفتا نکے بار ازمانہ

ترے آنکہ سے بہرتی ہے ابرو کیصورت
کبہی پہر رہا ہے ہمسے سارا زمانہ

اب اعتراض لازم نہین تمکو ہمسے ... وہ جو بن گئے وہ سد ہار زمانہ

ہی آتش رخ ونکے مزا جو نکا پیرو ... نہ کسطرح لائی حسد ار زمانہ

حسین ایک تجھسا نہ دیکھے گا خوشرو ... جو مر کر جئیگا دو بارہ زمانہ

۱۵۴ — نہ جیتے پھرے کوچۂ عاشقی سے / تمہین جوش سمجھا کی ہار زمانہ — ،

ایدل برونکو ہجر مین سب سی بلا سمجھ ... اشکونکو سوزش تپ غم کی دوا سمجھ

کیا خوب عقل و فہم و فراست ہی کیا سمجھ ... اوس فتنہ گر کو جوش جو کہتے ہو نا سمجھ

اچھا نہین ہے رات کا پھرنا بری ہین ڈھنگ ... اب بھی خدا کیواسطے ای مہ لقا سمجھ

ایدل تلاش زر مین نہ گلیونکی خاک چھان ... اوس سیمتن کے وصل کو تو کیمیا سمجھ

کس کس دغا شعار کو دیتے ہین نقد دل ... رکھتے نہین ہین عاشق خود گم ذرا سمجھ

گو نابلد ہے چل در دلدار کیطرف ... ایدل جناب عشق کو تو رہنما سمجھ

۱۵۵ — دل مر گیا جو ہجر بتان مین تو غم نہین / ای جوش سبکو غیر خدا تو فنا سمجھ — ۹

روز اول سے ہی فرقت مری تقدیر کے ساتھ ... وصل ممکن ہے نہین اوس بت بے پیر کے ساتھ

میری وحشت سے یہان تک تو مصور کو ہی خوف ... طوق و زنجیر بناتا ہے وہ تصویر کے ساتھ

دیکھ صیاد وفاداری صید بسمل ہا ... روح بھی جسم سے نکلی کشش تیر کے ساتھ

کشش عشق نے کچھ کچھ تو دکھائی تاثیر ... لیگئی گھر سے مجھے آگئی وہ توقیر کے ساتھ

ایکجا تیر و کمانکے ہو سکونت کیونکر ... نوجوان رابطہ رکھتے ہے نہین پیر کے ساتھ

دی خبر نالۂ موزون نے شب وصل صنم ... مرغ بسمل ہوا دل نعرۂ تکبیر کے ساتھ

مجھ مین اور او سمین ہے یون ربط و محبت باہم	شکر آمیختہ جسطرح سے ہو شیر کے ساتھ
بی محل اونکو سنائی جو کلام ای قاصد	قطع ہو جائیگی زبان دانت سے تقریر کے ساتھ
مجھی وقت مین ہے زعنگ بیشہ ای جوش	کبھی تقدیر کے ساتھ اور کبھی تدبیر کے ساتھ

۱۵۶	جدید	۹
الفت بڑہاؤن خاک بت سیمبر کے ساتھ		قارون نہین ہو نہین جو محبت ہو زر کے ساتھ
گریان ہے اونکے ہجر مین دل چشم تر کے ساتھ		گھبرا رہی ہے جان تن مین بھی جگر کے ساتھ
ہوش و خرد نے کوچ کیا وقت انتقال		افسوس ہے کہ چھوٹ گئی عمر بھر کے ساتھ
حرص و ہوا اجل غم اموات دوستان		خالق بچائے لاکھہ ہین دشمن بشر کے ساتھ
محروم ابکی آئیگا اونکو جو دیکھے خط		لینگی جواب جائینگے ہم نامہ بر کے ساتھ
نظارہ جمال ہے جبتک کھلی ہے آنکھ		سودا ہی زلف یار پریرو کا سر کے ساتھ
کاوش ہیہ خوب چرخ نے اہل زمین سے کی		اغیار کی مکان ہی کہدی ہیں گھر کے ساتھ
یون چاہیے ہی زیست مین الفت نباہنا		چھوٹے ہماری آپکا اے جان مر کے ساتھ
جاگین ہماری طالع خوابیدہ جوش ابھی		سونا نصیب ہو جو بت سیمبر کے ساتھ

۱۵۷	ردیف الیا	۲۳
حضرت دل ہی ہین بسمل اوس ستم ایجاد کی		کان کاٹے جسکے ظلم و جور نے جلاد کے
ہوش اوڑے مالک فنا مین قیس اور فرہاد کی		تذکری جسدم سے مجھ خانمان برباد کے
معترض تھا گر دہو گو شعر پر استاد کی		غیر ممکن باپ سے بیٹے بڑہین اولاد کے
کاٹ کی سر کیا سکند وشئے عطا کی تو اجل		ہین مری گردن پہ احسان خنجر جلاد کے
آمد آمد ہے عروسان چمن کی ای صبا		بلبلو نمین شور ہین ہی ہو مبارک باد کی

لحظہ لحظہ جو کہلے جاتے ہین اعضائے بدن
روز ہجر یار ہی کیا روز ہین مرداد کے

ای اجل زندان قالب سے یہ کیون جاتی ہی روح
اب دن باقی رہے کیا قید کی میعاد کے

ای پری توڑین جنون مین شکل تار عنکبوت
لا الہ گردن مین ہماری طوق ہین فولاد کے

مرتی مرتے مرگئے امید وصل یار مین
حوصلے کچہ بہے نہ نکلے اس دل ناشاد کے

نو گرفتار ہین او بلبل نہ کہو جان حزین
ہین بہت باقی ستم سہنے ابہی صیاد کے

واہ ری دست جنون کی فصل گل مین زور شور
چوڑیونکے شکل توڑی طوق سب فولاد کے

صدقے ہے ہم ہونکدین نالونسے ای جوش جنون
منتظر بیٹہے ہین دشت عشق مین ارشاد کے

جوش وحشت ہی جو خضر راہ کوہ و دشت مین
پیر ہین ہم قیس کے اوستاد ہین فرہاد کے

کیسی کیسے گل کہلائے ایک مشت خاک سے
کہیل ہین یہہ نخلبند گلشن ایجاد کے

کہینچ لین جو اونکے حسن روز افزون کی شبیہ
نہ نظر آتے نہین یہہ مانی و بہزاد کے

گلشن ایجاد مین جو بہوتے پہلتے نہین
سرو ہی شاید کہ چیلے ہین کسی آزاد کے

تذکرے تیری لب شیرین کی ای شیرین دہن
لطف دیتے ہین زبانپر کوزہ قناد کے

مصحف رخ پر وہ ابرو و بسم اللہ ہین
اور آنکہون پہ گمان ہوتے ہین ہمکو صاد کے

جان دیدینگے نہ ہوگی دستگیری کی ہوس
مرد کب ہوتی ہین خواہان غیر کی امداد کے

مین وہ رہین تن ہون دیوانہ کبہی لی جو فصد
ٹوٹ کر رہجائین نشتر سیکڑون فصاد کے

وحشتی ویرانہ سودائی دیار عشق مین
یہہ لقب ہین ای پری مجہ خانمان برباد کے

لفظ اخگر کو پڑہین اجگر کہین شاعر ہین ہم
صدقے اوس شاگرد کے قربان اوس استاد کے

۱۵۸	کیون نہ اپنے شعر کے الفت ہو دلمین جوش کے پاس ہوتی ہین پدر کو کسقدر اولاد کے	۱۲

تذکرہ ہی ہین کعبۂ دل مین خدا کی یاد کے
کیونکہ یوسف کو ہون غوہی بندۂ آزاد کے
دن پہرین غربت مین ہر اک خانمان برباد کے
دی رہائی اب تو کیا احسان ہین صیاد کے
بہول کے آئی اودہر یہہ جستجوئی یار مین
آسمانکی کیا ہے طاقت کیا زمین کی ہی مجال
کیون نہ مجہ وحشی کی پاؤنکے اوتارین پڑن
دم جو دیکہا اوس مسیحائی تو ہلبل کے روش
توڑتے ہین تیر نالونکے نہ ناوک آہ کے
یاد فرمایا نہ ہولیسے کبہی اوبے وفا
آتش وحدت وہ بہڑکے بوستان حسن مین

حمد نعت منقبت

بت ہین سنگ آستان بتخانۂ ایجاد کے
آپ ہین محبوب برحق صانع ایجاد کے
یا علی شیر خدا طالب ہین اس امداد کے
آپ ہی ہم جانیوالی ہین عدم آباد کے
رہنے والی ہین ازلسے ہم عدم آباد کے
ہم اوٹہائینگے یہہ صدمے عشق کی افتاد کے
ہاتہہ کاٹی جائینگے اس جرم بیداد کے
بول اوٹہے مرغ جوہر خنجر فولاد کے
ہفت گردون سخت بیضے ہین مگر فولاد کے
آفرین تیری فراموشی کو صدقے یاد کے
پاس آکے جلگئے پر بلبل ہمزاد کے

۱۵۹	سمجھتے ہین جوش فاضل ہے وہ علم شعر مین قاعدے پڑہتے ہین جو نادان ابہی بغداد کر	۱۳

تیغ ابروئی ہلالی سے جگر بسمل ہے
یہہ تمہاری لب نازک پہ نمایان تل ہے
بخدا جان بہی دی کوئی تو آگاہ نہ ہو
جان کا کیا غیر کے اس تیغ کا روکی جو آ
بل ہین ابرو مین جبین پہ شکن تیغ بکف
کچہ خبر تجہکو نہین ای بت ناوان میری

ناوک عشوۂ و انداز کا زخمی دل ہے
یا کسی عاشق بیتاب کا ایمان دل ہے
ای بتو سچ ہے کہ تہہ کا تمہارا دل ہے
نازاو ٹہائی ہین تمہاری یہہ ہمارا دل ہے
خیر ہو جانکی آمادۂ شر قاتل ہے ہاہا
دیکہہ بندونسے خدا اپنے کہان غافل ہے

سگ شعر ہے اقلیم سخن میں جاری — شاعر ایسے بھی شاہی کا مزا حاصل ہے

دلنے اوس بحر محبت مین اوتارا مجکو — تہاہ کا جسکے پتا ہے نہ کہین ساحل ہے

یاد زلف و قد بالائی صنم ہی جیسے — ہر بلائی فلک سر پہ مرے نازل ہے

قدم اے دل نہ بڑھا کوئے بتانکے جانب — راہ مین سیکڑون خطرے ہین کٹھی منزل ہے

جانکا خوف ہی اندیشۂ رسوائی ہے — عشق آسان نہین حضرت دل مشکل ہے

باعث امن ہے دانائی جہان مین اے دل — قیدئی دام ہے جو صید یہان غافل ہے

۱۶۰	جان کیون دیدۂ و دانستہ نہ دین اونپر جوش پاس آنکھونکا ہے منظور لحاظ دل ہے	۱۰

سوا رقیب تو مجہ خستہ تن کو عید ہوئی — خزان کے جانیکے اہل چمن کو عید ہوئی

اٹھا تہا گرد غم و رنج سے مین غربت مین — جو دیکہا صورت اہل وطن کو عید ہوئی

برنگ ماہ محرم غمین رہا شب وصل — سحر جو آئی تو اوس کم سخن کو عید ہوئی

ہماری مرنے سی سارا جہان ہوا غمگین — ہوئی جو عید تو دزد کفن کو عید ہوئی

ہنسی خوشی سے جو کین شبکو آپنے باتین — تصور میری دل پر محن کو عید ہوئی

جو کوہکن کیطرح دی لہونکی عشق مین جان — مزا یہ ہے بت شیرین دہن کو عید ہوئی

پیام وصل بتان دیکے پایا جو انعام — ہماری دل کیطرح برہمن کو عید ہوئی

جو لیکی دولت ایمان پہرا مین کعبی سے — یہ حال سنکی بت راہزن کو عید ہوئی

ہمارا لاشۂ عریان جو دشت مین دیکہا — تو کیا ہی کرگس و زاغ و زغن کو عید ہوئی

۱۶۱	مہ صیام مین پی تیس دن جو ساتہ شراب تو جوش اوس بت توبہ شکن کو عید ہوئی	۱۲

یاد دندان مین یہ طغیانی ہے ہر آنسو کی
چشمۂ چشم ہی ہے میری روانی جو کی

وعدۂ وصل کا کیا آئیگا اب دلکو یقین
تمنی جو بات کہی ہمسے وہ اک پہلو کی

جو مقابل تہا ترا اوس سے بہڑایا تجہکو
آئینی سنے یہ خطا ای بت چین برو کی

شب تاریک جدائی مین نکلکر منہ سے
شرر آہ دکہاتی ہین چمک جگنو کی

چاند کو دیکہہ کے تلوار نہ دیکہون کیونکر
شکل ابرو کی یہ ہے اوسمین شباہت رو کی

جو لڑائی دل عشاق مین اور حسن مین تہے
خط عارض نے وہ ای ماہ جبین یکسو کی

تیری چیتے کی کمر سے ہی کمر نازک تر
آنکہہ کے روبرو ڈہیلا سی ہی چشم آہو کی

عشق رخ چہوڑ کے کیون خال کا عاشق ہون
کیا مسلمانی ہے قدر سوا ہندو کی

اوس چمن زار مین ہین زاغ و زغن کے اتنے
قمریان دیتے نہین آواز جہان کوکو کی

دست گستاخ ہین مشتاق کمر ای گردون
سر شوریدہ کو خواہش ہے پہر اوس زانو کی

سنبل باغ جنان زلف کو اونکے نہ کہا
کی سراسر یہ خطا فکر رسا تو جو کی

بجگئی سب جو شب وصل کے گہنٹے جلدی
کیسی یارب یہ گہڑی آج گئی تہی کو کی

۱۶۲	ورق صبح پہ لکہین گے سواد شب سے یکقلم جوش حقیقت کو رخ وگیسو کے	۱۸

برنگ مہر تابان عارض روشن چمکتا ہے
نظر بہر کے تجہے ای ماہ کوئی دیکہہ سکتا ہے

دلا ہشیار آنسو دیدۂ تر سے ٹپکتا ہے
بہرا ہے خوب یہ ساغر کوئی دم مین چہلکتا ہے

جو پہلو سے کبہی وہ سیمبر دم بہر سرکتا ہے
کلیجا منہ کو آتا ہے ہمارا دل دہڑکتا ہے

کہان مشک ختن نے پائی ہے اسطرح کی خوشبو
بلا کا ای پریرو سنبل گیسو مہکتا ہے

ہوئی بہی ہم نگر اوسکے کدورت مین فرق آیا
غبار اپنا لپٹتا ہے تو وہ دامن جہٹکتا ہے

تمہاری جعد مشکین کے جو بندش دیکھہ پاتاہی / نہین کچہ فرق اس مین بال بہر وہ سر ٹپکتاہی

مزار عاشق بیکس کو حاجت شمع کی کیاہے / برنگ انجم داغ سینہ تربت مین چمکتاہے

مریضان رخ وگیسو کو تیری دیکھہ کر اوت / کوئی کہتاہے سایہ ہی کوئی کہتاہی سکتاہی

جو بوسہ روئی آتشناک کی اغیار لیتی ہین / مری کانون دل مین الصنم شعلہ بھڑکتاہے

فقط مین ہے نہین اک دیکھنی والا زمانی مین / فلک ہے چشم انجم سے تجہی ایماہ تکتاہے

قدم ایدل نہ رکہنا کوچۂ گیسوی پرخم مین / یہہ وہ رستاہے ٹھگ جسمین ہر رہرو بہٹکتاہے

نہین کچہ سے لب شیرین کی دیتا جو شہر ارستے / ہماری زخم پر تو نمک قاتل چھڑکتاہے

رخ انور ہے مابین دو گیسویون درخشندہ / شب تاریک مین جسطرح سے اختر چمکتاہے

برنگ بو ہوا ہوتے ہین بلبل تیری ہمت سے / گلستان مین جو ایصیاد پتہ بہی کھڑکتاہے

ہزارون رخنے آجائینگے اونکی پردہ پوشی مین / یہ قصر چشم اپنا بجلی ایدل ٹپکتاہی

بتاوی صاف مجکو ای بت خود سر یہہ شانہ ہے / کسی کا یا دل صدچاک زلفون مین لٹکتاہی

وہ گرما گرم ہے بازار حسن یار ان روزون / کٹورہ جیسی جگہہ مہر رخسار کا کھنکتاہے

١٦٣ — خموشی معنے دارد کہ در گفتن نمے آید / نہ بحث اوس بد زبان سے جوش تو بکنے دی بکتاہے — ١٣

وہ کاغذ تختۂ لالہ سے رنگینی مین افزون ہے / رقم جسپر تمہاری عارض گلگون کا مضمون ہے

سمجھتاہے جو لیلے اوس پریکی زلف شبگون کو / وہ مجنون ہی وہ مجنون ہی وہ مجنون ہی وہ مجنون ہی

عذار یار تجہ پر شمع و پروانہ گل و بلبل / یہ عاشق ہے وہ شیداہے یہہ دیوانہ وہ مفتون ہی

بلا گیسو کی الفت ہی محبت خال کے آفت / یہہ زہر افعی خونخوار ہے وہ حب افیون ہے

یہ سر دن ہے دو سلطان کبھی باہم نہین رہتے / کہین گور سکندر ہے کہین قبر فریدون ہے

یہ زور گریہ ہے ای دل کسی کے یاد دندان مین
کہ ہر اک اشک کے قطری سی پیدا جوش جیحون ہے

گریبان چاک ہے سیر بطرح جو شاہد گل کا
ہوا ثابت کہ اوس غنچہ دہن سے یہ بھی مفتون ہے

کمر باندہی تجنیس پر عدم مین سے نہین پایا
دہان تنگ مین پنہان دہن کا اوسکے مضمون ہے

کسی کا غم نہین اسکو جوان یا سن رسیدہ ہو
برنگ طفل بے پروا مزاج پیر گردون ہے

کسی گیسو کا سودا ہے یا فصل بہار آئی
جو وحشت خود بخود دلکو ہمارے روز افزون ہے

مبارک حضرت دل کو محبت خال عارض کی
زحل کا دور ای اختر شناسو کیا ہمایون ہے

الٰہی انجام ہو یا رب اس آغاز محبت کا
وہ بے پروا ہین اور اپنی طبیعت اونپہ مفتون ہے

وہ مہر و مہربانی سے نہ سیدہی راہ پر آیا
عجب ای جوش برگشتہ ہمارا بخت واژون ہے

۱۶۴ ۱۱

اودہر ابر بہاری جانب میخانہ آتا ہے
ادہر لبریز مے ساقی لیے پیمانہ آتا ہے

دل وحشی نہ کیون اوبہی مثال کاکل و گیسو
برائی زینت زلف پریشان شانہ آتا ہے

خداوندا سوائی وصل مطلب کچہ نہ لکہا ہو
جواب خط لیے قاصد جو بیتابانہ آتا ہے

لبون تک جان نکی ہمراہ دل سے آئی فرقت مین
کہ در تک رخصت مہمان کو صاحب خانہ آتا ہے

ہمیشہ ہم جوانو نسے چلی جاتی ہین جو چہیڑین
تجہی سے پیر گردون ناز معشوقانہ آتا ہے

نہین ممکن جو بے کوشش ملے اوس خال کا بوسہ
دہن مین اوڑکے از خود زرق کا کب دانہ آتا ہے

جلی جاتی ہے سوز رشک سی ہر شمع محفل مین
جو اونکے روئے روشن کے قرین پروانہ آتا ہے

گئی جو بہر استقبال روح عاشق لیلے
الٰہی کونسا اس دشت مین دیوانہ آتا ہے

کسی رہنا ملا ای ہم صفیرو باغ ہستی مین
جو آتا ہے برنگ سبزۂ بیگانہ آتا ہے

ہر اک جا جشن جمشیدی ہے رقص جام و مینا ہے
وہ مست جام عشرت جانب میخانہ آتا ہے

۱۶۵	مین وہ نام خدا ای جوش شاہ ملک وحشت ہون ہمیشہ نجد سے جسکے لئے نذرانہ آتا ہے بلا	۱۶

سر کے کٹنے مین نہ رہتے مجھے مشکل کوئی
کبھی کیا نظر آتا نہین قاتل کوئی

جان دینے پہ جو مرتا ہے تو یہ مشکل ہی غرض
ڈھونڈھ جلاد حسین اے دل بسمل کوئی

قیس سے کہدو کہ ہٹ جائے یہ لیلی کا ہے حکم
آنے پائے نہ پس پردۂ محمل کوئی

اونگلیان اوہٹنے لگیں خون ہوا سرو ستا ہزار
ملکی مہدی کو دکہانے جو انامل کوئی

کبھی حل ہوگا معمائے دہن بھی اے فکر
چونہ آسان ہوا ایسی نہین مشکل کوئی

صورت قبلہ نما کعبۂ ابرو کی طرف
پھیر دیتا ہے ہمارا دل بسمل کوئی

اور کیا خال و خط و زلف کی لکھوان اوصاف
کوئی ظالم کوئی جلاد ہی قاتل کوئی

وحشئ زلف مجھی جانکے ای رشک پری
طوق لایا کوئی پہنانے سلاسل کوئی

قد و گیسو کی محبت سے دلا مانگ حذر
آسمانی نہ بلا سر پہ ہو نازل کوئی

اوڑکے آیا جو گل زخم کی جانب اوترک
تیر مین تھا پر بازوئے عنادل کوئی

جو مقدر مین ہے تحریر وہ ہی ہونا ہی
حق ہے یہ اسکو نہ سمجھے خط باطل کوئی

قرعۂ فال بنام من دیوانہ زدند
نہ ہوا بار امانت کا جو حامل کوئی

جان ناشاد گئے چرخ کے بیمہری سے
حیف نکلی نہ مری آرزوئے دل کوئی

داغ الفت سے ترے داغ سویدا کیطرح
خالی ای ماہ جہانتاب نہین دل کوئی

حق تعالی کے سوا کس مین ہے ایسی قدرت
ای صنم پھیر دے تجھسے جو مرا دل کوئی

۱۶۶	اوسکی قد موں پہ سر و جان و جگر کردون نثار لی اگر ہاتھ مین ای جوش حزین دل کوئی	۱۸

جلی سینہ تو پہر کیون کر دل مضطر اٹہری
زمانہ جانتا ہی آگ پر سیماب کیا ٹہرے

ہوا ثابت مآل دولت دنیا فقیری ہے
اولنکر دیکہئے اقبال کو تو لا بقا ٹہرے

ہدف تیرونکے جو عاشق بنے تہے یار تیر نگاہین
قیامت مین خدا کی سامنے وہ بیخطا ٹہرے

نہین مین پاک جب ہونسے تو مجرم ہی ٹہر جاؤن
ٹہرنا ہو جو محشر مین الٰہی فیصلا ٹہرے

کہو وہ بت جسے عشاق مین صادق وہ صادق ہے
وہ بندہ نیک ہی مقبول ہو جو پیش خدا ٹہرے

لگائی زلف کی ڈورے ہی پہنسایا چلین کا کل مین نا
گناہ عشق پر ہم قابل قید و سزا ٹہرے

اوس آبادی مین ویرانی کی کیفیت نظر آئی
غم و درد و الم کا جا کی جس جا قافلا ٹہرے

سنا ہی وہ مسیح عصر آتا ہے عیادت کو
کہو سیدہی چلے جائے نہ بالین قضا ٹہرے

بنائین قصر و ایوان کیا ہمین بہی ہی وہین جانا
سرائی دہر سے چلکی جہان شاہ و گدا ٹہرے

لب گلرنگ کی عاشق خریدار یکو حاضر ہین
جو نقد جان کی قیمت پر یہ لعل بے بہا ٹہرے

مرا خط لیکی جا سیدہا ابہی اوس غیرت گل تک
قسم تجکو پیمبر کی جو اے پیک صبا ٹہرے

نہین کہتا ہون اونکے سامنے کچہ حال دل اپنا
کہ قسمت ہو برائی پر بہادا وہ گلا ٹہرے

دکہایا بعد مردن جذب دل نے یہ اثر اپنا
کہ پہر فاتحہ تربت پہ وہ آکی ذرا ٹہرے

سیہ بخت اسقدر ہون مین کہ بنکر زاغ اوڑ جانے
میری دیوار کے سائی مین گر آکر ہما ٹہرے

تری بیمار غم کی اے مسیحا اب یہ حالت ہے
نہین ممکن اوتر کر حلق سے دم بہر دوا ٹہرے

سناؤن حال بیتابی تجہے اے عیسیٰ دوران
تڑپنی سے جو پہلو مین دل مضطر ذرا ٹہرے

جو مانگا وقت رخصت اونسے بوسہ زلف شبگون کا
تو برہم ہوکے فرمانے لگے میری بلا ٹہرے

۱۷۶	کہلا یہ وقت مردن جوش دم بہر کو حباب آسا ہم آکر بحر ہستی مین اگر ٹہرے تو کیا ٹہری	۹

چیختے چیختے بلبل کی زبان سوکھ گئی
خود ہی پہولونکی روش وقت خزان سوکھ گئی

فصل وہی سبز قدم باغ مین کیا آئی ہے
شاخ گل بہی صفت برگ خزان سوکھ گئی

تیری لینے کو وہ کیا آئی ور گلشن تک
ٹانگ شمشاد کی ای سرو روان سوکھ گئی

کو نسا رند بلا نوش ادھر آیا ہے
جان خستہ سی جو ای پیر مغان سوکھ گئی

غیر ممکن ہے ضعیفی مین جوانی کی بہار
شاخ کب ہوتی ہے سرسبز جہان سوکھ گئی

پہول سکے جام مین لا بادۂ گلگون ساقی
خشک کانٹی کی طرح منہ مین زبان سوکھ گئی

ڈرتی گرنیکے وہ رونے سے تری رہتی تہے
گریۂ آہ سے اب سقف مکان سوکھ گئی

صید فرما کے مجہی غم ہے ستمگارون کو
تیر ترکش مین تو کاندہے پہ کمان سوکھ گئی

۱۶۸

خوف گر نیکا رہا جوش تو یہ جان حزین
نظر آیا جو زنخدان کا کنوان سوکھ گئی

۱۱

عدم سے کیا عبث اس عالم غدار مین آئی
تجسس مین تفحص مین تلاش یار مین آئی

صفائی کے یہ معنی ہین سر عشاق کٹ جائین
نہ دہبہ خون کا اوس ترک کی تلوار مین آئی

ہزارون پیچ کہانے عشق پیچان زلف کیسو
بنا کی سنبل گیسو جو وہ گلزار مین آئی

گری سقف فلک بجلی کی صورت جان عاشق پر
جو دم لینے کو اونکے سایۂ دیوار مین آئی

گنہگار محبت کو نہ دہمکا تیغ سے قاتل
تامل کیا ہے حاضر ہے اگر سرکار مین آئی

تمہاری خنجر ابرو نی دل سے لاگ پیدا کی
کہ ار بہت جگر سے آنسوؤنکے تار مین آئی

ہمین محفل سے خلوت مین بلا کے لطف فرماتے
خداوند قلوب ایسا مزاج یار مین آئی

نہ اوٹہوا بار الفت ای شہ خوبی خدا سے بہی
یہ عاشق جمع ہین مزدور یا بیگار مین آئی

عبث یوسف کو دعوی حسن کا لا آئینہ رکہو
یہ سب قلعی لبے کہل جائے گر بازار مین آئی

خوشنادہ رشتہ تار نظر ایر وم دیدہ
جو گوندہکر اوس بت گل پیرہن کے ہار مین آئے

۱۶۹
لیی بوسے جو رخسار و نکی جو تشن ہا دفانی
بلا کر پیچ و خم زلف سیاہ یار مین آئی
۱۴

جو دیکہے رخسار روشن کا جلوہ دور سے
مہر و مہ کرتے ہین کسب فیض تیری نور سے

شان خالق آپ بہی سیکہے قدر اندازیان
ہی دل بسمل مشابہ خانۂ زنبور سے

تخت شاہی تختۂ تابوت تہا بعد فنا
یہہ صدا آتی ہے گور قیصر و فغفور سے

دل مین ہر دم ہے خیال عارض تابان یار
خانۂ کعبہ منور ہے چراغ طور سے

عین کثرت مین کیے کیون راز وحدت آشکار
دل مین ہے یہہ رمز لو چہا چاہیے منصور سے

الجہنین ہین جانکو کسطرح گھبرائی نہ دل
روز ہجر یار بدتر ہے شب دیجور سے

شرم کی ٹٹی مین ہا سلین کیون نہ یہ خوشبو دلکا
طالب دنیا کی ہاتہہ آتی ہے دنیا زور سے

بزم ساقی مین نہ ہاتہہ آیا جو اک ساغر کہیں
پائینگے فردوس مین ہم جام دست حور سے

ہمسری جو ہے اعتنائی کی تو کیا اسکا گلا
وہ محبت کی ابہی واقف نہین دستور سے

بار فرقت روز افزون ہوا آتا ہے بیگار اندون
مجکو بدتر جانتا ہے وہ صنم مزدور سے

سر دہ مہر ہے بتونکی جان بچنے کی نہین
حد سو میرا بسار کہو کفن کا فور سے

بی سر و سامان ہین جو محفوظ ہین آفات سے
راہزن ہرگز خبر ہوتا نہین ہے عور سے

سر دہ مہری اوس پری کی میری حق مین ہے
گرم پہلو گلشن جنت مین ہوگا حور سے

۱۷۰
پہر ہوا تیغ نگہ سے دل مرا مجروح جوش
پہر لہو جاری ہے ہر اک زخم کی انگور سے
۱۳

قامت یار سے ای دل جو محبت ہوگی
جان پر بڑہکے قیامت سے قیامت ہوگی

قطعہ

جسکی قازونکی طرح خلقت وطینت ہوگی
خاک بہی صرف نہ اوس سے کبہی دولت ہوگی

ہان پہریگا گل مقصود سے دامن وہ امیر
جسمین کچہ نام کو بہی بوئے ریاست ہوگی

آکے بیٹہوگے تو ہوجائیگا محشر برپا
اوٹہہ کے جاوٴگے جو محفل سے قیامت ہوگی

آئینہ اونکو دکہایا تو مکدر وہ ہوئے
اے صفائیکی بہلا کونسی صورت ہوگی

خال چشم و رخ قاتل پہ لٹا ہی دونگا
میرے قبضی مین جو کونین کی دولت ہوگی

چہین لیگا اگر آئینہ دل ای یار
دیکہنا میرے تری رنج کی صورت ہوگی

سب کجی اونکی نکل جائیگی خود آئینگے
راستی پر جو کسی دن مری قسمت ہوگی

اوجہی تلوار لگائی جو تن بسمل پر
ملک الموت کو اوتک شکایت ہوگی

فاتحہ پڑہنے جو دم بہر کو ٹہر جاوٴگے
تو زیارت گہ عالم مری تربت ہوگی

اونسے آنیکو جو کہتا ہون تو فرماتی ہین
خیر آئینگے کسی روز جو فرصت ہوگی

کوچہ یار کل اندام ہے فردوس مگر
جسکو تم کہتے ہو ای واعظو جنت ہوگی

۱۱	سرمہ چشم بنامی کا جو وہ خاک قدم کور کی آنکہہ مین بہی جوش بصارت ہوگی	۱۷۱

کون کہتا ہے مری قاتل کا تن آہن مین ہے
اسلئے ہے بلکہ اوس کا پیرہن آہن مین ہے

تیری دلکو جو عنایت کی خدائی پاک نے
کب وہ سختی ای بت پیمان شکن آہن مین ہے

بیڑیونکو توڑ ڈالا مثل تار عنکبوت
گرچہ بہی آہن ہے تو ہمکو سخن آہن مین ہے

بلبل جان کیون نہ رکہدے تیغ قاتل پر مگر
جوہر ونکا کیا ترو تازہ چمن آہن مین ہے

جب سے آیا ہے ترے قبضے مین قبضہ تیغ کا
ہے صاف سونیکی چمک ای سیمتن آہن مین ہے

تیغ مین کیونکر نظر آئی نہ ہمکو روئے مرگ
شکل آئینہ صفا ای تیغ زن آہن مین ہے

تیر کے پیکان نے میرا دل جگر زخمی کیا
کس غضب کا توڑا د ناوک فگن آہن میں ہے

خود کبھی جاتی ہے گردن تیغ قاتل کیطرف
سنگ مقناطیس کا شاید چلن آہن میں ہے

خود دستانی وزرہ چار آئنہ ہو زیب تن
غرق سر سے پاؤں تک وہ تیغ زن آہن میں ہے

آبداری اور جوہر دیکھکر تلوار کی
سمجھے جسم اور ترک دریا موجزن آہن میں ہے

۱۶۲ — عکس روئے یار سے آئینۂ فولاد میں
جوش دیکھو تو شگفتہ کیا چمن آہن میں ہے — ۱۲

جس لطف پر ہے آج گھٹا کچھ نہ پوچھیے
مے پیجئے کسی سے ذرا کچھ نہ پوچھیے

درد شب فراق گذشتہ کی لذتیں
اب آپ ہمسے بہر خدا کچھ نہ پوچھیے

لخت جگر طعام ہے پانی ہے خون دل
اپنے مریض غم کی غذا کچھ نہ پوچھیے

روز وصال میں غضب فرقت کی لطف تھے
اپنا حجاب و شرم و حیا کچھ نہ پوچھیے

اوس غیرت مسیح کی فرقت میں ائی اجل
مرجائیں کسی سے دوا کچھ نہ پوچھیے

دل بیکسونکے بیس رہا ہے خرام ناز
کیوں حشر ہے یہ آج بپا کچھ نہ پوچھیے

گرکے قدم پر آپ کی پہنچا ہے ہاتھ تک
خوبی بخت و زد حنا کچھ نہ پوچھیے

رخصت حضور کے ملک الموت تھی مجھے
نادان بنکے حال قضا کچھ نہ پوچھیے

کیا اختیار اس دل خانہ خراب پر
حالات جبر و صبر و رضا کچھ نہ پوچھیے

جو جو گئے وہان وہ کمر کی تلاش میں
آب اون مسافرون کا پتا کچھ نہ پوچھیے

بندونکے حرف عجز ہیں اللہ کو پسند
مجرم جو منفعل ہو خطا کچھ نہ پوچھیے

۱۶۳ — لاتی نہیں ہے بوئے عروس بہار جوش
کیسی بہری ہوئی ہے ہوا کچھ نہ پوچھیے — ۱۳

جو آنکھ سے گل رخسار یار دیکھیں گے ہا
وہ باغ عیش و طرب کی بہار دیکھیں گے

بنا کی سینۂ پرداغ کو سپر ہم ہی
تمہاری خنجر ابرو کا وار دیکھیں گے

یقین جب آئی گا تاثیر آہ کا ہمکو
جو خود بخود وہ ادہر بار بار دیکھیں گے

خیال زلف مین ہمنے یہ خواب دیکھا ہی
بس اب نصیبت شبہای تار دیکھیں گے

کیا ہی خوب ہی بازنگاہ کو تیار ہا
وہ میرے طائر دل کا شکار دیکھیں گے

یہ جبر ہمسے نہ ہوگا کرین جو روپوشی
ہم اونکو ای دل بے اختیار دیکھیں گے

رکاب چشم کے حلقی کو ہم بنائین گے
جو اسپ ناز پہ اونکو سوار دیکھیں گے

مرین گے اوس بت سفاک پر جو اے واعظ
وہ لطف زندگی مستعار دیکھیں گے

طلب ہی آئنہ شانے کو یاد کرتے ہین
وہ باغ حسن کی اپنے بہار دیکھیں گے

سبوئی خام کی واعظ چڑہی ہوئی ہی تجھی
رہی گا کب تک اب اس کا خمار دیکھیں گے

شب وصال مین لاتین اگر لگائین گے
تو میری ہاتھ گلی کا وہ ہار دیکھیں گے

ہماری دیدۂ گریا نسے بخت اگر ہو گی ہا
وفور گریۂ ابر بہار دیکھیں گے

چلین گے راہ مین الیاس و خضر کیا ہمراہ
وہ آنکھ سے بھی نہ میرا غبار دیکھیں گے

نہ رو و حسرت دیدار مین تم ای آنکھو
دکھائیگی جو شب انتظار دیکھیں گے

بنا ہون صورت تصویر دم نہ مارونگا
عزیز خویش لگانے پکار دیکھیں گے

یہ ضد ہے اوسکو مٹادینگے صورت ہستی
جو عاشقون کا وہ نقش مزار دیکھیں گے

۱۶۴	اوسکو چشم غضب سی وہ جوش گھورین گے جبھی کہ لطف کا امیدوار دیکھیں گے ہا	۹

ار اوی ہین یہ اپنے جگر کے جہانکو دل سے کہ عاشق بنئے اوس چشم سیہ کی زلف کو تل گئے

اشارے جب دیکھے خنجر ابروئے قاتل کے
خواص اپنے دل مجروح میں ہیں تیغ بسمل کے

بہت مشتاق ہیں جلوہ دکھا اوس شکل لیلی کا
جلادے ای ہوائی آہ سوزاں پردے محمل کے

پڑھا کر دست حاجت ابر و اپنی گرمنا تا ہے
اگر ہو دسترس میرا تو کاٹوں ہاتھ سائل کے

انہیں چاروں کے سر پر ہے سکو نہیں ہے جنون اپنا
نگاہ و چشم و ناز و عشوہ نے مارے ہیں دل کے

کسیکی ناخن الفت نے کیہ ایسی خراشیں کیں
مرے زخم جگر آلے ہوئے پھر ان دنوں جھل کے

بس مردان بہی اوس ناوک فگن کو مجہسے کہتے ہیں
کہ تو دے شوق کی خاطر بناتا ہے مرے گل کے

جگاؤ نہ ای شور قیامت تازہ وارد ہیں
ابہی سوئے ہیں تربت میں تہکی ماندے ہیں منزل کے

١٦٥	وہ بوسہ جوش کی ہو رہی چہلت کے لب کا ہمارا غنچہ پژمردہ دل رہگیا کھل کے	٢٥

عدم سے ہم عبث آئے ہیں تا فرجام میں آئے
نکل کر گوشہ خلوت سے بزم عام میں آئے

شراب اتنی تو دے ساقی کہ جتنی جام میں آئے
زبان کو ذائقہ دلکو خوشی ہو کام میں آئے

متاع جان و ایمان بیچکر اوسکو خریدیں ہم
حسین کوئے جو یوسف سا کہیں نیلام میں آئے

عبث اوس کودک کمسن سے ای دل جان دیتا ہے
مزا ممکن نہیں جو میوہ ہائے خام میں آئے

اجل سر پر ہے دم ہونٹوں پہ ہے کیا حال ہے آنکہیں
جو تم آئے ہے تو ای یار کس ہنگام میں آئے

اگر چشم حقیقت بین سے نظارہ کرے کوئی
نظر نور خدا حسن رخ اصنام میں آئے

بہت اچھی طرح گذرے دن آغاز جوانی کے
خلل یا رب نہ اب پیری کے بھی انجام میں آئے

نہ دے ای وصل جاناں نے دو رنج وصلت فرقت
خلل انداز ہو نہ راحت و آرام میں آئے

اگر وصف دہن میں فکر عالی صید افگن ہو
ابہی عنقائے مضمون اوڑکے میری دام میں آئے

میاں کعبہ شیشوں کو چھپا کر مست لائے ہیں
غضب ہوئے گر جامہ احرام میں آئے

جہان سارا مہکا جاتا ہے تیری نار و قت سی
لپٹ کر رات کو سویا تہا وہ گل پیرہن مجہسے
نہ کرتا قصر بن اپنا اگر روتین نہ یہ انکہین
عجب نسبت کی کوتاہی ہے کیا اون تک رسائی ہو
دکہا کر خال عارض کا پہنسایا چین کا گل سین
عمل کفار کا بیت الحرم مین گر نہ تہا یارب
ہمارا دل نہ کہائی پیچ کیونکر اوبت نو خط
نظارہ خال ہندو مصحف عارض کا کرتا ہے
الٰہی وہ گلابی پہول سے بہر بہر کے دی مجکو
اگر چشم بت قاتل سے ہمچشمی کرے آکر یہ لالا
نقاب زلف سی کیونکر دکہائی دی رخ روشن
نہین اولجہے خم گیسو مین میری دل جگر دونو
محبت کر بت پردہ نشین سے تو اگر ایدل
نہین ہے نقد دل تک صرف دعوت کے لیے ممکن

ہم اپنے گہر مین کیا آئی صنم حمام مین آئے
تعجب کیا جو بوئی عطر گل اندام مین آئے
خلل بارش کی شدت سی مکان خام مین آئے
پڑی گنہی وہ پیچ و خم کمند بام مین آئے
فریب دانہ کہا کر ہم تمہاری دام مین آئے
بتونکے کیون تصور اس دل ناکام مین آئے
اوبہکر ہوئے گیسو شانہ حجام مین آئے
یقین ہے اب یہ کافر مذہب اسلام مین آئے
ترنگ ایسی مزاج ساقی گلفام مین آئے
یہ گل پہولے کہ پہلی دیدۂ بادام مین آئے
نظر کیا دن کا جلوہ تیرگی شام مین آئے
یہ سودا اگر متاع جانکو لیکر شام مین آئے
نہ دہبہ جامۂ ناموس و ننگ نام مین آئے
وہ میری گہر مین کس افلاس کے ایام مین آئے

۱۲۹	شفا ہویا نہ ہوای جوش دیکہین کوہی جانا ہے سوئی دار الشفا ہم شدت سرسام مین آئے	۲۲

تیری صحبت سی جو ای حور شمائل اوٹہے
کشور فقر مین کیا ساتہ مرادی طیمور رہا
لوگ کہتی ہین جسے عشق وہ ہے بار گران

ہاتہ سی تمام کے عاشق جگر و دل اوٹہے
لنگ سی خاک بہلا سختی منزل اوٹہے
ہم ضعیفونسے تو ممکن نہین یہ سل اوٹہے

چشم دل کھول کے نظارۂ لیلی کر لے
قیس سے کہدو کہ سب پردۂ محمل اوٹھے

جان بے چین ہو بسمل ہو جگر دل بیٹھے
میری پہلو سے جو تو ای بت قاتل اوٹھے

کیا نزاکت ہی پڑین ہوئی کمر مین سو بل
وہ جو پہنے ہوئی گردن مین حمائل اوٹھے

دیکھکر پنجۂ ابروئی حنا دار کا دم
ہم جو اوٹھے تری محفل سے تو بسمل اوٹھے

آئی غمازۂ سیہ رو کو قضا ای خالق
دفتر دہر سے یہہ نقطۂ باطل اوٹھے

مجھسی او ر اونسی ہوئین عجب ہی باتین شب کو
پردۂ شرم جو تھے بیچ مین حائل اوٹھے

اپنی ہاتھونسے جو چہڑکین وہ نمک زخمون کو
جب تڑپنے کا مزا او دل بسمل اوٹھے

آئی آندہی مری آہونکی ہوا سے تو کیا
لطف جب ہی کہ نقاب رخ قاتل اوٹھے

سنتی ہین دہوم سے نکلے گی سواری اونکی
ہمدمو میرا جنازہ بہی مقابل اوٹھے

پہر جنون سلسلہ جنبان ہے بہار آئی ہے
پاؤن پہر شہر سے میری سوئے منزل اوٹھے

دل جو خال لب جانانسے لگائی پہلی
تب زبان کو مزۂ تیزئی فلفل اوٹھے

بام پر وصل کے شب ایسی وہ سوئی تا صبح
دہوپ چہری پہ بہی آئی تو مشکل اوٹھے

خاک مین ملگئے افسوس ہزارون گلرو
کیون نہ اس گلشن ہستی سے مرا دل اوٹھے

جسکی بیٹھون تری دیوار کی سایۂ مین اگر
زیست بہر مین نہ پس مرگ مری گل اوٹھے

ضعف ایسا ہے تری چشم کی بیمارونکو
دو نو ہاتھونسے اوٹھائین تو نہ اک تل اوٹھے

غیر بیٹھے جو تری بزم مین تو ہم ای یار
تہی نہ اس بار گران کے متحمل اوٹھے

ابہی وہ غیرت لیلی نکل آئے باہر
غل جو نالی کا ہماری پس محمل اوٹھے

جو سبک وضع ہے باطن مین وہ ہی کوہ گران
خاک سے لاکہہ اوٹھائی کوئی کیا دل اوٹھے

قصد مجنون کا یہہ ہے جوش کہ لیلی کیسی
سر پہ رکھکر ابہی لیجاؤن جو محمل اوٹھے

بہتر ہین کہین آپ کی عارض گل تر سے
یہ حسن ہے پر نور ہین وہ چند قمر سے ۹

حورین اگر اوس چشم سیہ مست کو دیکہین
سب نرگس فردوس اوتر جائین نظر سے

یارب وہ دندان کی بیان کیا ہو صفائی
نور اونمین ہے اختر سے فزون آ گہر سے

یارا نہین خورشید کا ہو رنگ کی مقابل
بیتاب سدا برق رہے تاب کمر سے

یاقوت خجل ہین لب جان بخش کے آگے
گردون کا یہ عالم ہے کہ روشن ہے سحر سے

موزونئ قد غیرت شمشاد گلستان
صورت کا وہ نقشہ کہ نہ ہو وصف بشر سے

انکار مری چاہ کا ہے آپ کو ناحق
حال دل غمگین ہے عیان دیدۂ تر سے

بوسہ نہ لئے سیب ذقن یار کے ہمنے ہا ہا
ہان پائے یہ پھل آج تمنا کی شجر سے

۱۷۸	حرف سر مصراع سے نام اونکا عیان ہے ای جوش غزل ہمنے کہی طرفہ ہنر سے	۱۰

فراق یار مین دیکہے اگر رونا مرا بدلی
وہ شرمائی کہ نظر ونسے چہپی بنکر ہوا بدلی

ابہی طوفان آجائی جو رودون ہجر جاتا نہین
بتا ای چشم تر اس زور سے برسیگی کیا بدلی

جدائی مین تری جب دیکہتا تہا چرخ پر اسکو
نظر آتی تہی ایر شک پری کالی بلا بدلی

معطر ہے جو سارا باغ بوئی عطر عنبر سے
مگر پوشاک اوس گلرو نے ای باد صبا بدلی

سراپا داغ جو کہائی ہین اوس گلرو کی فرقت مین
تو ہم سمجہے کہ یہ پہولام کی ہمنے قبا بدلی

پہنسا جب بہی نہ وہ عیار دام جہلسا ہین
کئی صورت سی ہمنے صورت نا آشنا بدلی

سمجہتی تہے جسے اپنا وہ بیگانہ ہوا اپنا
مگر اس گلشن ہستی کی ای ہمدم ہوا بدلی

نہین لازم ہماری چشم تر سے بخشنا تجکو
نہ پہر حضرت خضر آبرو اپنی گہٹا بدلی

میسر ہے یہ سامان شش جہت مین ایک سا ہمسے
شراب سرخ سبزہ یار مطرب تی ہوا بدلی ۹

۱۷۹	جو پہنچا ورد آہ اپنا شب فرقت مین گردون تک سمجھتی ہے اوسی ای جوش سب خلق خدا بدلی	۱۱

جوش سب خاک ہے اک گردش ایام مین ہے — تو عبث فکر درستی در و بام مین ہے

شکر و شکوہ وصل مین یہ کہان ہی لذت — جو مزا آپکے اس تلخی دشنام مین ہے

غل مچا ای بلبل شوریدہ مچا وقت سحر — روش باغ پہ وہ گلبدن آرام مین ہے

ذکر گیسوی سیہ تذکرۂ روئے صبیح — اب تو اوقات بسر رات دن اسکام مین ہے

خیر خم ہی نہین تو ملے اک چلو — مئی گلرنگ ہی ای پیر مغان جام مین ہے

ای شباب آمد پیری کی ذرا وحشت دیکھ — قوتین سلب ہین رعشہ مری اندام مین ہے

کیا خبر حال پریشانئ عشاق سے وہ — اپنی آرائش گیسو کی سرانجام مین ہے

الحذر عشق حسینان جہا سے ای دل — خوب آغاز مین ہے زشت یہ انجام مین ہے

رنگ لایا ہے کسی کشتہ کاکل کا لہو — آج کچھ تیز جو سرخی شفق شام مین ہے

دی نہ اوس آنکھ سے ای شاعر کم نہین نسبت — دیکھ بینائی کہان دیدۂ بادام مین ہے

۱۸۰	ہمزبانیکا مزا لون بت شیرین لب سے جوش اسبات کی حسرت دل ناکام مین ہے	۱۲

بل نہ نکلے زلف مین جو اوس ظالم بیباک کی — پیچ کہائی مارہائے شانۂ ضحاک نے

جوش سر اپنا اوٹھایا اپنی مشت خاک نے — پاؤن چومے آخر آکر گردش افلاک نے

خنجر و دامن لہو سی تر ہے آنکھین سرخ ہین — نی اجل مارا کسی کو اوس بت سفاک نے

بلکی لیتا ہے جو یہ گلزار مین ای باغبان — سرکشی اوس زلف کی دیکھی نہین کیا تاک نے

زہر مار زلف جانان نے اثر اپنا کیا — فائدہ کچھ بھی نہ بخشا مہرۂ تریاک نے

عشق بازی کھیل سمجھا تھا جو کی تھی اختیار
خاک مین مجھکو ملایا اس سی اوراک نی

دل پسے جاتی ہین لاکھون ہر قدم پر راہ مین
ظلم ڈھایا ہے تمہاری توسن چالاک نی

مرغ بسمل عاشقونکے طائر دل بنگئے
جب لگی تیر نگہ سے وہ فتانہ تاسکنے

شغل ورد کلمۂ طیب رہی ای دل مدام
اسلئے دی ہے زبان منہ مین خدای پاک نی

آمد فصل بہاری سنکی ای جوشش جنون
پرزی دامن تک قبا کی مجہ گریبان چاکنے

شاید آتا ہے یہان خود وہ بت نازک خرام
دیر کی آنے مین جو ہرکارہ ہا ڈاک نی

چشم خون آلود چہرہ زرد ہے الشوق وصل
اوسکی فرقت مین دکھائی رنگ افلاک نی

و زلف مشکبو اکدم نہین یہہ بھولتا
کس مصیبت مین پھنسایا ہے دل غمناک نی

۱۸۱	زندگی کے چند روزہ اب خدا کی ہاتھ ہے بالک موقوف کی جوشش اوس بیباک سی	۱۱

مقصود دیکھین گے جو بہت دلمین ہے
ہماہنا گولا کہ آفت کا ہر اک نمرلمین ہے

ن یا کیطرح ابتو خاک مین ہم مل چکے
اور کچہ بیداد فرمائین جو اونکی دلمین ہے

ت کافر ہے جو رکہے تجھسے امید وفا
ای صنم بی اعتنائی تیری آب و گلمین ہے

ن کب عاشق کا ل سے جل سکتی ہے گمان
میری دلمین بھی وہی ہے جو تمہاری دلمین ہے

جل لاکھونکو اک انداز فرماتا ہی قتل
کب قضا مین ہے وہ سفاکی جو اوس قاتلمین ہے

صنم نے سنکی افسانہ ہمارا یہہ کہا
وہ اثر حقمین کہان نالۂ شبگیر جو باطلمین ہے

جانکو تمنا کیون نہ ہو دیدار کے
خوبی باغ ارم اوس حور کی محفلمین ہے

ہین گلزار مین محفل مین شمع جانگداز
جا بتونکے دیر مین ہے تو ہماری دلمین ہے

یہہ جانتے ہین خنجر گلی پر پہیرے
دم ابھی اور ترک تیری تیغ کی گھائلمین ہے

کچھ نہ بخشا اس ہوائی مہر فی جز نار غم
رنج و حسرت ہی مگر آدم کی آب و گلمین ہے

۱۸۲	فقط ہی خنجر سے نہین بیتا گلوی جوش کسقدر زور نزاکت بازوی قاتلمین ہے	۹

ہمنی اس عالم اسباب سے کیا رکہا ہے
آتش عشق کو سینی مین دبار کہا ہے

قسمت برگ حنا پر مجہے رشک آتا ہے
رنگ اپنا تری ہاتہون پہ جمار کہا ہے

خط ہمارا نہین پڑہتے ہین جو وہ اے قاصد
کسی اوستاد نے پہلی سے پڑہار کہا ہے

فرقت ساقی گلرو مین سبوئی بادہ
طاق نسیان پہ کئی دنسے اوتہار کہا ہے

مدوا یوصل صنم روح پہ صدمہ ہی بہت
غم فرقت نی کلیجے کو پکار کہا ہے

تیری دعوت کی لیے اے غم جانان ہمنے
دل بیتاب کو پہلو مین لگار کہا ہے

کشتہ زلف کی لٹکائے ہین دربر لاشی
اپنی گہر کا یہ ستمگر نے بنار کہا ہے

مثل یوسف نہ ہو نکے اوس چاہ ذقن مین گرنا
دیدہ و دل کو یہ پہلے سے سجہار کہا ہے

۱۸۳	بدگمانی سے مین قاصد کو نہین دیتا جوش نامۂ یار کئی دنسے لکہا رکہا ہے	۹

فراق ساقی مین جوش جام شراب ہم لیکے کیا کرینگے
دل برشتہ ہے پاس اپنے کباب ہم لیکے کیا کرینگے

قسم ہے پہر کے تجکو قاصد زبانی کہنا یہ نامہ دیکہہ
چلو بلایا ہے بندہ پرور جواب ہم لیکے کیا کرینگے

شکستہ فرما کے شیشۂ دل جو پہیرے دیتے ہوا سے پریرو
تمہین بتاؤ بہلا پیال حسنہ اب ہم لیکے کیا کرینگے

شاباس وہ طفل نوجوان ہے سبق مین ابجد خیر جان ہے

خدا سے ایسی مصیبتون مین شتاب ہم لیکے کیا کرینگے

کلام ہر وہم ہی ہے اوسکے غریق دریائی معرفت کا

ہو موج جب جہان مین مثل حباب ہم لیکے کیا کرینگے

جو پہلے لکھا پڑھا تھا واعظ بھلا دیا یاد بتان مین دلنے

نصیحت و وعظ و پند کی اب کتاب ہم لیکے کیا کرینگے

کسی کا واعظ گناہ گارونکی فرد اعمال دیکھکر رب

ہمیں سے رکھتے ہین چشم رحمت حساب ہم لیکے کیا کرینگے

نہین جو بزم دور شک زہرہ یہ ساز عشرت ہی خاک لیکے

ستار و مردنگ ارغنون و رباب ہم لیکے کیا کرینگے

۱۱	خدا کو بھولے ہین جو شش بکمر ہو تنگی ہے یاد نقش دلبر پسند خاطر عذاب آیا ثواب ہم لیکے کیا کرینگے	۱۲۵۴

نہ موڑینگے ای ترک نہ ہم تیغ ادا سے

پھر دیکھو کہا ؤ نہین اس شرم و حیا سے

چھوٹینگے نہ اس شیفتہ کاکل کی گرہ سے

تیری لب شیرین کے شہید و نہین ہونگے اب

وہ ہاتھ لگا دے کہ شہید و نہین ہون شفا سے

اے دست جنون فصل بہار آئی چمن مین

سایہ تری دیوار کا ای شاہ حسینان

اوڑتے ہین کہین عاشق جانباز قضا سے

ہو زور جوانی نکل آئے ہین جما سے

آئی جو ترشا پہ مری جان بھی جاتی تو بلا سے

چڑھتے ہین مری قبر پہ جو پھول بتا سے

عاشق ہین ترے آب دم تیغ کے پیاسے

ہو چاک قبا دل کی طرح سیکڑون جا سے

عاشق کے لیے کم نہین کچہ ظل ہما سے

ایدل یہہ نئی شوخی ہے ان لالہ رخونکی
رنگوایا ہے ملبوس کو خون شہدا سے

حیران ہون جاتی نہین کیون یہہ تپ فرقت
ہر ایک مرض گھٹتا ہے تقلیل غذا سے

عاشق کو ملا کب لب جان بخش کا بوسہ
سیراب سکندر نہ ہوا آب بقا سے

۱۸۵

لو بوسہ سیب ذقن یار کو چلکے
ای جوش کوئین پاس تو خود جاتی ہین پیاسے

۱۷

دیکھا نہین نور رخ قاتل کئی دن سے
سینے مین طپان ہے دل بسمل کئی دن سے

ہے زور جنون و قلق دل کئی دن سے
صبر و خرد و ہوش ہین زائل کئی دن سے

کنگھی نے وہان کاکل شبرنگ سنواری
رہتا ہے پریشان یہان دل کئی دن سے

مرتی ہین پڑی حسرت دیدار مین اوسکے
تیغ نگہہ ناز کے گھائل کئی دن سے

کیون انجمن عیش نہ ہو بزم خرابات
آیا نہین وہ رونق محفل کئی دن سے

اللہ رہی گران باری یاد بت کافر
سینے مین دہری رہتی ہے اک سل کئی دن سے

پھر دوڑتی ہین پاؤن سوئی کوچہ قاتل
پھر سر پہ چڑھی رہتی ہے منزل کئی دن سے

کیونکر نہ تجسس مین پھرون صورت گردون
غائب ہی وہ رشک مہ کامل کئی دن سے

مہدیکی عوض ہاتھہ مین خون کسکا ملا ہی
جو سرخ ہین اے شوخ انامل کئی دن سے

کیون مردمک چشم نہ بے نور ہوا ہی ہا
دیکھا نہین عارض کا تری تل کئی دن سے

وہ تیر مژہ کھائے یا خنجر ابرو
اس سوچ مین ہین یہہ جگر و دل کئی دن سے

کیا قید ہی گیسو ترے دنیا سی سدہاری
آتی نہین آواز سلاسل کئی دن سے

یاد رخ و گیسو مین نہ جھپکین نہ رہی شاد
آنکھین کئی شب سی جگر و دل کئی دن سے

کیا رانکو ہو دیکھئے رنج و غم فرقت
آئے نہین مرے گھر مین مہ قاتل کئی دن سے

جی دیجیے کوئی بت سفاک مین چلیئے ہا ہا — دیتا ہے صلا چین یہ مرا دل کئی دنسے
پہلو مین کبھی بیٹھکے ای جان سنو تو — کہنی کو ہے کچہ تمسے مرا دل کئی دنسے

۱۸۶

مشہور ہی اب ساری خدائی مین یہ احوال
ای جوش ہم اک بت پہ ہین مائل کئی دنسے

۱۵

اللہ ری کاوشین مژۂ اشکبار کی — دیوارین بیٹھ بیٹھ گئی ہین مزار کی
سیدہی چلی ہوا نہ کبھی کوئی یار کی — مٹی خراب ہی رہی مجہ خاکسار کی
کیا مرگئی ہین عاشق شیدا کی حسرتین — صورت بنائی زلف نے جو سوگوار کی
غمگین اسیر زلف پریشان سیاہ بخت — کیا پوچھتے ہین آپ دل سوگوار کی ہا
بیخود ہین اسقدر رخ وگیسو کی یاد مین — اصلا خبر نہین ہمین لیل ونہار کی
تونے صبا اوڑا کے عبث کوئی یار سے — مٹی خراب کی مری مشت غبار کی
روندا ہماری قبر کو ٹاپونسے راہ مین — یہ کاوشین ہین آج بھی اوس شہسوار کی
شرم وحیا کا کوچ ہوا شوخیونکے دور — نشۂ کا زور شور ہے آنکھون مین یار کی
اوڑتی ہین بوی گل کی روش باغ سی ہزار — صیاد کو ہوئی ہے جو عادت شکار کی
کیونکر نہ صید طائر دل عاشقونکی ہون — صیاد تیری شرم ہے ٹٹی شکار کی
افتاد اور دیکھین دکھائے زمانہ کیا — آنسو کی طرح گر گئے آنکھونسے یار کی
کہتا ہے جنکو تیر نگہ قہر سب جہان — شام شب فراق ہے مجہ سوگوار کی
یاد دہن جو نقطۂ موہوم ہوگئے ہا — صورت قرار مین ہماری فرار کی
خنجر ہماری قتل کو باندہی ہی ترک چشم — تحریر دیکھ سرمۂ دنبالہ دار کی
پرزی اوڑائے جیب کے دست جنون نے خوش — شہرت سنی جو آمد فصل بہار کی

جستجو ہے مد نظر وہ نرگس جادو مجھے
آنکھ غصے کی دکھاتا ہے ہر اک آہو مجھے

المدد ای صبح روز روئی پر نور صنم
اولجھنین ہوتی ہے کیا شام شب گیسو مجھے

شان خالق ہو وہ اب تو ہین لا کہون گالیان
جو کبھی کہتے نہ تھے اپنی زبان سی تو مجھے

خال رخسار صنم کے چاہنے والو نہین ہون
گھورتے ہین رشک کی چتون سی جو ہندو مجھے

اسقدر لاغر ہون اک تنکے چمن کے ہجر مین
مثل بوئی گل اوڑاتی ہے صبا ہر سو مجھے

دیکھہ لی دریا دلی ساقی کے ای پیر مغان
می نہ کم ظرفی سے دی پینے کو اک چلو مجھے

وقت مے نوشی جو یاد آیا وہ مست خواب ناز
دم لبون پہ آگیا ایسا ہوا اچھو مجھے

دوری لعل لب جان بخش مین ضعیف ہے
بات کیسی سانس لینے کا نہین قابو مجھے

حضرت دل کو کدورت رنجشو نکی بار ہے
اوسکو میری عادتین مرغوب اوسکی خو مجھے

عاشقو نسے ہے یہ ایمائے نگاہ سحر ساز
یاد ہے افسون مجھے ٹونا مجھے جادو مجھے

۱۸۸	تیز ہی پرواز مین ای جوش کیا بختین گے یہ مرغ گلشن جانتے ہین قوت بازو مجھے	٭

بگڑتی ہے تری باعث کہو اوس آفت جان کی
عنادل سے گلون نے قمریون نے سرو بستان نے

کہین بڑھکے ترا کوچہ ہے او گل میری نظرون مین
ارم سے محفل عشرت نے دنیا سے گلستان نے

جو راہ حق کو پہچانین تو آپس مین نہو جھگڑا
مجوسی سے یہودی سے نصارا سے مسلمان نے

جو اونکے گھر مین جاتا ہے تو ای دل ربط پیدا کر
سگ کو سے محلے والون نے حاجب سے دربان نے

بتان برق وش کے ہجر مین رہتا ہے شغل اپنا
طپش سے بیقراری سے فغان نے آہ سوزان نے

بغیر اوس ساقی مے نوش کے دل کو تنفر ہے
گزک سے بادۂ احمر سے ساغر سے نمکدان نے

لگاؤ دل نہ ای جوش حزین مانو مرا کہنا
ذقن سے زلف سے ابرو سے اوس برگشتہ مژگان نے

جو بگڑے کاکل پر پیچ و تاب بنتی ہے
بلا کی جان حزین پر جناب بنتی ہے

اوڑا ہی دیگی ہماری ہوائی آہ اوسکو
بنے وہ زلف جو رخکی نقاب بنتی ہے

ہماری جان کو لالہ رخونکی شوخ نگاہ
کبھی چھری کبھی تیر شہاب بنتی ہے

جو سامنا رخ روشن سے اونکے ہوتا ہی
عجیب شکل مہ آفتاب بنتی ہے

وہ کو لنادر خوبی ہے عجب عالم مین
کہ جسکی دید کو چشم حباب بنتی ہے

عجیب مصور قدرت کی ہے یہ صناعی
جو شکل بنتی ہے وہ لاجواب بنتی ہے

شب وصال کی لذت مری زبانکی لیئے
بیانکے قصد سے گونگی کا خواب بنتی ہے

ہماری زمزمے سن سنکی بلبل تصویر
چمن مین طوطئے حاضر جواب بنتی ہے

۱۱	تمہاری وصف خط و خال مصحف رخ کا جو لکھے جوش حزین اک کتاب بنتی ہے	۱۹۰

لو شمع کی جبس رونق محفل سے لگی ہے
پروانہ ہو جان اوسپہ یہی دلسی لگی ہے

تارا اوسی پتلی کا سمجھتا ہون مین اپنی
ایجان مری آنکھہ تری تل سے لگی ہے

کیون قیس کو نظارۂ لیلی ہو نہ ہر روز
چشم دل و جان پردۂ محمل سے لگی ہے

چھٹتا ہے کوئی سلسلۂ الفت گیسو
اسکی تو گرہ تار رگ دل سے لگی ہے

ای شور عنادل نہ جگا اوس گل تر کو
بدخواب نہ ہو آنکھہ ابھی مشکل سے لگی ہے

سنگ غم دلدار کی اللہ ری گرانی
کیا چوٹ مری قالب پہ اس سل سے لگی ہے

جو پاؤن پڑی اوسکو سمجہ جان کا دشمن
یہ بات مری ہاتھہ سلاسل سے لگی ہے

دلبر مرے بے یار گل اندام چمن مین
اک تیز چھری بانگ عنادل سے لگی ہے

چھوڑینگے نہ الفت کو ہم ان سیم تنونکی
دولت یہ وہ ہی ہاتھہ جو مشکل سے لگی ہے

چور نگ بنایا ہے سب جگہ تیغ نگہ سے نے یا ۔ گولی سی مرے دل پہ ترے تل سے لگی ہے

۱۹۱	مرنے پہ بھی ای جوش تعلق نہین چھٹتا تاک اوٹھکے مری دامن قاتل سے لگی ہے	۱۵

اوس کمر کی جستجو مشکل ہمین بے سود ہے ۔ زہ تو عنقا کی طرح سے گم ہے یہ نابود ہے

دل ہے کیا مال ای پری مجکو سلیمان کی قسم ۔ جان تک بھی تیری تصدق کرنے کو موجود ہے

آبرو رکھتا ہے وہ دنیا مین گوہر کیطرح ۔ موجزن جسکے دل مین بحر الفت معبود ہے

حسن رخسار و لب گلرنگ کو مین کیا کہون ۔ باغ ابراہیم ہے وہ آتش نمرود ہے

گل پہ بلبل شیفتہ پروانہ عاشق شمع کا ۔ باغ عالم مین ہمیشہ وہ گل بدن مقصود ہے

یہ بیان ہی زور ای عشق شعر انگیز کے ۔ گر ترقی پر ہمارا اشتیاق روز افزود ہے

ای نجم ہم لقا ہے جسے وہ خورشید رو ۔ ای قرآن سعدین کا کیا روز مسعود ہے

گر نہین مد نظر ان نرگسی آنکھوں کا عشق ۔ بی سبب حیرت سے کیون یہ چشم اشک آلود ہے

مین جو آوارہ قرین موہی کمر کے عشق مین ۔ کچھ نپوچھ ای بیخبر اونکی خبر مفقود ہے

کسکی طاقت ہو جو تیرا مدح خوان ہو ایکبر ۔ آپ ہی حامد ہے تو اور آپ ہی محمود ہے

ٹکڑے ہون بخشش ہین مجکو ڈر ہے ہم تیغ جنون ۔ کیا مزاج پادشاہ عشق مین بھی جود ہے

گھر پہ میرے شام سے آنا ضرور ای مہ لقا ۔ یاد رکھنا آج کی شب ہی شب موعود ہے

نرم کرتی ہے دل سنگین کو جو آواز یار ۔ ہمین کیا تاثیر لحن حضرت داؤد ہے

سوئی بیت اللہ حاجی گر نہین کعبہ ہی کو جائین ۔ ہمکو ابروئی صنم ہی کعبۂ مقصود ہے

۱۹۲	یا علی جوش حسنین کی ہو جیسے مشکلکشا آمد و رفت نفس کا راستہ مسدود ہے	۱۰

طالب کو آپ بوسہ امداد کیا کرینگے
مجرم پہ عصہ بانی جلاد کیا کرینگے

اک بوسہ کی طلب پر سو گالیان سنا ہین
اس سے زیادہ اب وہ ارشاد کیا کرینگے

بھولی سے بھی کسیدن آیا نہ ایک شب تو
ای رشک ماہ تجکو ہم یاد کیا کرینگے

رسوائی کا ہے اونکے پاس و لحاظ ہمکو
اب آہ و شور افغان فریاد کیا کرینگے

درد فراق سے تو ہم آپ مر رہے ہین
موت آکی کیا کرینگے جلاد کیا کرینگے

دیوانہ ازل ہون دونگا ہون معلم
بحث آکے مجھسے قیس و فرہاد کیا کرینگے

لخت دل و جگر ہین اشعار اس غزل کے
خالق سے اب دعائے اولاد کیا کرینگے

اوس چشم سرمہ گین کا جب تک ذکر ہوگا
اشعار پر ہمارے وہ صاد کیا کرینگے

گلچین نے تو نکالا گلشن سے فصل گل مین
بلبل کے حق مین دیکھین صیاد کیا کرینگے

۱۱	رنج و غم جدائی گھیرے ہین جوش ہمکو اب دیکھئے یہہ دونو ناشاد کیا کرینگے	۱۹۳

کمر کے عشق مین ای بت یہہ زور ناتوانی ہے
عدم کا بھی اوٹھانا میری ہمت مین گرانی ہے

بنے عاشق نہ گیسوئے بت خورشید طلعت کا
خدا محفوظ رکھے یہہ بلای آسمانی ہے

وہ لالہ رو ہے پہلو مین جلے اب دو ریاغ کا
گلابی مین بھری ساقی شراب ارغوانی ہے

بھلا کیونکر نہ دو نمین جان تجھپر اے پری پیکر
جسے سب موت کہتے ہین حیات جاودانی ہے

تو اس حسن دو روزہ پہ عبث مغرور ہوا ہے بت
خدا کی ذات اک باقی ہے اور جو کچھ ہے فانی ہے

کسیکی چمپئی رنگت کا دلمین عشق رکھتا ہون
یہی ہے وجہ رنگ زرد جو میرا زعفرانی ہے

اجل کے گھاٹ اوتارا اسنے لاکھون بیگناہونکو
غضب کی آب تیغ تیز قاتل مین روانی ہے

ہین آنکھین خدا نے دیکھنے کو ایسے نہ دی ہین
جو اندھے ہین اونہین کے واسطے یہ لن ترانی ہے

نہ چھوٹا منہ بڑی بات اوس دہن کے وصف کا کہنا — خموشی اس مین بہتر ہے یہہ اسرار نہانی ہے
بہ رنگ برق ہین پنہان خلقت مین شہرا ہے — قرار اک جا نہین اونکو یہہ زور نوجوانی ہے

۱۹۴ — تمہاری آہ کے اوڑتے ہین تن پہ داغ کہانی ہین
یہی اے جوش نخل عشق کی بس گلفشانی ہے — ۱۱

شب کو سوتے تم جو غافل رہ گئے — سب ہمارے مطلب دل رہ گئے
وہ جو پہلو سے یکایک اوٹھ گئے — تھام کے ہاتھون سے ہم دل رہ گئے
مجکو تجکو دیکھکر اے یار رقیب — جلکے مثل شمع محفل رہ گئے
بیگنہ جو قتل فرمایا ہمین ٹھ — دیکھکر ہم روئے قاتل رہ گئے
تجہہ وحشت ضعف سبقت لیگیا — چلکے ہم دو چار منزل رہ گئے
بادیہ پیمائی مین الیاس و خضر — جب ہوئے ہم سے مقابل رہ گئے
طی نہ راہ عشق ہم سے ہو سکی — تھی بہت دشوار منزل رہ گئے
میری تیرے داستان عشق کے — اب جہان مین لوگ ناقل رہ گئے
دولت دیدار سے اے شاہ حسن — سب ترے محروم سائل رہ گئے
رانکو کل آتی آتے میرے گھر — تم کہان ایماہ کاہل رہ گئے

۱۹۵ — عاشقی کے علم مین فرہاد و قیس
جوش کے نزدیک جاہل رہ گئے — ۱۲

غضب کی یہہ چہری ہے یا ستم کی یہہ کٹاری ہے — بہر صورت مری قاتل تری چشم خماری ہے
بڑا غفار ہے وہ ہم گنہگار و نین ہین جسکی — تمہاری ہاتھ کیا اے واعظو بخشش ہماری ہے
ابھی الفت ہی تیرے آتشین رخسار سے اے بت — خدا آگاہ ہے بیشک وہ ناری ہی وہ ناری ہے

ین و آسمان کا فرق ہے مشکل ہے ربط اونسے
وہ سرکش ہین طبیعت مین ہماری خاکساری ہے

ہ اوٹھوا بار ہجر یا ہر و یان ای فلک ہمسی
نہایت ناتوان ہین ہم بہت یہ بوجھ بھاری ہے

جو ملنا ہو تو مل لو بلبلو پھولونسے گلشن مین
خزان کی آمدین ہین رخصت فصل بہاری ہے

سیاہی سے گناہونکے دگرگون رنگ عارض ہے
خدا کا سامنا ہے حشر مین کیا شرمساری ہے

ہ جاؤ اوٹھہ کے پہلو سے کہان پہر ہم کہان یا تم
جہانسے صبح کو سوئی عدم رخصت ہماری ہے

لگا تسمہ نہ رکھا میری گردن مین سر مقتل
تری تلوار مین قاتل غضب کی آبداری ہے

اگر دل پر کسیکے عشق کا صدمہ نہین گذرا
تو پہر کیون عاشقو دن رات شغل آہ و زاری ہے

پلاکے شربت وصلت مجھے سیراب فرمائیے
بشدت تشنہ لب ہون دل کو میری بیقراری ہے

۱۹۶	خدا کے فضل سے جوش حزین باہم وگر یکسان ہمین اونکے محبت ہے اونہین الفت ہماری ہے	۷

ان آنکھونکی بدولت دل پہ آفت آہی جاتی ہے
نظر کوئی نہ کوئی اچھی صورت آہی جاتی ہے

جو بوسے خواب مین لیے اوس لب شیرینکے لیتے ہین
زبان پر قند و شکر کی حلاوت آہی جاتی ہے

یہ جب سنتا ہون مین گہر غیر کے وہ شبکو جاتے ہین
برنگ آئنہ دل مین کدورت آہی جاتی ہے

کیا بیمار ایسا عشق چشم یار نے مجکو
جو آکر دیکھتا ہے حال رقت آہی جاتی ہے

کل اندامونسے جب لڑتی ہین آنکھین باغ عالم مین
ہزار انکار کرتا ہون طبیعت آہی جاتی ہے

بہلا کیونکر نہ کہئے اسم اعظم ای پری پیکر
جو تیرا نام سنتا ہے محبت آہی جاتی ہے

۱۹۷	کہون کیا صاف ای جوش حزین حال دل غمگین زبان اپنے اونکے ڈر سے لکنت آہی جاتی ہے	۷

ب دیدۂ اغیار جو قاتل سے لڑینگے ہا ہا ہا
در پردہ ہماری دل بسمل سے لڑینگے

تو محبت گل و سرو سے حسن رخ و قد مین
ہم نالونمین قمری و عنادل سے لڑینگے

اوس روئی کتابیکو جو قرآن نہ کہینگے
اسباب مین ہم عالم و فاضل سے لڑینگے

اونکا تو سفر بہی ہے غضب کون رہی ساتہہ
ہر راہ مین ہر سالک منزل سے لڑینگے

آنکہونکو نہین تاب ذرا جلوۂ رخ کی
کیا مردم دیدہ مین جو اوس تل سے لڑینگے

ایر شک پڑہی آنے تو دے فصل بہارکا
دیوانے ترے طوق و سلاسل سے لڑینگے

۱۹۸

صحبت سی جو اوٹہوا نہ دیئے جاینگی اغیار
ہم جوش حزین صاحب محفل سے لڑینگے

۱۲

اگر حرص و ہوائی باغ عالم سے جدا ہوتی
تو پہر کیا فرق تہا ای شہر کو بندی خدا ہوتے

جو ای دل یہ بت کمسن جوان نام خدا ہوتے
غضب ہوتے ستم ہوتے پری ہوتے بلا ہوتے

تپ فرقت سی جل جلکے جو اعضا سرمہ سا ہوتے
تو اونکے چشم سحر آمیز سے ہم آشنا ہوتے

اگر لاتی شمیم کاکل عنبر فشان اونکی
سراسر ہم تری ممنون منت ای صبا ہوتے

جو یکتا جان دینے مین بلاتے سرفروشی مین
وہ ہی لوگ ای پری یہ عاشق زلف دوتا ہوتے

بہلا پہر اوڑکے تو ای مائل محبت کہان جاتا
بلند اپنے اگر وقت سحر دست دعا ہوتے

شب تاریک وقت مین جو ہم جاتی سوی صحرا
شرارے آہ کے بن تیک مشعل رہنما ہوتے

ابہی پہرا ہی تہرا کر یہ ساتون چرخ جلجاتی
جو ہم پہر پہر کے آئین سرو سرگرم بکا ہوتے

دل و دیدہ مین جا دیتے نہ کسی دست کش ہوتے
جو تم ای جان جان پابند زنجیر حیا ہوتے

جو رشتہ تیری بہا ای مسیحا یاد دندان مین
تو آنسو دانہ ہائے سبحۂ خاک شفا ہوتے

اگر قبضے مین لاتا کوئی اونکے تیغ ابرو کو
تو پیدا جوہرونسے معنئ ثبت پیدا ہوتے

ہمارے دشت وحشت خیز مین ای جوش اگر آتے
تو زاغ و کرگس و جغد و زغن رشک ہما ہوتے

۱۹۹

جاکر بہڑا دیا بت گلفام سے مجہے ؛؛
شکوی ہزار ہین دل ناکام سے مجہے

ہی اون لبونمین قند مکرر کا ذائقہ
لذت ملی نبات کی دشنام سے مجہے

ای شور حشر تونے جگاکر ستم کیا
سونے دیا نہ قبر مین آرام سے مجہے

دانہ ہون تو نہ لونگا کبہی نام زلف کا
ایکی ملے رہائی جو اس دام سے مجہے

کیون دلکو ہو نہ عشق زنخدان وچشم ولب
رغبت ہی سیب وپستہ وبادام سے مجہے

ہنس ہنسکی حاسدونی رولایا برنگ شمع
اوس شعلہ رو نی تا بسحر شام سے مجہے

تہی لئی جنون نی یہ کبہی مین وقت طوف
وہ بہی ملی نہ جامۂ احرام سے مجہے

تی نگین ہو کون زبانی مین روسیہ
اسوجہ سے نہین ہے غرض نام سے مجہے

وس سیم تن کی دولت وصلت نہ پاونگا
کیا فائدہ ہے اس طمع خام سے مجہے

۱۲	بہر طواف جاونگا پیہ کو جوش مین ؛؛ فرصت ملی جو گردش ایام سے مجہے	۲۰۰

یالائی سر پہ ترک جو تلوار کھینچیے
عشاق گردنون کو نہ زنہار کھینچیے

لتا اگر وہ یوسف ثانی تو بخط
دامن پکڑ کی ہم سر بازار کھینچیے

تی اگر نشان دہان ومیان یار
یہ دائری خرید کی پرکار کھینچیے

تی اگر خیال سے کار مصوری
دل کی ورق پہ صورت دلدار کھینچیے

عالم جو کہربا کا دکہاتا تمہارا حسن
مانند کاہ ہمکو تم ای یار کھینچیے

سے کاہم سوال جو کرتی شب وصال
گدی سے وہ زبان دم گفتار کھینچیے

ہتی جو وصف لعل لب یار مین غزل
ہم خون دل سے جدول اشعار کھینچیے

ہتا جو دل مین الفت قامت تو عاشقو
سولی پہ مجکو ہان یہ طرحدار کھینچیے

جالی نقاب یار کی یون کہینچتی ہے دل — زرگر ہین جیسے جنتری مین تار کہینچتے

پاتی جو دسترس تو یہ بت بہانیونکی شکل — میری نگہ مین باندہ کے زنار کہینچتے

کرتے ہین جو سر فراز انہین بے نیاز یان — پہیلاتے پاؤن ہاتہ طلبگار کہینچتے

۲۶	ڈہا دیتی سیل اشک جو وہ قصر دل مین جوش گرد غم و ملال کے دیوار کہینچتے	۱۳

واعظو ویسے جو تم ذکر بتان بہول گئے — یکقلم یاد خدائی دو جہان بہول گئے

چہچہی کرتے ہین کیون آمد فصل گل مین — مرغ گلزار مگر جور خزان بہول گئے

جانکے ابروئے دلبر کو ہلال شوال — محتسب عظمت ماہ رمضان بہول گئے

تیری ای طفل حسین والہ و شیدا ہوکر — زندگانی کا مزا پیر و جوان بہول گئے

گنبد چرخ غبار کی طرح اور جاتا — ہمنے آہونکا نکالا نہ دہوان بہول گئے

واعظون نے جو سنے کوئی بتانکی اوصاف — محو ایسے ہوئے جنت کا بیان بہول گئے

شب کو آتی تہے تم ایرشک قمر میری گہر — آج دنکو جو ادہر آئی کہان بہول گئے

طالب وصل مگر یہ نہو تی تمسے — کاٹنا دانتونسے پہلے ہی زبان بہول گئے

وجہ کیا تیوری چڑہا کر جو نہ دیکہا ہمکو — کہینچنا آج بجہ شاید یہ کمان بہول گئے

واعظونکی جو ہوئی بدچلنی خضر طریق — راہ کعبہ ہوئی مغ کی دکان بہول گئے

اپنی زلفونکی سیاہی کو سراسر دلسے — دیکہکی وہ مری آہونکا دہوان بہول گئے

جانکے چاہ ذقن مین نہ گرے ہم اے دل — خط سے حسن پوش تہا اندہا یہ کنوان بہول گئے

۴۲	سرمہ گین چشم جو یاد آئی گلا بند ہوا ہجر مین جوش حزین آہ و فغان بہول گئے	۱۳

خون رولایا اوسکو تمنی جس سے ہنسکر باتکی
خال ہندوئے صنم کا عاشق وشیدا بنا
مرغ دل عاشق بنا زلف و رخ صیاد کا
نور کا تڑکا دکہاتا ہے ترا روئے صبیح
جب نہا کے اپنے بالونکا نچوڑا آپ نے
عمر بھر ٹیڑہی رہے ہیو جہ ابرو کی طرح
کہدی اونسے ایسا قربان اس اقرار کے
رنگ وا اوڑنے کا باعث ہی یہان فصل بہار
ایک عالم کہکشان کہتا ہے اونکی مانگکو
ایک کیا دکنی ہزارون حسرتین زندہ ہوئین
دن ڈہلے آئینگے یہ وعدہ کیا تہا یار نے
کاٹ ہی ابرو مین شمشیر ہلالی سے سوا

خندۂ دندان نما شمشیر ہے گجرا تکی
آگئی شامت ہماری اس دل بدذاتکی
طائر جان پر ہماری قید ہی دن راتکی
مانگ تیری سر بسر صورت ہی آدہی راتکی
ہلو دنیر شک ہوا یہہ رات ہی برساتکی
ایکدن بہی آپنے ہمسے نہ سیدہی باتکی
صبح آئینگے کہا تہا شام گذری راتکی
وحشت دل کو بڑہاتی ہے ہوا برساتکی
خضر فرماتی ہین سیدہی راہ ہی ظلماتکی
واہ اے معجز بیان کیا بات تیری باتکی
دلکو اپنے دہڑکا ہے کیون پیغام برنی آنکی
مصرع قد حسینی تیغ ہے گجراتکی

نمبر ۲۰	صبح سے اے جوش بہجوایا ہے آنیکا پیام دیکہئے حجت نہ وہ ظالم نکالے راتکی ۱۱	۱۰

یہ چھیڑ تھی او بت عیار نکالی ۱۱
نفرت اسی کہتے ہین کہ وہ اوٹھ گئی گہر سے
کاٹین گے گلے سیکڑون اے خنجر ابرو تو
بہونچال ہے مرد ہی تہ و بالا ہین ہین مین
اوس ترک نے خنجر سے نکلوائین ہین آنکھین

جو آج شب وصل مین تکرار نکالی
آواز جو ہمنے پس دیوار نکالی
آہ کی ہے جو گردن سر بازار نکالی
کس چال کی یہ آپنے رفتار نکالی
کیا خوب مری حسرت دیدار نکالی

مجرم ہوں نہ وارفتۂ ابروی کشیدہ	کیوں تمنے مرے قتل پہ تلوار نکالی
مرجائی کچھ کھا کے جو وہ شوخ نہ آئی	تدبیر یہ خوب اے دل بیمار نکالی
صیاد جفا کار سے اس موسم گل میں	کچھ راہ نہ اے مرغ گرفتار نکالی
گونگا نہ سمجھنا مجھے کچھ میں بھی کہونگا	گالی جو زباں سے دم گفتار نکالی

۲۰۴	سب ارض سما اک کرۂ نار بنیگا ای جوش اگر آہ شرربار نکالی	۲۳

جب کہا یہ میں دل او دشمن جان چاہیے	سوچکے کچھ اونسے فرمایا کہ ہاں ہاں چاہیے
جلوہ فرما ہے وہ ہر جا چشم عرفان چاہیے	ہی خدائی اوسکی برحق ویسی ایقان چاہیے
آمد فصل بہاری ہے جنون کا جوش ہے	چاک ہو ہاتھوں سے دامن تک گریبان چاہیے
جاندہی ہے شعلۂ رخسار پر اک گبر کے	پھونکدی مردہ مرا ہر اک مسلمان چاہیے
قید ہے دل خانۂ زنجیر زلف یار میں	ایسے یوسف کے لیے ایسا ہی زندان چاہیے
پھر نئے سر سے ہی سودا ہے میں زلف یار کا	پھر بنے مجموعۂ خاطر پریشان چاہیے
پیر کنعان کی طرح رو رو کے اوس یوسف لقا	مجکو نابینا بنائی چشم گریان چاہیے
پھر آرائش جو منہ دیکھے وہ خودبین وقت صبح	آئینہ بنجائی شکل چشم حیران چاہیے
وصل کی ٹھہری ہے اوس بلقیس وش سے تخلیہ	واسطے آرام کے تخت سلیمان چاہیے
عشق رخ ہے یاد زلف مشکبو جاتی رہے	خواب میں دیکھوں نہ ایسا خواب پریشان چاہیے
دھوپ کھاتے پھرتے ہیں سرگردان فرقۂ عشق میں	وحشیوں کو سایۂ نخل مغیلان چاہیے
بانکی ادا ہی عاشقوں کو قتل تو فرمائیے	رنگ لائی کچھ نہ کچھ خون شہیدان چاہیے
حضرت دل ترک چشم یار سے ہے سامنا	معرکہ درپیش ہے کار نمایان چاہیے

بلبل تقریر کو سکتی ہے اے رشک گل / گنگ بنجائے ہر اک مرغ خوش الحان سے چاہیے

اوس سے فرحت دلکو ہے حاصل ہین اس سے پیچ و تاب / دیکھنا زلفونکے بدلے سنبلستان چاہیے

سنکے نعرہ وحشی آہوئے چشم یار کا / بہاگ جائے چیخ کے شیر نیستان چاہیے

اوسکے افشان جبین کا وصف لکھنے کیلئے / کلک سیمین چاہیے کاغذ زرافشان چاہیے

مجکو سودا ہے کسی رخسارۂ گلرنگ کا / واسطے تفریح کے سیر گلستان چاہیے

دیکھکر حسن حسینے اور انداز و ہنر / شرم کے پردے مین چھپ جائین حسینان چاہیے

یاد ہے طغیانیون پر ایک بحر حسن کے / پہر تنور ویسے اوٹہے جوش طوفان چاہیے

قوت و طاقت دماغ جان ہے سب جاتی رہی / سونگہنا اب ہمکو وہ سیب زنخدان چاہیے

چاک ہے جیب سحر وہ مہ سدا ہار اپنے گہر / پہانسیان بنجائین یہ تار گریبان چاہیے

۱۳	کہ بدل کے قافیہ اور ایک تو اس مین غزل آزمانا طبع کا احمد سخندان چاہیے	۲۰۵

ہم غریبون کو نہ ای ظالم ستانا چاہیے / آہ مظلومانسے بہی کچہ خوف کہانا چاہیے

خندہ زن ہین پہول سب انکو رلانا چاہیے / ای گل رعنا چمن مین مسکرانا چاہیے

نام میرا خط پہ لکہا دیکہکر بولا وہ شوخ / صورت حرف غلط اسکو مٹانا چاہیے

گہل گئے تو شرم سے اوس شعلہ رخ کے حضور / بزم مین ای شمع اب تجکو نہ آنا چاہیے

روتے روتے عمر گذری مہوشونکے ہجر مین / ای فلک اچہو ہمین اکدم ہنسانا چاہیے

یہ صدائی پائی رفتار سمند عمر سے / توسن چالاک کو کیا تازیانا چاہیے

بعد ہنسنا ای گلو تم دیکہہ کے رخسار یار / پہلے منہ بگڑا ہوا اپنا بنانا چاہیے

بزم مین ان شعلہ رویونکے ملیگا پہر فروغ / دلکو اپنے شمع سا ان پہلی جلانا چاہیے

اپنی آب و تاب پر خورشید ہے نازاں بہت — آئینہ اسکو کف پا کا دکھانا چاہیے
کشتۂ تیغ نگاہ مہ جبین ہوں ہمدمو — چاندنی کا قبر پر اک شامیانا چاہیے
خود پر کہہ لینگے چلن میں اسکو نقادان شعر — سکۂ فکر رسا مجکو دکھانا چاہیے
اوس مہ کامل سے میرے اے ہلال آسمان — ہمسری کے واسطے تجکو زمانا چاہیے

۲۰۶	جوش عشق ابروے قاتل سے منہ پھیر نہ تم مرد کو رخسار پر تلوار کھانا چاہیے	۹

کچھ مال ہے سیم و زر و الماس و گہر ہے — ہے آپ کی قدموں پہ فدا جان بھی سر بھی
فرزی سے ہیں کم اوس رخ پر نور کے آگے — خورشید بھی برجیس بھی زہرہ بھی قمر بھی
تیغ نگہ یار کی اللہ ری برش ہا — اک وار میں دو ٹکڑے کیا دل بھی جگر بھی
اک گریہ و زاری سے نہیں کام نکلتا — عاشق کے لئے چاہیے کچھ زور بھی زر بھی
کمہلا گئے گل دیکھکر اوس گل کو چمن میں — غنچہ ہے ہر اک پھول بھی اوراق شجر بھی
فرمایئے میرے دل غمناک کو خرسند — بھولی سے کبھی آئی اک رات ادہر بھی
ناحق جو غریبوں کو ستاتا ہے تو اوبت — کچھ دل میں خدا کا ہے ترے خوف خطر بھی
مرتے ہیں تمہاری رخ و زلف و لب و غبغب پر — غلمان بھی پریزاد بھی عیسے بھی خضر بھی

۲۰۷	اب روئی کس کس کو غم یار میں اے جوش جاتی رہے ہوش و خرد و نور نظر بھی	۹

ہم پریشان خاطروں کو بھول جانا یاد ہے — یا وہ نہیں بگڑی ہوئی زلفیں بنانا یاد ہے
خندۂ گل خاک ہو مرغوب خاطر اے صبا — ہمکو اوس غنچہ دہن کا مسکرانا یاد ہے
سیر گلزار ارم سے کب بہلتا ہے وہ دل — جسکو اوس گلفام کے کوچے میں جانا یاد ہے

ہی یہ ایسا چشم مست سرگین یار کا ہہ
فتنۂ خوابیدہ کا ہمکو جگانا یاد ہے

لن ترانی اب سناتا ہے عبث ای خودنما
ہمکو تیرا بام پر جلوہ دکہانا یاد ہے

کیون نہ دل حیران و سرگردان رہی شام و سحر
زلف کا چہرہ پہ اونکے پیچ کہانا یاد ہے

بینش بیجا ہی کوئی کیا اوس بت عیار سے
لاکہہ فقرہ سیکڑون چل سو بہانا یاد ہے

بوسۂ رخ مانگیے کس منہ سے ای شیرین دہن
اس لب جان بخش کا باتین سنانا یاد ہے

۲۰۸	عہد عشق جوش خود گم دیکھکے بہولین اوسے ای پریرو جنکو مجنون کا زمانا یاد ہے	۱۴

مقتل عشق مین گیئے تو گذر کسکا ہے ۂ
تیغ ابرو کی چڑہے منہ یہہ جگر کسکا ہے

کیون تامل ہے مرے قتل مین ڈر کسکا ہی
جان و دل سے مین تمہارا ہون یہہ سر کسکا ہے

خوف کسکا ہے مری جان خطر کسکا ہے
شوق سے دل مین چلے آؤ یہہ گہر کسکا ہے

تم جو کہتے ہو کہ تو خستہ جگر کسکا ہے
کیا کہون داغ یہہ ای رشک قمر کسکا ہے

نالہ لایا ہے تمہین کھینچکے یا آہ سحر
مجکو حیرت ہے کہ انمین سے اثر کسکا ہے

لامکانسے بھی اودہر بڑہکے ہے قصر محبوب
جب فرشتہ بھی نہ پہنچا تو گذر کسکا ہے

سونچیی خانۂ دل ہے جو گرانا منظور
گہر یہہ کسکا ہے مری جان ضرر کسکا ہے

چھٹ گئی اہل وطن عالم تنہائی ہے
میری ویرانہ وحشت مین گذر کسکا ہے

نیمچہ کھینچکے آئے ہو تو ہان بسم اللہ
مین گنہگار تمہارا ہون خطر کسکا ہے

قتل عاشق کا نہ انکار سنے گا کوئی
دیکھو داماں قبا خون مین تر کسکا ہے

ہم تو کہتے تھے زیادہ نہ بڑہاؤ گیسو
اب تمہین دیکھو کہ یہہ بار کمر کسکا ہے

ناز منظور تمہین مدنظر ہمکو نیاز
خیر پھر آپ ہی کہدین کہ یہہ ثمر کسکا ہے

قبر پر میرے گل تازہ چڑھانے آئے یا	اور یہہ کام بجز باد سحر کسکا ہے

۲۰۹	جوش اوس رشک مہہ و مہر سے جو عشق نہین پھر تصور تمھین یہہ شام و سحر کسکا ہے	۱۱

جب تلک قیام گردش چرخ برین رہے | تیرا جمال اوج پہ ای مہ جبین رہے

اغیار پر ہمیشہ رہی لطف کی نگاہ | اک مورد عتاب تمھارے ہمین رہے

دست جنون تسیم تجھے فصل بہار کی | چاک قبا نہ جیب نہ یہہ آستین رہے

فکر معاد اور تلاش معاش سے | ہوش و حواس اپنے بجا ہان نہین رہے

یہہ ضعف کا ہے زور کہ ہم شکل نقش پا | بیٹھے جہان پہ تھک کی تو اوٹھی وہین رہے

صدقے فشار گور نے وہ ای فلک دئی | راحت سے دو گھڑی بھی نہ زیر زمین رہے

مرنیکے بعد چین سے سوئی لحد مین ہم | جب تک کہ زندگی رہے اندوہگین رہے

آئی زبان پہ ذکر خدا یا بتون کا نام | کس کس کے یاد دل مین دم واپسین رہے

کنج لحد مین آج ہین تنہائیان نصیب | وہ یار وہ رفیق نہ وہ ہمنشین رہے

گلزار حسن مین نہ ہوا ای خزان چلے | اپنی دعا یہی ہے تو اوگل کہین رہے

۲۰۱۰	ای جوش کس سے شعر کی اب داد لیجئے سودا و میر و آتش و ناسخ نہین رہے	۱۳

کہان وہ گلبدن ہین سیر ہو کی بزم عالم کی | چراغ صبح کی صورت یہان مہلت ہے اکدم کی

تمھین لازم نہین عشاق سے یہ چھیڑ ہر دم کی | کبھی گھرکے کبھی جھڑکے کبھی گالی کبھی دھمکی

ہلال عید کیون شاعر نہ سمجھین اونکی ابرو کو | نہین کچھہ قدر اوسکے روبرو تلوار کے خم کی

نہ آئیگا نظر اس کشتی گردون کا تھل بیڑا | چڑھی ندی اگر آج اپنے اشک چشم پرنم کی

گئی ہمراہ جانان وہ زمانی عیش و عشرت کے
ہماری قصر دل مین اب جگہ ہے درد و غم کے

کسیکی تیر قہر کانسے ہوئی ہین دل جگر زخمی
عبث ہی فکر ٹانکونکے عبث تدبیر مرہم کے

گدائی ہے در ساقی کی بہتر پادشاہی سے
حقیقت کیا ہے اس کانسے کی آگے ساغر جم کے

علاج اپنے دل مسموم کا ہے گیسوے جانان
فزون ہے مہرۂ تریاق سے قیمت یہان سم کے

دل و جان و جگر یکسر شہید تیغ الفت ہین
نہین سینہ مرا تصویر ہے یہہ بزم ماتم کے

رہے صحرائی وحشت مین عزیز و اقربا چہٹی
رضائی یار ہمنے سب رضاؤن پر مقدم کے

ہزارون ہی پری خوان ای پری پیکر مسخر ہین
تری باتو نہین ہے تاثیر گویا اسم اعظم کے

وہ زر دیتا تہا اپنے نقد جان و دل دیا تمکو
تمہین انصاف سی کہدو سخاوت تہی یہ حاتم کے

۲۱۱	غم شبیر مین ای جوش نوحہ کیجئی موزون غزل کو اب سلام اپنا کہ آمد ہے محرم کے	۷

تمہاری زلف کا بوسہ اگر لیتے تو ہم لیتے
یہ سودا سر کو اپنے بیچکر لیتے تو ہم لیتے

تم اپنے گھر مین سوتے تھے کس خوشی سے پاؤن پہیلاے
اکیلی کروٹین ہان رات بہر لیتے تو ہم لیتے

نہال قد سے تیری ای گل خوبی تمنا ہے
جو گل لیتے تو ہم لیتے ثمر لیتے تو ہم لیتے

تمہاری تیغ سے ہان زخم دامندار مقتل مین
بنا کے اپنے سینے کو سپر لیتے تو ہم لیتے

بہلا اس ڈہنگ کی باتو نہین ہے کیا دخل شاطہ
بلائین تیری ای بیداد گر لیتے تو ہم لیتے

کبہی یہہ تو کہا ہوتا کہ مین یہہ شاد ہو جاتا
تمہاری مرنے جینے کی خبر لیتے تو ہم لیتے

۲۱۲	مثال جوش ہاتہونکو بنا کر صورت ہالہ تجہے آغوش مین رشک قمر لیتے تو ہم لیتے	۹

برنگ ابر ہون گریہ کنان تمہاری لیئے
مثال برق یہ دل ہے طپان تمہاری لیئے

یہ وجہ کیا ہے کسی کو نظر نہین آتے
وہان شراب حریفونکے ساتھہ پیتے ہو
رہو خوشی سے بتو اسکو اپنا گھر جانو
سنی گے بیٹھی ہوئی جتنی گالیان دوگے
وہان تو لکھنؤ مین آپ چین سے بیٹھین
یہ منصفی سے بہت دور ہے وزیر انصاف
خدا کے واسطے اب تو دکھاؤ جلوہ حسن

قطعہ

خراب پھرتا ہے سارا جہان تمہارے لیئے
کباب رشک سے دل ہی یہان تمہارے لیئے
بنا ہے کعبۂ دل سا مکان تمہارے لیئے
ہین کان میرے لیئے اور زبان تمہارے لیئے
ہین رنج جھیلون بلی ہین ہان تمہارے لیئے
ہمارے واسطے دوزخ جنان تمہارے لیئے
عدم سے دیکھنے آیا کہان تمہارے لیئے

۲۱۳	بلاؤ جوش حزین کو وہا تمہین آؤ تڑپ رہا ہے یہ ای جان جان تمہارے لیئے	۱۵

شکل وہ نور کی ای زہرہ جبین پائی ہے
قامت یار مین جو خوبی و رعنائی ہے
اسقدر زار ہون وہ چال جو یاد آئی ہے
بوسۂ زلف جو مانگا تو یہ شرما کے کہا
چھیڑتا ہون جو شب وصل مین تو کہتے ہین
غیر ممکن تہا وہ ظالم جو مرے گھر آتا
نالی آئینگے لبون تک جو نہ دیکھوگا تمیز
میکدہ کعبہ و بتخانہ تو دیکھا نہ ملا
جان بلب عاشق ناشاد ہے بچنے کا نہین
حسن کہتے ہین اسے عشق اسے کہتے ہین

چشم انجم سے فلک تیرا تماشائی ہے
سرو گلشن مین ہے یہ زینت و زیبائی ہے
دو قدم راہ مجھے بادیہ پیمائی ہے ؛؛
کچھ تو دیوانہ ہے مجنون ہے سودائی ہے
اسقدر بے ادبی تیری اجل آئی ہے
کشش عشق مگر کھینچکے لے آئی ہے ؛؛
آؤ بلجاؤ نہین ذلت و رسوائی ہے ؛؛
نہین معلوم کہان وہ بت ہرجائی ہے
ای مسیحا یہی اب وقت مسیحائی ہے ؛؛
آپ اپنا وہ صنم محو خود آرائی ہے ؛؛

کسطرح کوچۂ قاتل سے کرون عزم سفر
ہین یہان خود نہین آیا ہون قضا لائی ہے

تیری دوری مین گئے عقل وخرد وصبر وشکیب
کوئی نزدیک نہین عالم تنہائی ہے

کہنا مرتا ہے ترے ہجر مین دیدار دکہا
آگی ہم کیا کہین قاصد تری گویائی ہے

طالب جان حزین عشق قد بالا ہے
اس سے کس طرح بچون آفت بالائی ہے

۸	اک نظر بہی جو رخ یار کو ہم دیکہ سکین اسقدر جوش کہان آنکہون مین بینائی ہے	۲۱۴

جدائی سے اوسکے عالم ویرانہ گہر مین ہے
تاثیر بوہم نالۂ مرغ سحر مین ہے

دیو فلک اوٹہائیگا کیا بار عشق حسن
یہ حوصلہ یہ ضبط یہ طاقت بشر مین ہے

مس ہوکے زلف یار سے شاید یہ آئی ہے
جو صاف بوئی مشک نسیم سحر مین ہے

کس کو ہے ہمسری رخ پر نور یار سے
زردی ہے آفتاب مین دہبہ قمر مین ہے

اوس سیم تن کی دولت دیدار ہو نصیب
دنیا کا عیش کہتے ہین تحصیل زر مین ہے

کس نوجوان کا عشق ہے کسکی ہے جستجو
پیر فلک جو شکل مسافر سفر مین ہے

ملتا نہین پتا دل گمراہ کا ہمین
شاید نہان اونہین کے وہان کمر مین ہے

۷	ای جوش تجہسا سحر بیان مبتلا ہوا جادو ہے جس کا نام وہ اونکی نظر مین ہے	۲۱۵

نظر مہر سے جو آپ نظارا کیجے
ابہی اس ذرۂ ناچیز کو تارا کیجے

یاد چشم بت خودبین مین یہ بیمار ہوئی
اتنی طاقت نہین آنکہونسے اشارا کیجے

بگڑی زلفونکا جو ہو آپ کو منظور بناؤ
دل صد چاک کی شانے سے سنوارا کیجے

تل جو اوس روی منور پہ ہے بحسرت دل
آنکہ کی پتلے کا اپنے اوسے تارا کیجے

ماہ تاباں کی طرح ای بت خورشید لقا — صبح کو گہر سے ہماری نہ سدہارا کیجے
صورت چرخ زمین بیچ ہے وہان رنج رسان — کوئی سفاک ہین کیا خاک گذارا کیجے
کیون نہ زلفون کو سنوارا یہ خطا کی اسنے — آپ شانی سے جدا ہاتہہ ہمارا کیجے

۲۱۶	آشنائی کا اگر لطف نہین ملتا ہے یا جوش اوس بحر لطافت سی کنارا کیجے	۱۰

خانۂ غیر مین تم جاکے جو مہمان رہے — ساری ارمان مری دل ہی مین لیجان رہے
خاک مین میت عاشق کو ملا دو چلکے — دل مین باقی نہ تمہاری کوئی ارمان رہے
کاٹکے سر کو سبکدوش جو تو فرمائی — تا قیامت مری گردنپہ یہ احسان رہے
دل تو اک طفل برہمن کو دیا ہی ہمنے — آگی اب شان خدا کی ہے جو ایمان رہے
دیکہہ بندونسے خدا اپنے کہان ہی غافل — ایصنم تجکو بہی لازم ہے مرادہیان رہے
موسم گل مین قسم ہے تجہی ایدست جنون — نہ تو دامن رہے باقی نہ گریبان رہے
مصحف روئی صنم کے ہوئی عاشق جبسے — نہ تو ہندو ہی رہے ہم نہ مسلمان رہے
عمر کو لہو لعب ہی مین گنوایا ہمنے — آگی اس بزم خرابات مین نادان رہے
دیکہتا اونکو جو بے پردہ کہان تہی یہ نصیب — باتین سنتی ہے بہی محرم مری کان رہے

۲۱۷	وصف چشم بت خودبین جو رقم شعر مین ہو جوش آنکہونپہ ہر اک کی ترا دیوان رہے	۱۲

جو تمہاری لب و دندانکی بہین دیکہہ چکے — وہ عقیق یمنی دُرِ عدن دیکہہ چکے
دوست کسکا ہے زمانے مین تو او سیم بدن — مثل زر حسن کی چالونکا چلن دیکہہ چکے
منتظر دید کے ہین تو وہ دل حاضر ہے — اسطرف بہی کہین وہ تیر فگن دیکہہ چکے

تم مہ مصر کے ابنائی زمان سے ہو زیاد
آزما کے تمہین یاران وطن دیکہہ چکے

ای جنون لیلی و شیرین کی قسم دیتی ہین
کوہ فرہاد دکہا قیس کا بن دیکہہ چکے

نظر بد کے لیئے صل علی پڑہتا ہون
آئنی ہین وہ جو انکی پہبن دیکہہ چکے

دست وحشت نی کوئی تار نہ باقی رکہا
لوگ دیکے مری مردیکو کفن دیکہہ چکے

دو گھڑی بہی نہ جلے عشق رخ رنگین ہین
تیری ثابت قدمی شمع لگن دیکہہ چکے

بنکی نوشاہ چلین شاہد مرقد دیکہین
جلوۂ حسن عروسان چمن دیکہہ چکے

حضرت دل مع سرنامہ اوڑائی پرزی
لکہہ کے خط یار کو ای شنفق مین دیکہہ چکے

ہجر مین ایک نی باندہی نہ کمر ہمت پہ
خوب ہاہم قوت اعضائی بدن دیکہہ چکے

۲۱۸	پیچ سے زلف کے نکلو رخ روشن دیکھو جوش کعبے کو چلو سیر ختن دیکہہ چکے	۱۳

شب فراق بد کی یہ بیٹہے رٹ رٹ کی
الٰہی زلف بتان ہین نہ کوئی دل اٹکی

کسی کا ہے دل نازک بہی اس سے وابستہ
نہ اپنے زلف کو شانی سے تو کبہی جہٹکی

جو پاس غیر کے جائے وہ غیرت گلشن
نہ کس طرح سے مرے دل ہین خار غم کہٹکی

جو سر کو تن سے اوتارین وہ امتحان کیلیے
برنگ شمع یہ سو بار نکلے پھیدر کٹکی

بنا ہے اوس بت پردہ نشین کا دل عاشق
نہ پہونچی پیک گمان پاس جسکے جو گٹکی

ہزارون حسرتین جلجلکے اسمین خاک ہوئین
گمان ہین سینہ سوزان پہ ہکو مرگہٹکی

تمہاری زلف کی بل دیکہہ پائی جو افعی
یقین ہے رشک اسی سر کو زمین دی پٹکی

یہ خال و زلف کی گلزار حسن جانانہ مین
برائی حفظ کسینے لگائی ہین کہٹکی

تو وہ پری ہے کہ عالم ہے جسکا دیوانہ
نثار تخت سلیمان ترے چہپر کٹکی

بلائے زلف او ترتی نہین مری سر سے	ہزارون ٹوٹکے ہوتے ہین سیکڑون لٹکے
مین رند وہ ہون جو دے خیر خم مجھے ساقی	کہان کا جام چڑھاؤن شراب کی مٹکے
ملے رقیب کو اوبت شراب صاف کا جام	خدا کی شان سزاوار ہم ہون تلچھٹ کے

۲۱۹	وہ جوش کوچۂ الفت کی راہ ٹھہری ہے خضر بھی بھول کے آئے اگر ادھر بھٹکے	۷

[illegible] دیکھین گے	آنکھ اوٹھا کے نہ سوئے باغ ارم دیکھین گے
قاصد او وہ کسی عنوان نہ لینگے خط کو	گر لفافے پہ مرا نام رقم دیکھین گے
وصف لکھتے ہین پھر اون پھولسے خسارونکے	گلفشانی تری اے شاخ قلم دیکھین گے
خشک ہی کشت تمنائے دل پر حسرت	اب کرامت تری اے ابر کرم دیکھین گے
پھوڑ ڈالینگے اوسے عشق کی ہے پردہ دری	تجکو گریان جو ہم اے دیدۂ نم دیکھین گے
ہم وہ [illegible] دارمحن ہین ازل	گر خوشی چاہینگے افلاک سے غم دیکھین گے

۲۲۰	جوش سے قیس حزین نے دم رخصت یہ کہا زندگی ہے تو پھر آکر یہ قدم دیکھین گے	۴

خالق [illegible] ہم قلب سیاہ ہونگی	توبہ سے گناہونکی توبہ سے گناہونکی
پڑتے ہین جگر [illegible] دیکھو تو غضب جہان	ان ترچھی نگاہونکی ان ترچھی نگاہونکی
[illegible] کیا شب بہر	تاثیر سے آہون کی تاثیر سے آہونکی

۲۲۱	دیکھی ہے نہین منزل اے جوش خضر نے بھی اس عشق کے راہونکی اس عشق کے راہونکی	۹

غزل فارسی

ای جفا کار خون ما کردی
سرخ چون دست از حنا کردی

حرکت این چہ ساختی ای چرخ
از من آن ماہ را جدا کردی

نیست یار از تو امید مہر
از کہ ای مہ لقا وفا کردی

تا بہ بیگانگی یگانہ شدی
با غم و دردم آشنا کردی

زلف جانان نمودہ ابتر
چہ سلوک از من ای صبا کردی

با خودم نیز ای دل نادان
مبتلائی غم و بلا کردی

گل بس افروخت جان بلبل سوخت
آتش افروزی ای صبا کردی

در جوانی شراب شاہد بود
ای ضعیفی تو پارسا کردی

بستہ مشکناب گیسو را
یکسری ای جوش این خطا کردی

۲۲۲　　　جدید　　　۱۰

بار سر ممکن نہین مجھ ناتوانسے اوٹھ سکے
اوٹھ سکے تو تیری تیغ امتحانسے اوٹھ سکے

جسکی بیٹھے تیری کوچہ مین جو ہم برگشتہ بخت
وہ زمین پکڑی نہ پھر ہفت آسمانسے اوٹھ سکے

سنگ طفلانسے تری وحشی نے جو پایا حظ
لذت ایسی کب ہما کو استخوانسے اوٹھ سکے

حاملان بار الفت ایک سا رکھتے ہین زور
موربا دو کٹھالی اوسکو جو کوہ گرانسے اوٹھ سکے

بوجھ خالق نے دیا ہے وہ اوٹھانیکو مجھے
جو زمین کیسی نہ دیو آسمانسے اوٹھ سکے

وائی محرومی ہماری اونکے در ہی لگی
پردہ غفلت نہ ہرگز درمیانسے اوٹھ سکے

گر نشان ہو کمٹ کا تیری دیکھ پائی دل اڑا
اسطرح بیٹھے نہ پھر اوس آستانسے اوٹھ سکے

اوسکے سر سے بوجھ کیا اوٹھے گا چھپکے کا بلا
بار صندل بھی نہ جس جان جہانسے اوٹھ سکے

ابکی ایسا بستر غم پر گرا تیرا مریض
جو نہ تدبیر فلاطون زمانسے اوٹھ سکے

تیری کوچی مین جو بیٹھے جوش شل نقش پا	پھر محال عقل ہے جو وہ وہانسے اوٹھہ سکے

۲۲۳	جدید	۱۸

جاہیو گر طوف کعبہ تمکو فرض عین ہے
کوچۂ دلدار مجکو قبلۂ کونین ہے

وہ جو پہلو سے ہماری اوٹھہ گئی ابھی ہمنشین
جانکو آرام ہے اکدم نہ دل کو چین ہے

جبسی اوس بحر لطافت کا بنا ہوں آشنا
اشک آنکھوں سے رواں ہیں شغل شور و شین ہے

ای پری رو جان تک موجود ہی صدقی اوتار
نقد دل کیا مال ہے کیا دولت کونین ہے

لام اگر وہ زلف مشکین ہے تو بینی ہے الف
میم وہ چھوٹا دہن ہے چشم فتان عین ہے

چاہیے وہ فقر جسپر مصطفےٰ کرتے تھی فخر
ورنہ یہہ بیشہ سواد الوجہ فی الدارین ہے

جبسی عشق شیدہ ہوا ہے وہ بت خورشید رو
پیش چشم اندھیرا دل جائی نور عین ہے

پھر اکھاڑا ان ایدل ان بتونکا جو ہی قول
جعل ہے فقرا ہے حیلہ ہے سراسر کین ہے

نقد دل مانگا جو اوس سیمین بدن نے تو کہا
یہہ امانت ہو مری پاس آپ کی یا دین ہے

اٹھی بیٹھے یا کسی کے آگئی ہیں شوخیاں
مضطرب جو دل ہے پہلو میں جگہ بیچین ہے

نور عینین بنے کیسے جو انکو ہے بجا
ایک ہیں دونو برابر رتبۂ سبطین ہے

میری اشکونکو نہ چشم کم سے دیکھہ ای بحر حسن
ہیں وہ دُر بیبہا نہ جنکا عرۂ بحرین ہے

عکس آئینی میں اوسکے دونو گالونکا نہیں
برج آبی میں یہہ گویا جلوۂ سعدین ہے

کنج تنہائی کیا ہے اس سے ملنے اختیار
نقش خاطر قول الآفات فی الاثنین ہے

خسرو و فرہاد دونو عاشق شیرین ہوئے
وجہ ظاہر ہے شکر رنجی جو فیما بین ہے

کفر و ایمان سے جدا ہے اسطرح اپنا طریق
جسطرح اعراف خلد و نار کے مابین ہے

چرخ گھڑیالی ہے تو گھڑیال ہو نہیں نالہ کش
راتکو آرام ہے مجکو نہ دن کو چین ہے

روز اوترتے ہین جو اسمین یاس و غم کے پلٹنین
جوش یہہ قصر دل عشاق ہے یا لین ہے

۲۲۴ **جدید** ۲۲

موڑ و نگا منہ نہ عشق بت خود پسند سی
پہرو اعظو پھرا ونہ بک بک کی پند سے

پیدا کیا ہے ربط بت خود پسند سے
یارب غضب مین ہون مین دل دردمند سے

وہ شمع رو جو غیر سے ہے گرم اختلاط
شعلے نکل رہے ہین دل دردمند سے

بیرنگ گل ہین عارض رنگین کے روبرو
شمشاد پست ہی ترے قد بلند سے

انجم فلک سی اس مین زیادہ ہی روشنی
کہ خال رخکو دیجیے نسبت سپند سے

دل مین خیال لعل شکر بار یار ہے
تلخی مرگ بھی مجھے شیرین ہی قند سے

یہہ سانپ وہ ہے جسکا جہانمین فسون نہین
خالق بچائی زلف سیہ کے گزند سے

دلمین جگہہ ہے حسرت و اندوہ و یاس کی
آباد ہے مکان انہین مہمان چند سے

کین جان دہی کے خانۂ تن کی صفائیان
آج اس مکان کو پاک کیا ہمنی گند سے

ہمسر تھا اوس لب شیرین کا اس لیئے
کرتے ہین نیشکر کا جدا بند بند سے

اسپ فلک ہی پیر یہہ ناکند ہی ابھی
کیا ہوگا تیز رو وہ تمہاری سمند سے

آنکھونسے تیل جو روزن در سے دکھاتی ہین
یہہ گولیان وہ ہمکو لگاتے ہین رند سے

کرتے ہین بیجھر کیے جو عشاق کو حلال
بدتر وہ جانتے ہین انہین گوسفند سے

مجنون غریب ہی پس محمل ہے رہرو
کہدو پکار کر یہہ صدائے بلند سے

سمجھا گناہ بوسۂ گیسو کو کیا وہ ترک
مشکین جو میری باندہی ہین کسکر کمند سے

عہد موئی ہجر یار مین اکدم نہین فراغ
دلمین اوٹھا جو درد گیا چار بند سے

ز آؤ ظلم و جور سے توبہ کرو بتو
ہلتا ہے عرش آہ دل دردمند سے

مر جاؤنگا مین عنبر نی کھولا اگر اسی — وابستہ جان ہے تری جا بیکے بند سے

کہیا اوسکے خط سبز کے بوسے مین ہے مزا — میٹھا کھین یہہ زہر ہے نبکر سے قند سے

کیونکر نہ دل کھینچین وہ اگر مشق خط کرین — ہر حرف کی کشش ہے زیادہ کمند سے

ہم تو دعا نہ خالد کے مانگین گے واعظو — جا کے یہہ تم کھو کسے عشرت پسند سے

دیتے ہو نقد دل تو ذرا دو سمجھکے جوش — بیجا معاملہ ہے خیانت پسند سے

۱۰	جدید	۲۲۵

کیون رنج سے حالت نہ ہو تغیر ہماری — سنتا ہی نہین وہ بت بے پیر ہماری

ہر وقت جو آزردگیٔ غیر سبب ہے — للہ بتا دیجیے تقصیر ہماری

بیجرم و خطا ہمسے پھرا ہے وہ ستمگر — کیا اندنو برگشتہ ہے تقدیر ہماری

لاتا نہین خاطر مین کوئی اپنا پرایا — یہہ آپکے چاہت سے ہے توقیر ہماری

محبوس ازل سے ہین اسے قید بلا مین — زنجیر ہے وہ زلف گرہ گیر ہماری

پہنچی تھے وہان خواب مین ہم وصل کے طالب — وہ نیند سے چونکا اوٹھے یہہ تقدیر ہماری

وہ چاہین تو بگڑی ہوئی بنجائین کے کام — ہم کون ہین کیا چیز ہے تدبیر ہماری

مجنون صفت اوس لیلیٔ کاکل کے ہین عاشق — کھتے ہین جسے نجد ہے جاگیر ہماری

عشق کمر یار مین لاغر تھے ہم ایسے — مانی سے نہ کھینچی گئی تصویر ہماری

فرماتی ہین وہ ابروئے خمدار دکھا کر — ہی تیغ قضا جوش یہہ شمشیر ہماری

۱۲	جدید	۲۲۶

وہ صحبتین نہ اب وہ مدارات رہگئے — رستے گلی کے اونسے ملاقات رہگئے

زلف سیہ سپید ہوئی نور رخ گیا — وہ دن رہا نہ یار وہ وہ رات رہگئے

جام شراب پیتے ہے بیہوش ہم ہوئی
سیر دو کان پیر خرابات رہگئے

کھاتے ہین رنج پیتے ہین خون دل و جگر
اب تیری عاشقونکی یہہ اوقات رہگئے

حسن غمزہ و روناز بتان سب فنا ہوئی
باقی خدا کے ایک فقط ذات رہگئے

سب کہہ سنایا اونکو مگر رعب حسن سے
مطلب کی تھے جو اپنے وہی بات رہگئے

الفت مین سر دیا نگراف کی مثل شمع
بزم جہان مین شکر ہے اک بات رہگئے

باقی ہے معجزہ لب جان بخش یار کا
عیسی رہے نہ اونکی کرامات رہگئے

رندونسے تھے بحث کے ای شیخ سو سنین
کیا بات اس مین قبلہ حاجات رہگئے

نکلے گے ایکدن دل غمگین کے بھی امید
چندی ہے یونہین اونسے ملاقات رہگئے

باقی جو رہگئے ہین مکان ہونگے منہدم
دس بیس روز اور جو برسات رہگئے

ولا اخال وصال مین مرغ سحرنے جوش
جسوقت پچھلے چار گھڑی رات رہگئے

۲۲۷ جدید ۱۳

نہ آنکہ اوٹھاکے جہانمین سوئی چمن دیکھے
جو حور خلد بھی ای گل تری پہین دیکھے

تمہاری عشق مین کیا کیا غم و محن دیکھے
تمام عمر نہ ظلم کے چلن دیکھے

تیرا لطیف جیسے سا جو بدن دیکھے
کبھی چمن مین نہ گلہائے یاسمن دیکھے

ہزارون گلشن عالم مین گلبدن دیکھے
نگر نہ آپ سے ای غیرت چمن دیکھے

شگفتہ ہو نہ خجالت سے ای گل خندان
کبھی جو باغ مین غنچہ ترا دہن دیکھے

چھپائی دامن دشت ختن بہن ہم سے منہ
غزال چشم صنم کو اگر ہرن دیکھے

نہ پائی یار کی موباف کی کسے مین بو
ہزارون ہمنے یہان نافہ ختن دیکھے

ہزارون نقد دل عاشقان کو لوٹا ہے
نہ ہمنے گیسوئی جانان سے راہزن دیکھے

عجب نہیں ہے جو چھپ جائی ابر مین مہتاب
تمھارا چاند سا شفاف اگر بدن دیکھے

یقین ہے شرم سے پژمردہ ہو گلستا نمین
تمھاری گوری بدن کو جو یاسمن دیکھے

زبان پہ لائی نہ بھولیسے نام شیرین کا
جو میری غیرت شیرین کو کوہکن دیکھے

فریفتہ ہو مریطرح مصر گر دون کبھی
جو تیری چاند سی صورت کو جا ختن دیکھے

مشاعری مین پڑھو طرح کی غزل ای جوش
کہ زور طبع کا ہر صاحب سخن دیکھے

۲۲۸	جدیدہ	۱۹

عاشق افسوس نہ عکس رخ روشن دیکھے
دیدۂ جوہر آئینہ وہ گلشن دیکھے

دیکھلے ایک نظر سینۂ سوزانکی جو داغ
کبھی جاکر وہ نہین نہ پھر جانب گلخن دیکھے

رنگ خورشید قیامت نظر آئی پھیکا
تیری تصویر کا ای ماہ جو روغن دیکھے

پتلیان تار شعاعی کی کرے اوسپہ نثار
تیری دروازہ کی خورشید جو چلمن دیکھے

نور سا نور ہے ای ماہ تری چہری مین
ہو خجل چاند جو عکس رخ روشن دیکھے

یاسمن رشک سی بنجائی چمن مین اکگل
مسی مالیدہ تری لب کو جو سوسن دیکھے

دوستی نے تری وہ زار بنایا مجکو
شمع سان رونی لگے شکل جو دشمن دیکھے

ہی کہین بڑھکے براہیم سے رتبہ اوسکا
رشک گلشن ہوا گر جانب گلخن دیکھے

ہو نہ خورشید کا شرمندۂ احسان تا حشر
چاند گردون سے جو تیرا رخ روشن دیکھے

سمجھا وہ شاخ بلورین پہ طلائی تیہو
جسنی بازو پہ تری سونیکے جوشن دیکھے

مرکب عمر روان بھی ہے نہایت چالاک
تیز رو ایسے کسی نے نہین توسن دیکھے

مجکو گلزار ہوا حجرہ مین گلخن سے سوا
پھول دیکھے نہین یہ شعلۂ گلخن دیکھے

پہ زری پر زری کرتی گل جامکو اپنے او گل
حیرت گر تیری بدن مین کبھی چکن دیکھے

ہی یقین دلکو کہ نظارہ کرے گا رہ مسیح — گر نکھی اپنے شہیدونکی وہ مدفن دیکھے
چشم ساغر ہو خجل دیکھکے وہ نرگس مست — ہچکی لگجائی جو شیشہ کبھی گردن دیکھے
بڑہکے اس مرتبہ گھٹ جائی کہ بنجائی ہلال — بدر اوس مہ کا جو نقش سم توسن دیکھے
شوق دیدار مین دم نکلے جو آنکھونکے راہ — ہی یقین روح اوسی آکر پس مردن دیکھے
دوست انکو نہ سمجھتا کبھی ہرگز اے دل — ہنسی محبوب جہان جانکے دشمن دیکھے
کاٹتا ہے سر عشاق وہ تلوار سے جوش — میری قاتل کا ذرا کوئی لڑکپن دیکھے

٢٢٩ | جدید | ٢٣

حیرت ہے ڈہونڈہتی ہے مری چشم تر کسے — دل یاد کر رہا ہے یہ آٹھون پہر کسے
اوس بت کی اہی خدا نظر آئی کمر کسے — حال عدم کی تیرے سوا ہے خبر کسے
بیگل خدا نہ صورت گلزار کو دکھائی — فصل خزا نمین ہے ہوس بال و پر کسے
مانند مرغ قبلہ نما دل ہے مضطرب — بی روئی یار چین ہے آٹھون پہر کسے
گر آپکی نہین ہے انہین رات دن تلاش — پھرتے ہین ڈہونڈہتے ہوئی شمس و قمر کسے
پہلو مین یار ہو تو شب تار خوب ہے — آتا ہے خوش فراق مین نور سحر کسے
سنتا ہے کون نالۂ عشاق دہر مین — آتا ہے رحم بلبل گلزار پر کسے
پروانہ و کبوتر و سرخاب و مرغ روح — عالم کو آرزو ہے کرون نامہ بر کسے
پاتا ہے کون رتبۂ منصور وقت صبح — گل دیکھئے چڑہاتے ہین وہ دار پر کسے
جز نور روئی یار خوش آتا نہین ہے کچھ — جلوہ دکھا رہے ہین یہ شمس و قمر کسے
سوتا ہون چین سے مین پڑا کوئی یار مین — محشر ہوا کہ صور پھنکا ہے خبر کسے
مین محو دید قاتل خونخوار کسقدر — سر اوڑگیا کہ جان گئی ہے خبر کسے

مشتاق ہون بدل لب دندان یار کا
ناصح یہان ہے خواہش لعل و گہر کسے

لاکھون ہی مرگئے ہوس کوئی یار مین
تا زندگی رسائی ہوئی تا بہ در کسے

ناموس و ننگ و ہوش و حواس و شعور و عقل
کس کس کی لین خبر کہ ہے اپنے خبر کسے

جز حسرت و تاسف و درد و غم فراق
ملتا ہے نخل عشق سے غافل ثمر کسے

زخمی ہین دو نوا بروؤ تیز نگاہ سے
جا کر بھلا دکھائیی قلب و جگر کسے

اوس حور کی گلی ہے جو فردوس جائیی
رضوان کسے دماغ ہے پھر در بدر کسے

خورشید زرد ہے مہ تابان سپید ہے
ای گل نہین ہے رشک تری حسن پر کسے

یون بوسے بخطر رخ گلرنگ یار کے
پہنچا چمن مین آتش گل سے ضرر کسے

ہر گز تلاش مین نہ توا ای دل کمر کو باندہ
آیا نظر ہے یار کا موئے کمر کسے

بالفرض وقت صبح وہ خورشید آئیگا
درد جگر سے اب ہے امید سحر کسے

کہتا ہے جوش سے دم اظہار حال وہ
افسانہ آپ کا جو سنے درد سر کسے

٢٣	جدید	١٧

دہن غنچہ ہے نرگس آنکھ ہے رخسار لالا ہے
لب جانان مین برگ گل صنوبر قد بالا ہے

اگر دو گام تو چلتا ہے سو سو حشر اوٹھتے ہین
زمانے سے تری رفتار کا عالم نرالا ہے

بسر کرتے ہین گل مین یہان فصل مستان ہم
وہان زیب بدن رومال شالی ہے دوشالا ہے

کبھی کہسار گردی ہے کبھی صحرا نوردی ہے
دل وحشت زدہ نے گھر سے کیا باہر نکالا ہے

جو ضعا ہین او نہین نیک و بد عالم ای ایک یدال
نہین کچھ دام غم نے نوالا یا اوبالا ہے

بتا دی سچ مری اشک مسلسل کے یہ لڑیان ہین
تری کانونین یا ای ماہر و موتی کا جھالا ہے

بتو نکی ہمر دمہری نے رولایا اسقدر ہمکو
جو نکلا اشک بر چشم گریان سے وہ نرالا ہے

عبث تم توڑتے ہو یہہ تو رستم سے نہ ٹوٹیگا
ہمارا رشتۂ الفت ہے یا مکڑی کا جالا ہے

بگڑتے ہین بتان ہند جو ہمسے تو کیا ہوگا
یہان اپنا شریک حال ہر دم حق تعالی ہے

بتونکی یاد رہتے ہے جو ہر دم اسمین انکی
ہمارا کعبۂ دل بھی کوئی شاید شوالا ہے

چمن مین جاکے رویا ہون جو اونکے تصور مین
لبالب میری آب اشک سے ہر ایک تھالا ہے

نئی سر سے مجھی سودا ہوا زلف پریرو کا
بچائی جانکو خالق بڑا موذی سے پالا ہے

تری فرقت مین سینی سے نکلتا تھا دل مضطر
دوئی ہین دم ہزارون ہمنے مشکل سے سمہالا ہے

حسینان جہانکو ایصنم نسبت ہی کیا تجھسے
خدانے تیرا ہر عضو بدن سانچے مین ڈھالا ہے

کسیکے نشتر مژگانکا پھر شاید خیال آیا
تپکتا پھر کہی دنسے ہمارے دل کا چھالا ہے

کسی تشبیہہ دیتے ناوک مژگان جانانسے
مقابل توڑ مین اسکے نہ نیزہ ہے نہ بھالا ہے

لحد مین بھی ڈسینگے سانپ اوسی اے جوش محشر تک
بلائی گیسوئی مشکین نے جسکو مار ڈالا ہے

۲۲۱ جدید ۲۱

تمہاری اینٹھے گیسو نے ہمکو مارا اوڑالا ہے
بجا ہے قبر پر پھولا ہوا جو کوڑیالا ہے

بڑہا کر دوش پر یہہ گیسوئی پر پیچ ڈالا ہے
دل عاشق نکے یا ڈسنی کو تمنے سانپ پالا ہے

دل نادان نہ بھر دم دوستی کا اوس ستمگر سے
تجھی او جانکے دشمن بڑی نازونسے پالا ہے

حضور خال عارض دانۂ اسپند ہین انجم
تمہاری گوری رخسے رنگ فق ہی ماہ کا ہالا ہے

دلا کیا دانۂ گندم تھا مین اس کشت عالم مین
جو مجکو آسیائی چرخ نے یون پیس ڈالا ہے

غنی ہے وقت گریہ دولت دنیا سی دل اپنا
لڑی اشکونکی میرے واسطے موتی کا بالا ہے

نکلکر ہو نہ او طفل سرشک آوارہ فرقت مین
بچا کر سبکی نظرونسے تجھے آنکھونمین پالا ہے

اوسی محبوب عالم پر مرا دل جان دیتا ہے
کسینے آج تک اسکو نہ دیکھا ہے نہ بھالا ہے

نہین تنہا فراق یار مین بھی اٹھی ساعت ہم | کبھی ہمدرد آہین ہین کبھی دلسوز نالا ھے
عیادت کو ہماری نزع کے دم جز نفس ایدل | نہ کوئی آنی والا ہے نہ کوئی جانی والا ھے
اگر ہوتا ہون طالب مین تو وہ ہنستا ہے کہتے ہین | ہمارا بوسۂ رخسار کیا منہ کا نوالا ھے
رہ دور و دراز عشق ہمسے خاک طی ہوگے | تھکی ماندی ہین گردش مین گو ہے تلو مین چھالا ھے
جہان مین دفتر عشق و محبت جسکو کہتے ہین | وہ از من تا الی میری حقیقت کا رسالا ھے
تہی لطف و کرم سے تیری ساقی وائی محرومی | لبالب سبکے ساغر ہین مرا خالی پیالا ھے
مزار عاشق بیکس پہ صد افسوس اگر گردون | سوائی شمع گریان کون اگر رونیوالا ھے
سنا ہی غیر کے گھر آمد و شد روز رہتے ہے | قدم ایشوخ تو نی حد سے باہر پھر نکالا ھے
نہ جاتی تھے محبت گیسو و رخسار جانان کے | بڑی دقت سی ہمنے اس بلا کو سر سے ٹالا ھے
رخ روشن پہ تیری گیسوئی شبرنگ کی چھوٹی ہین | بتا ای مہر طلعت یا یہہ گرد ماہ ہالا ھے
نہین بھیجا ہے خط مین ہمکو لکھکر حال دل ایجان | مکان یہہ ہمنی بیچا ہے یہی اوسکا قبالا ھے
نہین اب خوف تاریکی مجھے روز قیامت تک | چراغ داغ دلسے قبر کے اندر اوجالا ھے
جو شہر لکھنؤ ویران ہے جور چرخ ظالم سے | اوسی اوجڑی نگر کا جوش بھی اک بنی والا ھے

جاریہ

اگر وہ گھر سے باہر آج خنجر لیکے نکلین گے | ہتیلی پر برنگ شمع ہم سر لیکے نکلین گے
نگہبان تیری مجنون کو جو باہر لیکے نکلین گے | تو لڑکے ہر گلی کوچی سے پتھر لیکے نکلین گے
اگر خلعت نہ پایا تو نہ پایا اہل عالم سے | کفن تو ای سپہر سفلہ پرور لیکے نکلین گے
جو ہمنے ایصنم دریائی الفت مین قدم رکھا | خدا چاہے کا تو مقصد کا گوہر لیکے نکلین گے
کف حسرت عدو ملتے پھرین گے شہر مین ہر سو | جو اپنے ہاتھ مین ہم دست دلبر لیکے نکلین گے
تری صحبت مین ای پیر مغان ہم رند اگر آئی | تو شیشی مین شراب روح پرور لیکے نکلین گے

ہماری ساتھ بھی فوج غم و درد و الم ہوگی
جو ہمراہ اپنے وہ غیر فوجکا لشکر لیکے نکلین گے

وہ مجنون ہون مری رعب جنون سے شہر خائف ہے
گھروں سے اپنے کیا فصاد نشتر لیکے نکلین گے

نہ نکلین گے کبھی جنت سے نکلین گے اگر تو یون
تجھے بھی ساتھ ہم ای حور پیکر لیکے نکلین گے

اگر مجموعہ پند و نصیحت لائینگے واعظ
اوسی صحبت سی ہم رندونکی ابتر لیکے نکلین گے

بگڑ جائینگے چھری حاسدونکے رشک سی اے دل
اگر ہم ہاتھہ مین تصویر دلبر لیکے نکلین گے

رقیبونکو سزا دینگے اونھین روکینگے رستی مین
کبھی تو یار کو وہ گھر سے باہر لیکے نکلین گے

جو تجھہ بن ہم کبھے جائینگے میخانہ مین ای ساقی
بجائی شیشہ می خاک پتھر لیکے نکلین گے

تری تصویر ہاتھہ آئی تو اوسکو صورت قرآن
ہر بازار ہم آنکھونپہ سر پر لیکے نکلین گے

ملین گے خلد مین حورین نہ ہمکو قاف مین پریان
جدھر نکلین گے ساتھہ اپنا مقدر لیکے نکلین گے

خدا سے بیحساب جرم عصیان پائینگے جنت
اگر تربت سی ہم نام پیمبر لیکے نکلین گے

بتونکا ہجر کیون ڈالا ہماری سر خداوندا
کدھر اس بار کو اللہ اکبر لیکے نکلین گے

سر محفل پڑھینگے وصف دندانین جو کچھ متین
صلے مین یار سے ای جوشؔ گوہر لیکے نکلین گے

۲۲۳	جدید	۳۱۱

ہان رہنے کو ملا نہین کوئی بتان مجھے
حق نے دیا جہان مین باغ جنان مجھے

جانا جہان نہین دہر مین کب تھی امان مجھے
ملتی یہین زمین سے آسمان مجھے

جب دیکھتا ہون مجمع زہاد خرقہ پوش
آتی ہے یاد صحبت پیر مغان مجھے

کہتی ہو بیدہن اونھین کیون وہ تو شاعر
اک بات پر سناتی ہین سو گالیان مجھے

پست و بلند دہر نے اوسکے فراق مین
دکھلائی کیسی کیسی زمین آسمان مجھے

رنج و ملال و حسرت و اندوہ و یاس و غم
سرکار عشق سے یہہ ملا ارمغان مجھے

دیر بتان سے اوٹھکے سوئی کعبہ جاؤنمین
پیری مین عقل وہوش خرد کوچ کر گئی
لیاونگا بوسہ لب شیرین جو ہو سو ہو
عشق بتان نہین ایدل نادان بحیہ ضبط اب
جب دیکھتا ہون ابر بہاری کی بارشین
ہنگام شب جو بام پہ اپنے بلا لیا
فکر معاش و دہشت روز شمار سے
ہین بسکہ رحت گل روئی بتا نہین شعر
جلتا ہون سوز ہجر سے پر چپ ہون کیا کہون
ترغیب دین نہ خاک کے زہاد اسقدر
عشق دہن مین تنگ ہون جینے سے گر پڑون
بھرنا تھا نور اپنے تماشائے حسن کا
ذکر خدا کرون کہ بتونکا جپون مین نام
صیاد تنگی چمنی کی نوبت قفس مین ہے
عشق کر کے زار بنایا ہے اسقدر
ملک عدم مین بھی نہ ملیگا پتہ مرا
برگشتہ طالعی کا کرون حال کیا بیان
پیری مین مجھے مین حسرت دل کو نکالتا
کاندہا نہ دین جنازیکو میری پس فنا

اے حاجیو دماغ بھلا یہہ کہان مجھے
ماندہ سمجھکے چھوڑ گیا کاروان مجھے
دیگا وہ بدزبان جواب گالیان مجھے
ہین جھیلنے ابھی تو بہت سختیان مجھے
یاد آتی ہے عنایت پیر مغان مجھے
اوس ماہ نے زمین سے کیا آسمان مجھے
آرام ہے یہان نہ تسلی وہان مجھے
کہتے ہین لوگ بلبل ہندوستان مجھے
خاموش مثل شمع ملی ہے زبان مجھے
معلوم ہے حقیقت حور جنان مجھے
اندہا بنے کر دکھائی دی گونجوان مجھے
دی ہین خدائی آنکھونکی جو پتلیان مجھے
حیرت کی جا ہے ایک ملی ہے زبان مجھے
مشتاق ہون دکھا دی ذرا آشیان مجھے
پھرتی ہے ڈھونڈھتی تری عمر رواں مجھے
چندی رہی جو الفت ہوئی بیان مجھے
بیٹھے وہ منہ کو پھیر کے دیکھا جہان مجھے
ملتی اگر نصیب سے بخت جوان مجھے
بارگران ہے رنج دل دوستان مجھے

دیوان بزم دہر مین چھوڑی ہین اپنے
دیکھین تو مرحبا کہین اہل جہان مجھے

عہد شباب صدمۂ فرقت نے کھو دیا
ہے موسم بہار مین رنج خزان مجھے

کسطرح ہون رہا تری زلفون سے مین اسیر
تقدیر نے پنہائی ہین یہہ بیڑیان مجھے

اونکو دیا خدا نے غرور و ادائے ناز
بخشا ہے درد و نالۂ و آہ و فغان مجھے

آیا تھا کون مالک عدم سے جہان مین
اونکی تلاش لائی وہان سے یہان مجھے

پیر مغان کی جوش نصیحت ہے گوش زد
خوش آئی واعظون کا بھلا کیا بیان مجھے

۲۳۴　　جدید　　۱۳

جائی کب یہہ عشق کا آزار دیکھا چاہیئے
پائی کب صحت دل بیمار دیکھا چاہیئے

خط سبز و روئی گلگون کی ہین عاشق سیکڑون
کسکو گل ملتا ہے کسکو خار دیکھا چاہیئے

زلف شبگون مانع نظارۂ رخسار ہے
کب عیان ہون صبح کے آثار دیکھا چاہیئے

کسکو پیسے گلشن عالم مین گندم کیطرح
آسیائی چرخ کج رفتار دیکھا چاہیئے

اوس گل رخسار کے الفت نے دیوانہ کیا
پھر چلکے سیر لالہ کہسار دیکھا چاہیئے

جمع ہین آئی کہ لاکھون عاشق ابرو چشم
کسپہ چلتی ہے تری تلوار دیکھا چاہیئے

شمع سان پروانی بھی نار حسد سے جلگئے
گرمی بازار حسن یار دیکھا چاہیئے

ہین دل و جان جگر سینے مین اے سوز فراق
کسکو پھونکے آہ آتشبار دیکھا چاہیئے

ساتھ سوئین آکے وہ کہتین ہین جو دل کی حسرتین
طالع خفتہ ہون کب بیدار دیکھا چاہیئے

کون ہوگا سرخرو اوس گل کی تیغ ناز سے
کسکو زخمون کے ملین گی ہار دیکھا چاہیئے

موسم گل مین یہہ نکلے یا نہ نکلے ایصبا
آرزوئی بلبل گلزار دیکھا چاہیئے

جان دیجے شکل قمری سرو قد یار پر
چشم بلبل سے گل رخسار دیکھا چاہیئے

گر تلاش اوس یوسف ثانی کی ہی نظر — چلکے ای جوش حسن بازار دیکھا چاہئے

۲۳۵	جدید	۱۹

تری زبان کو اگر شوق گفتگو کم ہے — ہماری کانونکو سننی کی آرزو کم ہے

عدو ہوا ہے یہہ چرخ دنی تو کیا پروا — عدو کے واسطے کیا ای کریم تو کم ہے

خفا نہ ہو جو یہہ ہر وقت نالی کرتا ہی — ہماری دل کو خموشی کی یار خو کم ہے

چھکین گے خاک بھلا ہمسے رند ایساغی — شراب آج میان خم و سبو کم ہے

ہماری دیدۂ گریانکے سامنی ای ابر — خروش بحر روان جوش آب جو کم ہے

عزیز مجکو ہے راحت سی بڑھکے تو ای غم — تری تلاش بہت اوسکی جستجو کم ہے

بڑھا ہوا ہے کہین شوق کوچۂ جانان — بہشت کی نہیے مرے دلکو آرزو کم ہے

پیا ہے یار کی جھوٹے شراب کو جبسے — جگر کو چین ہے درد دل و گلو کم ہے

جو قصد سجدہ ہے محراب تیغ قاتل مین — تو آب تیغ ولا کیا پئے وضو کم ہے

غم فراق کی کیا خاک وعوتین ہونگی — غضب یہہ ہے کہ مری جسم مین لہو کم ہے

جہان سے اوٹھہ گئے زنجیر زلف کی وحشی — بجا ہے غل جو زمانی مین چارسو کم ہے

کسیکی عارض رنگین سے دو نین کیا نسبت — کہ رنگ لالۂ حمرا مین گل مین بو کم ہے

بڑھا ہوا ہے رقیبونسے اندنو اخلاص — ہماری مہر ترے دل مین ماہرو کم ہے

برنگ شانہ کری تیری زلف کی جو ثنا — زبان بنکے مرا ایک ایک مو کم ہے

چمک دمک مہ و مہر منیر گردون کے — تمہاری عارض روشن کی روبرو کم ہے

جنون نہین ہے کہ چاک جگر کی فکر کرون — کسی کا رشتۂ الفت پئے رفو کم ہے

ہوئی ہے وحشت دل مین کسی قد تخفیف — مگر محبت گیسوئے مشکبو کم ہے

عبث ہے شکوۂ جور بتان و گردش چرخ
دل حزین مرے پہلو مین کیا عدو کم ہے

گراہون اونکے نظر سے جو مین شتال شکیب
محیط دہر مین ای جوش آبرو کم ہے

۲۳۶	جدید	۲۵

بھرا ہے وہ سراسر بغض سے بدتر ہی پتھر سے
تھی ہے جوش جس کا شیشۂ دل حب حیدر سے

ہوا اظہار اعجاز مسیحا میرے دلبر سے
ہر رہ سیکڑون مُردی جلائی ایک ٹھوکر سے

ذرا تو دیکھ تو جرات ہوا گو ذبح خنجر سے
مگر جھپکی نہ اپنے آنکھ قاتل چشم جوہر سے

نہین ہوتے ہین حاجتمند خوش لطف ستمگر سے
ہوا سیراب کسند م کوئی پیاسا آب خنجر سے

فروغ آفتاب حسن جانان ہے کہین بڑھکر
مہ انور سے نجم چرخ سے مہر منور سے

نہ کم ہوتا تھا سودا زلف مشکین پر ہر و کا
بہت افسونگر نکلے جب یہ جن اوترا مری سر سے

سلامت جو کوئی بیت الصنم سے عاشقو نکلا
اوسی جانو دوبارا وہ پھر اللہ کے گھر سے

زیادہ تیز یان ہین ابرو و چشمان دلبر مین
کٹاریسے چھریسے تیغ سے نیزیسے خنجر سے

ہیں شعر جیسے دندانت نظارہ تری رخ کا
عضب ہے ای بت ترسا وہ اب بیدار کو ترسے

رقم جب بدم کیا مضمون حنائی ہاتھ کا اوسکی
عبارت خط کی لکھی یار کو خون کبوتر سے

جوانی مین لڑینگے آنکھ وہ چشم غزالا نسے
ابھی ہے عالم طفلی مگر ظاہر ہے تیور سے

خط شوقیہ کو وحی سماوی چاہیئے کہنا
اگر دین قاصد جانانکو ہم نسبت پیمبر سے

لکھین اوسوقت شاعر وصف رخسار و خط و گیسو
اگر دہولین زبان پہلی گلاب و مشک و عنبر سے

لبونکی عشق مین گو جان شیرین تلخ ہی ایدل
مگر اس زہر مین لذت ہے بڑہکر قند و شکر سے

جھلکتی ہے جو بزم غیر او گل پیرہن تجھسے
بسی رہتے ہیے اپنے قبر بھی پھولونکی چادر سے

بہار آئی اگر منظور خاطر زیست ہے ساقی
مری ساغر کو تو بھر دی شراب روح پرور سے

بہایت تشنہ لب ہین عاشقان ابروئے پرخم
بجھی گے پیاس ایسفاک انکی آب خنجر سے

نہین دیکھا مصیبت مین تمہریکا حال اپنونکا
نزائل ہو سکے خشکی لبونکے دیدۂ تر سے

بہ جھری اس سے گلی پر پھیر دی زاہد سب صلوت
مراد مرنا کہ ہے نعرۂ اللہ اکبر سے

وہ بد قسمت ہون میری قسمین جنت تھہر ہوجائے
اگر خواہش ہو بار انکی تو آتش کی جگہ برسے

بنا کر آئنہ خود بین کیا ان نازنینون کو
بڑا خوردہ یہہ ایدل رہگیا عقل سکندر سے

نئی گرمی ہے وہ رشک قمر کھتا ہے یہہ اکثر
لڑائین گے ہم آنکھین ایکدن خورشید محشر سے

کبھی یاد لب لعلین مین ہم ایدل اگر روئین
بجائی اشک خون سرخ نکلی دیدۂ تر سے

عدم ہونیکا اسکے ہی بھی باعث ہوتا ہے
نہ مس ہوتا کہ سایہ بھی تری جسم مطہر سے

اگر بیت الصنم پر ہو تیقن مجکو کعبے کا
قدم کیسے چلون جوش حرم مین اوس راہ مین سر سے

۲۲۷	جدید	۷

تمہاری دولت دیدار کی خیرات اچھی ہے
نہ مانگین کسطرح ہم بھیک اسی یہہ بات اچھی ہے

بلاکر گھر سے باہر اوسکو نام غیر سے دیکھون
وصال یار حیلہ جو کے بس یہہ گھات اچھی ہے

ہری ہوتی ہی کشت خشک صحرا میری رونیسی
ہراک دہقان کھتا ہے کہ یہہ برسات اچھی ہے

برا لگتی ہو ہمکو سامنے غیرونکی ایصاحب
تمھین انصاف سی کھدو بھلا یہہ بات اچھی ہے

نہ انکی ظلم کی پرسش نہ انکی جور کی کچھہ حد
خدائی مین تری ایرب بتونکی ذات اچھی ہے

بری ایدل گذرتی ہے فراق گیسو و رخ مین
نہ دن اسکا کوئی اچھا نہ اسکی رات اچھی ہے

دیار عشق مین جا کر دل و جان نذر دیدینا
حسینونکی لئے ای جوش یہہ سوغات اچھی ہے

جدید ۲۲۸

تری وحشی کا مسکن لیلی پر یہ وہ بیابان ہی
جہان عنقا نمود سایہ حیوان و انسان ہے

اگر و شمس کیصورت رخ پر نور جانان ہے
تو بیشک آیہ واللیل گیسو ہی پریشان ہے

خمسۂ اول غزل اوستاد مشہور مسمی خواجہ حیدر علی آتش مغفور

بھر تاراج چمن وہ ستم ایجاد آیا
وہین یہہ مطلع دلچسپ مجھی یاد آیا
کھینچکے تیر جو چھری مائل بیداد آیا
دام مین کھینچنے بلبل نہین صیاد آیا
یہہ چمن مین کوئی گلچین کا بھی اوستاد آیا

یون تو سو مرتبہ اوسنے ہوئی مجھسے خفگی
بخت برگشتہ سی یہہ شکل ہے ابکی باری
سنتین کین تو گلے مل گئے اگر بہ خوشی
قطع امید ہوئی رسم بھی آجانی کی
قتل کرنے مجھی منہ پھیر کے جلاد آیا

اسطرف دیکھہ لو آنکھین نہ چراؤ مجھسے
منفعل اتنے نہ ہو شرم نہ کھاؤ مجھسے
ماجرا کیا ہے ذرا سچ تو بتاؤ مجھسے
نہ ڈرو حشر کے دن منہ نہ چھپاؤ مجھسے
داد خواہی کو نہین کشتہ بیداد آیا

بادۂ وصل سے رندونکو ترستے دیکھا
ہجر ساقی مین نہ میخانے کو بستے دیکھا
نا گئی موج مئی ناب تھی ڈستے دیکھا
رو دیا ابر بہاری جو برستے دیکھا
کرم پیر خرابات مجھے یاد آیا

فرق آیا نہین ابتک تو یہان الفت مین
لیکن اسبات سے ہون آشنا حیرت مین
ہی وہے ذکر وہے فکر ہر اک صحبت مین
ایکدن بھی کبھی آئے نہ مجھے غربت مین
مین ابھی تمکو نہ اے اہل وطن یاد آیا

شق رفتار کے اس رنگ سے فرما چلکر
داغ بیداغ دکھالا لیکو شرما چلکر
کبک و طاؤس ہین نازان اونھین سمجھا چلکر
تو بھی اے سرو روان زلف کو لٹکا چلکر
طرہ لٹکا کے گلستان مین ہے شمشاد آیا

کہتے تھے حسن پرستو نہیں مجھے اہل بصر
خوش جمال اور پری رو تھے مرے مد نظر
بعد مرنیکے بھی لایا ہے جنون رنگ دگر
تیرے دیوانیکے مردے کو لیئے کاندھے پر
گور تک مجمع طفلان پریزاد آیا

گو ہوا مجمع بجد حشر اصلا نہ ہوئی
شور و غوغا رہے لاعد خبر اصلا نہ ہوئی
فصل گل کے ہوئی آمد خبر اصلا نہ ہوئی
ہوں وہ دیوانہ بخود خبر اصلا نہ ہوئی
طوق و زنجیر پہنانے کسے حداد آیا

غم نہیں سایہ ہما کا جو نہ آئی سر پر
تخت شاہی کی ہوس ہے نہ خیال افسر
دولت اہل جہان کسکو ہے منظور نظر
سجدۂ شکر زمین پر نہ کروں نہیں کیونکر
آسمان سے ہے مرا رزق خداداد آیا

گل کو ہمراہ صبا لائی ہے بلبل نہ سنے
باغ پر آکے گھٹا چھائی ہے بلبل نہ سنے
بات گلچین نے جو ٹھہرائی ہے بلبل نہ سنے
نہ کہو فصل بہار آئی ہے بلبل نہ سنے
چپ رہو جب یہ ہنگامۂ فریاد آیا

جوش کے قول پر اتنا تو عمل ہے آتش
شیخ کو مے سے عبث رد و بدل ہے آتش
یہ جگہ حاصل مقصود واصل ہے آتش
ورنہ گھر یار مرادونکے محل ہے آتش
۲ شاد یاں سے ہے گیا جب کوئی ناشاد آیا ۹

مخمسہ دوم غزل میاں مصحفی حسب فرمایش دوست خفی و جلی مسمی سید امیر علی

دہر کا مجھی کسکا ہے کہ میں کچھ نہیں کہتا
یا منہ نہیں میرا ہے کہ میں کچھ نہیں کہتا
کچھ تو بھی سمجھتا ہے کہ میں کچھ نہیں کہتا
کیا غیر کا خطرا ہے کہ میں کچھ نہیں کہتا
یہہ منہہ مجھے تیرا ہے کہ میں کچھ نہیں کہتا

اب طور نئے شوخ ستمگر نے نکالے | وہ ڈہنگ نہ اگلی سے نہ اگلی سے وہ نقشے
ہر دم ہین مرے سامنے غیرون سے اشارے | ہو جاتا ہے بے پردہ وہ ہر ایک کے آگے

یہہ طرفہ تماشا ہے کہ مین کچھہ نہین کہتا

دیکھونگا جو کچھہ مجکو دکھاوے گا مقدر | اک حرف شکایت نہ کبھی لاؤن زبان پر
مین عاشق مظلوم وہ بیرحم و ستمگر | وہ مجکو سنا جائی ہے سو غصے مین آکر

اور میرا یہہ شیوا ہے کہ مین کچھہ نہین کہتا

دشوار ہوئے ضعف سے آنکھونکے اشارے | مدت ہوئی صبر و خرد و ہوش سدہارے
آئینکے صورت ہین جو حیرت کے سہارے | چپ مجکو کیا تیری خموشی نے پیارے

یہہ پاس اوسیکا ہے کہ مین کچھہ نہین کہتا

مرنیکے قرین ہون غم و اندوہ و تعب سے | نکلا نہ کوئی حرف شکایت مری لب سے
پر دل مین یہہ ایجان خیال آتا ہے کب سے | اوٹھہ جائے تو کیا کیا نہ بکون پاس ادب سے

تو سامنے بیٹھا ہے کہ مین کچھہ نہین کہتا

بیتاب ہے دل سے اگر اوس بزم مین جاؤن | کہتا ہے خفا ہوکے تجھے کیا مین سزا دون
کس سے کہون کس ڈھب کی مصیبت مین پھنسا ہون | گر غیر کے ملنے کے صلاح اوس سے مین پوچھون

جیتون مین یہہ کہتا ہے کہ مین کچھہ نہین کہتا

سب بھول گئے دل سے شب وصل کے جلسے | معلوم ہوئے ترک محبت کے ارادے
اوس شوخ نے اب ڈھنگ نکالی ہین اسلے | بدگوئیان کرتا ہے مری غیر کے آگے

اوسپر یہہ اچنبھا ہے کہ مین کچھہ نہین کہتا

یہہ صبر کا انداز بھی دیکھا ہے کسی نین | جس وقت مجھے دیکھہ لیا اپنی گلے مین

رکتی ہے کہین تیری زبان پھر خفگی مین
بکتا ہے تو جو کچھ کہ ترے آئی ہے جی مین
بیدرد یہ چھوڑا ہے کہ مین کچھ نہین کہتا

ہان جوش بھی کہتا تھا یہ کل ہر محفل
ناقص کوئی کہتا ہے مجھے اور کوئی کامل
ہی تنگ زمانے کے دورنگی سے مرا دل
ای مصحفی بعضے ہین مری کہنے کی قائل
بعضون نے یہ سمجھا ہے کہ مین کچھ نہین کہتا

۳ ۹

خمسۂ سوم غزل اوستاد مشہور مسمے خواجہ حیدر علی آتش مغفور

عروس طرز سخن کے شوخ جیسے رنگ اوڑا تھا ہر چمنکا
جو لکھی دیوان مین حمد خالق بیان کیا وصف پنجتن کا
ہر ایک قطرہ مین بحر مضمونکے لطف ہی گوہر عدن کا
دکھایا آئینہ فکر نے جب صفائی آب در سخن کا
دہن کو جوہر کھلا زبانکا زبانکو عقدہ کھلا دہن کا

جو یاد آئی ہے چال اوسکی تو دیکھا آنکھون نے حشر برپا
بندھا تصور جو عارضونکا حلب کو زیر نگین مین سمجھا
خیال چاہ ذقن کے آگے گھٹا ہی آب خضر کا رتبا
چھوا جو گیسوئی عنبرینکو تو سانپ کیلا فسون گو لیسنے پایا
لیا جو چشم سیہ کا بوسہ تو سکار سینے کیا ہرن کا

یہی دعا ہے مدام اپنے کسی کا دشمن نہ آسمان ہو
گلو نسی گلشنین پالہی کبھی نہ برگشتہ باغبان ہو
خزان کی آمد نہ ہو چمن مین ہمیشہ سرسبز بوستان ہو
خراب مٹی نہ ہو کسیکی کوئی نہ مردود دوستان ہو
جدا ہوا شاخ سے جو پتہ غبار خاطر ہوا چمن کا

تصور قمری حزین مین ہے ہر اک نالہ سہر موزون
جو جال امق سنون کسی ہے بہاؤن آنکھ سے اپنے جیحون
جو ذکر بلبل چمن مین آنے برنگ غنچہ ہو قلب محزون
نظر جو آجائی بید مجنون تو رووُن مجنونکی یاد مین خون
جو دیکھون تیشہ تو سر کو پھوڑون خیال بندھ جائے کوہکنکا

ہر ایک بلبل ہے شکل بسمل روش ہے ہر سو صبا طپیدہ
ہر ایک شمشاد سرو غمسے کمانکے صورت بنا خمیدہ

ہر ایک لالہ ہے داغ بر دل ہر ایک غنچہ جگر ہے
ہر ایک گلبن ہے نخل ماتم ہر ایک جو ہی بہ آب دیدہ
جو زخم گل میرے باغ کا ہے تو داغ بیتہ مری چمن کا

خوشی سے نفرت رہی ہمیشہ عزیز سمجھا غم و الم کو
دیار غربت میں کچھ نہ جانا عروج جاہ و زر و حشم کو
کسی نے تکلیف غسل میت کبھی نہ دی آگے چشم نم کو
برہنہ آیا تھا یان عدم سے برہنہ یانسے چلا عدم کو
نہ بو ہی کافور نے سونگھی نہ داغ مجکو لگا کفن کا

لگا کے مسی جو پان کھایا تو دکھائی کیفیت شفق نے جوبن
نظر جو آیا وہ رشک گلشن بہائے آنکھوں نے اشک گلگون
اب آگے مجھسے جو کوئی پوچھے تو سچ تو یہ ہی ہے رنگ بدلا
نگاہ اول میں چشم میگون نے رنگ محفل کری دگرگون
وہ حال ہوئے جو وقت آخر شراب خوارونکے انجمن کا

بدلتی جاتی ہے لحظہ لحظہ ہزار ہا رنگ سے صورت دل
زیادہ ہوتی ہے دن بدن کچھ وصال جانان سے نفرت دل
بھڑکتی جاتی ہے خود بخود ہان یہ شمع جان نے بسوز غیرت دل
جو حال پروانہ عشق میں ہے وہی محبت میں حالت دل
وہ شمع فانوس کا ہے کشتہ یہ سوختہ تو پیرہن کا

نہ نار ہونکی ہے یہ طبیعت نہ نور ہونکی یہ خصلت آتش
نہ ماہ تابان میں یہ چمک ہے نہ ہے گلونکے یہ رنگت آتش
یہی ہے بس قول جوش کا یہ کہ دیکھی ایسی صورت آتش
نہ یہ نزاکت پری میں ہوگی نہ حور میں یہ نزاکت آتش
جو ہار پھولونکا اوسنے پہنا تو بوجھ اوٹھایا نہ اوس کا

خمسہ چہارم غزل خود

زبان تک آئے کسو کس طرح گلہ دل کا
سمجھ میں کچھ نہیں آتا معاملہ دل کا
نہ تھا یہ عالم طفلی میں مشغلہ دل کا
شباب میں بھی نہ ایسا تھا ولولہ دل کا
عروج پر ہے جو پیری میں حوصلہ دل کا

عجب نہیں جو بنے چشم رشک ابر بہار
ہر آہ گرم ہے مانند برق آتش بار

جو مجھسے پوچھو تو کہدون صاف اے ملاّ — تمہاری مانگ نے کھویا ہے ہوش صبر و قرار

لٹا ہے شام کی سرحد مین قافلہ دل کا

یہ خاکساروں کو رتبہ خدا کی بخشتا ہے — نظیر تاج ہے شہنشاہ داغ سودا ہے

عروج عشق ہے واقف بھلا کوئی کیا ہے — ازل سے جنکے نصیبون مین درد و ایذا ہے

فلک کو جانتے ہین ایک آبلہ دل کا

یہ آرزو ہے مجھے تیری چشم حسرت سے — حجاب دور ہون اوٹھ جائین شرم کی پردے

بتونسے وصل میسر ہو یا اجل آئے — شب فراق مین کب تک اوٹھاؤنین صدمے

الٰہی ہو کہین جلد سے فیصلہ دل کا

جگر کے آہ مین فلک دود خانی ہو — عیان زبان سے اگر سوزش نہانی ہو

نہال شعلۂ آتشکدہ خزانی ہو — یقین ہے سنتے ہی گھل گھل کے پانی پانی ہو

اگر مین شمع سے کہدون معاملہ دل کا

دیار حسن مین کیا عشق رنگ لایا ہی — ہر ایک چشم سے دریائے خون بہایا ہے

خدا کو بھول کے بتخانہ یاد آیا ہے — مثال آئنہ حیرت زدہ بنایا ہے

بتونسے مد نظر ہے مقابلہ دل کا

جو اوسکے دست حنائی سے دل لگائیگا — وہ سرخروئے جاوید حق سے پائیگا

یہ داغ سر کے فضائے چمن دکھائیگا — لباس گل کفن جوش کو بنائیگا

ہ — اگر مزار مین پھوٹیگا آبلہ دل کا — ۱۲

خمسہ نتیجۂ جدید غزل اوستاد مشہور مسمے خواجہ حیدر علی آتش مغفور

طبیعت تھی پُرنشاں دل شادمان تھا — زمین نور کی نور کا آسمان تھا

کھون کیا کہ جو بحر عشرت روان تھا | شب وصل تھے چاندنی کا سمان تھا

بغل مین صنم تھا خدا مہربان تھا

ہوا سرو تھے ابر تھا بوستان تھا | ہر اک سمت نہر و نسے پانی روان تھا

جوانی تھے شغل مئے ارغوان تھا | شب وصل تھے چاندنی کا سمان تھا

بغل مین صنم تھا خدا مہربان تھا

خوشی تھے پاس دور ہوئے رنج و تعب تھے | ادہر یار اودہر برمین بنت العنب تھے

جو تھے دلکو مرغوب تھی جوش سب تھے | مبارک شب قدر سے بھی وہ شب تھے

سحر تک مہ و مشتریکا قران تھا

کبھی دیدۂ انجم نے بھی نہ دیکھے ہاہا | نہ گوش فلک نے سنے اب تک ایسے

چمک مہر تابانسے تھے اوس مین دونے | وہ شب تھی کہ تھی روشنی جسمین دنکے

زمین پر سے اک نور تا آسمان تھا

مرا قول حق ہے سنین صاحب دل | نہ جانین اسے جھوٹ سمجھین نہ باطل

ضیا جس سے تھی مہر گردون کو حاصل | نکالے تھے وہ چاند اوس نے مقابل

وہ شب صبح جنت کا جسپر گمان تھا

بر آتے تھے اوس وقت کل مطلب دل | خدا بھی دو عالم کا تھا فضل شامل

عجب رنگ پر تھے گل و شمع محفل | عروسی کے شب کی حلاوت تھی حاصل

فرحناک تھی روح دل شادمان تھا

زمانہ کے سامان مہیا تھے گھر مین | خوشی تھی بلائین رخ و زلف کی لین

یہ مقدور کیا تھا کسے شے کو دیکھین | مشاہد جمال پری کے تھین آنکھین

مکان وصال اک طلسمی مکان تھا

خدا نے بنائین جو میری تھین آنکھین
نظر باز شان اتھے تھین آنکھین
تماشا کن حسن و خوبی تھین آنکھین
مشاہد جمال پریکے تھین آنکھین

مکان وصال اک طلسمی مکان تھا

محبت مجھے حسن رخسار سے تھے
قیامت بپا طرز رفتار سے تھے
خوش و خورم ارواح گفتار سے تھے
حضوری نگاہو نکو دیدار سے تھے

کھلا تھا وہ پردہ کہ جو درمیان تھا

معما ہوتا شاعرون پر ہویدا
نھین گفتگو کے اب اوسمین وزا جا
لکھا کلک نے اسطرح حال اخفا
کیا تھا اوسے بوسہ بازی نے پیدا

کمر کے طرحسے جو غائب دہان تھا

حلاوت دکھاتا تھا عشق مجازی
کرامت دکھاتا تھا عشق مجازی
ولایت دکھاتا تھا عشق مجازی
حقیقت دکھاتا تھا عشق مجازی

نھان جسکو سمجھے ہوئے تھے عیان تھا

عجب داستان ہے عجب ماجرا ہے
جوانی کا ای جوش یہہ ولولا ہے
عجب واقعہ ہے عجب سانحا ہے
بیان خواب کی طرح جو کر رہا ہے

۶ یہہ قصہ ہے جب کا کہ آتش جوان تھا ۷

خمسہ ششم جدید غزل فارسی قبلہ دوجہان و کعبہ نیازمندان مے
نواب محمد مقیم خان بہادر مرحوم متخلص بمقیم ہمتائی صائب و کلیم

نی بہ شادی نی کسے در غم بماند
نی گدا نے صاحب درہم بماند

نی سلیمان نے بن او ہم بماند — نی سکندر نے کی و نے جم بماند

نام خوش پاینده در عالم بماند

خار حسرت از گلستان چیده بود — بادۂ رنج و غم آشامیده بود
از خرابی ہائے گل ترسیده بود — صدمۂ جور خزان چون دیده بود

زان بصدر لاله داغ غم بماند

توہے اس کو چاہیے اے دل نا بلد — قول یہ استاد کا ہے مستند
دوستی حاصل نہ ہوگی غیر کد — بر حذر باش از تو اضعہائی بد

فتنه می زاید فلک گو خم بماند

پیچ پر ہے کیونکر نہ وہ زلف رسا — واسطے عاشق کے ہے دام بلا
کیون ہوا اے مرغ دل تو مبتلا — عین وصلش چون نگر یا ندمرا

اشک ریز از وصل گل شبنم بماند

شک نہ لا اس بات مین تو زینہار — گوش دے سن دل غفلت شعار
قول اک شاعر کا ہے یہ استوار — ہست آثار بزرگان پائدار

ہر ہنر در عالم از آدم بماند

مہر کا مہتاب کیا ہو ہمردیف — چاندنی ہے روبرو اوسکے کسیف
دیکھتے کیا چشم بد بین حریف — حسن بے مثلش چہ بود از بو لطیف

چشم ما از دید نامحرم بماند

موت کا ہے جوش کے مانند بیم — صدمۂ دنیا سے ہے دل نیچے دو نیم
سر پہ ہے افکار کا بار عظیم — شد جوانی پیر گشتی ای مقیم

۷	ہوش پیدا کن کہ فرصت کم بماند	۱۱

خمسۂ ہفتم بی مانند غزل سید محمد خان مرحوم متخلص بہ رند

شاہد گل کے لیئے گلچین نہ ہم صیاد ہین
کیا تعلق ہے کسی سے ہم تو اک آزاد ہین
بلبل ناشاد کو کب مانع فریاد ہین
سرو کے حق مین تبر نے ارہ شمشاد ہین
کس لئے ہمسے ہوا خواہ چمن ناشاد ہین

کیا زبان پر لائی برگشتگی تقدیر کے
اوٹھ سیفے بنگئے جو وصل کے تدبیر کے
مرتے دم تکھے وہ نہ آئی کسقدر تاخیر کے
نالی نے بخشا اثر نے آہ نے تاثیر کے
دل بتونکے یا الٰہی سنگ ہین فولاد کے

عقل گم ہے دیکھ کے تاثیر فصل برشگال
بھٹیان آباد ہین مسرور ہین لیکن کلال
ہن برستا ہے ہر اک میخوار کے گھر یکسال
سلطنت کرتے ہین ساقی لوٹکر رندونکا مال
بادہ خوارونکے بدولت میکدے آباد ہین

ہنکو موڑین معرکے سے یہ نہ ہوگا ناصحا
چاہیئے سینے پہ روکین ضرب شمشیر ادا
خنجر ابرو کو خنجر کیون نہ کھائین برملا
ہم سپاہی زادے ہین لڑ بھڑ کے کٹوائینگے گلا
کسلیئے تیشے سے پھوڑین سر کو کیا فرہاد ہین

کب توقع تھی سے ہوش ہوگا آج روز عید ہے
جام وصل اب نوش ہوگا آج روز عید ہے
کیون نہ دلمین جوش ہوگا آج روز عید ہے
یار ہم آغوش ہوگا آج روز عید ہے
دل جگر باہم دگر صرف مبارکباد ہین

جبہہ سائی دیر مین گو کی بتونکے پاؤن پر
خیر ہے کچھ تجکو واعظ کیون ہے شر پر نظر
حق تعالے کا مگر ہر دم رہا خوف و خطر
حاکم عادل ہے دیگا ہمکو املاک بدر

جائینگے جنت مین آدم کے اگر اولاد ہین

عالم وحشت مین کیون خلقت نہ دیوانہ کہے — کیون نہ پتھر کھائین یکسر کو وکان پتھر کے
کیون نہ اپنے دل کو ہر ساعت پریشانی رہے — سلسلہ روز ازل سے ہے ہمین زنجیر سے
تیری زلفونکے قسم مجنون مادر زاد ہین

دشمنون کو چاہیئے ہان ساقیا جام فراق — صبح فرقت بھی وہ ہے دیکھین ہے شام فراق
سامنے میرے نہ آئے اب کبھی نام فراق — وصل کیدن آن پہنچی گذری ایام فراق
آمد آمد یار کی ہے دیدہ و دل شاد ہین

…ورسے آئی جو عاشق چھوڑ کے اپنا دیار — سختیان جھیلین سفر کے رنج اوٹھائی بیشمار
…مین ہین صاحب نے ستم کے اوسپہ باتین اختیار — مہربانی حال پرسی دلدہی سب درکنار
ظلم و جور آفت زدون پر آپ کی ایجاد ہین

…نا میسر ہمکو جبتک وصل یار رہہ جبین ہے — دل رہا بشاش اپنا شاد تھی جان حزین
…گھر ڈسے ہی جدائی کیا کھین ای ہمنشین — خانہ آبادی کے صورت آنکھ سی دیکھی نہین
عمر گذری ہے یونہین ناشاد ہین برباد ہین

…وبرو یونکے چلن پر تم عبث بھولی ہو رند — مہوشان گلبدن پر تم عبث بھولی ہو رند
…وشن سمان اونکے سخن پر تم عبث بھولے ہو رند — کم سنونکے بھولی بن پر تم عبث بھولی ہو رند
نام کو طفل دبستان ہین مگر اوستاد ہین

…مسہ ہشتم غزل فارسی اخوانصاحب محمد ظفر یاب خان مرحوم متخلص بہ شیخ ہمتائی آتش و سخ

…رجہان نیست کسے دلبر طرار چنین — لب چنین چشم چنین ابروی خمدار چنین
…ط چنین زلف چنین طرہ دستار چنین — جامہ زیبے بتو ختم آمدہ ای یار چنین

بر چنین و تن چنین جامه زر تار چنین ہا

مصلحتی نیست که بی ناله برآرم نفسی	ساعتی نیست که بی ناله برآرم نفسی
حالتی نیست که بی ناله برآرم نفسی	فرصتی نیست که بی ناله برآرم نفسی

غم چنین غصه چنین درد دل زار چنین

ہوس وصل تو از بسکه رفیق دل شد	چه بگویم ز غم و غصه جگر بسمل شد
ای جفا پیشه ز فیض تو ہمین حاصل شد	زیستن در شب ہجر تو بسی مشکل شد

دل چنین ناله چنین دیدهٔ خونبار چنین

میکند حشر بپا از پیت و زیبائی تو	کبک و طاوس خجل پیش خود آرائی تو
جان به تن آورد اعجاز مسیحائی تو	مرده دل چون نه شود زنده زگویائی تو

لب چنین لهجه چنین شوخی گفتار چنین

در جهان معتقد و حرص و ہوائی زاہد	منکر ذات معلائی خدائی زاہد
کردهٔ بر ورا ابلیس بسائی زاہد	خلق را از ہد ریا چون نه نمائی زاہد

فتنه چنین ریش چنین جبه و دستار چنین

ہست محو رخ گلگون تو ہر جا که گلیست	بندهٔ قامت آزاد تو از جان سرو لیست
گلشن حسن تو باغ ارم ہر دو یکیست	پرده بردار ز رخسار و خط و چشم که نیست

گل چنین سبزه چنین نرگس بیمار چنین

ساقی و باغ و می ہوش ربا ای راسخ	سبزه گل آب روان باد صبا ای راسخ
عرض ہم جوش ہست که از بہر خدا ای راسخ	نو بہاریست به میخانه بیا ای راسخ

می چنین شیشه چنین ابر گهربار چنین

خمسۂ نظم جدید غزل نواب محمد مرزا خانصاحب بہادر متخلص بہ عیش

سرکو ہم تکیۂ زانو پہ دھری رہتے ہین / خانۂ گور ہے گھر اوس مین مری رہتی ہین
گلشن وصل سے سو کوس وری رہتے ہین / رات بھر داغ فراق اپنے ہری رہتی ہین
نیند آنکھو مین کہان اشک بھری رہتی ہین

چشم فتانکے مری سمت بُری ہین تیوریا / ابروؤنکے ہین کشیدہ مری سر پر خنجر
نگہ ناز سے لگتی ہین جگر پر نشتر یا / میری اک جانکے خاطر ہے صف آرا لشکر
مستعد آپکے پلکونکے پرے رہتے ہین

صورت آئنہ بنجاؤن نہ حیران کہین / خوف یہ بھی ہے نہ جاتی رہین اوسان کہین
وحشت قلب کی پیدا نہ ہون سامان کہین / دل بیتاب نکل آئے نہ ایجان کہین
ہاتھ ہم اسلیئے سینہ پہ دھری رہتی ہین

واسطہ خالق اکبر کا مری جانب سے / کوئی اوس ترک کماندار سے اتنا تو کہی
تیغ ابرو نے کیئے تیرے جگر کے ٹکڑے / یاد مژگانین ہین یون ناوک غم دلمین چبھے
تیر جسطرح سے ترکش مین بھری رہتی ہین

نہر سے باغ مین ہر نخل حنا ہے سرسبز / برگ اشجار جدا سبزہ جدا ہے سرسبز
یہ وہ سبزہ ہی جو اون سب سے سوا ہے سرسبز / خط شبرنگ پسینے سی ہوا ہے سرسبز
سچ ہے برسات مین کانٹے بھی ہری رہتی ہین

سنبل زلف کی خوشبو سی معطر ہے مشام / رخ کا نظارہ میسر ہے سحر سے تا شام
آنکھین اپنے چمن حسن مین گلچین ہین مدام / مغز خالی نکرا ہی ناصح بیہودہ کلام
وعدۂ وصل سے یان کان بھرے رہتی ہین

چاند سی شکل کبھی اپنی دکھاؤ آ کر
داغ فرقت کا جو دل مین ہے مٹاؤ آ کر
یہہ تمنا ہے مئے وصل پلاؤ آ کر
ہمکو ایماہ کسی شب تو جگاؤ آ کر
صورت طالع خوابیدہ مری رہتی ہین

عیش و عشرت کا دکھائی نہین دیتا سامان
دلکے دل ہی مین رہے جاتے ہین سارے ارمان
گھیری رہتے ہین ہمین رنج و مصیبت ہر آن
زندگی موت سی بدتر ہے نہ پوچھو ایجان
نام کو جیتے ہین فرقت مین مری رہتی ہین

آگئی اسطرحکا ایدل تو نہ تھا ربط اونسے
گھٹ گیا غم کہ بڑہا نام خدا ربط اونسے
مگر انروزون ہے بی شبہہ سوا ربط اونسے
شکر الحمد کہ اتنا تو ہوا ربط اونسے
اپنا زانو مری زانو پہ دہری رہتی ہین

نہ تو ساغر سے نہ شیشے سے ہمین ہے کچہ کام
مستی بادۂ الفت کا ہے جوش ای گلفام
بوئی عطر گل سودا سے معطر ہے مشام
آنکھین خونناب جگر روتی ہین فرقت مین مدام
مئی گلرنگ سے یہہ جام بھرے رہتی ہین

عشق نے طرفہ بلا جوش پہ ڈالی ای عیش
خانۂ دل ہو نہ کیون عیش سے خالی ای عیش
عمر بھر ایکبھی حسرت نہ نکالی ای عیش
اوس کماندار نے کیا آنکھ چرالی ای عیش
۱۰ تیر مژگانکے بھی رخ ہمسے پھری رہتے ہین ۹

خمسہ ہم غزل منشی فضل رسول صاحب ساکن سندیلہ متخلص بسطوت شاعر بنظیر شاگرد نسیم

ایدل زار جو کرنا ہے وہ کر دیکھین تو
تا بہ کے اب نہین لاتے ہین ثمر دیکھین تو
گلشن دہر مین نالونکے شجر دیکھین تو
آہ کیونکر نہین کرتے ہے اثر دیکھین تو
کب تلک وہ نہین لیتے ہین خبر دیکھین تو

عاشق زار کی صورت سے نہ نفرت کھائین
سیر کو ہمرہ اغیار نہ اسد م جائین
ہم سخن ہونیکا کچہ دہیان نہ دلمین لائین
گھر وا ونسے کہ عیادت کو ہماری آئین

حال پرسی نہ کرین ایک نظر دیکھین تو

یہہ تو ہم جانتے ہین اس مین ہزارون ہین قصور
ہم بھی آگاہ ہون اوس سے جو تجھی ہی منظور
تو مگر نشۂ الفت سی ہے بالکل مخمور
کسطرح جاتا ہی تو اوس صف مژگانکی حضور

ایدل زار ذرا تیرا جگر دیکھین تو

بزم مین سامنے بیٹھو یہہ رقیبونسی کہا
نگر ای ہمدمو کچہ اور تماشا دیکھا
متوجہ یہے ہوئے حال بہے خوبان کا سنا
مین جو آیا تو مجھے دیکھ کے منہ پھیر لیا

حال دل کس سے کہون اب وہ ادہر دیکھین تو

گو اوسی کہتے ہین جانباز زمانہ قاتل
خضر و الیاس کی صورت سے مگر حضرت دل
دو ہے باتو نین کئے بیچ ہے ہزارون بسمل
عمر جاوید نہین ہوتی ہے کیونکر حاصل

بو الہوس اوس لب جان بخش پہ مرد یکھین تو

قصہ کوتاہ یہہ سب جانتے ہین انس و ملک
آنکھ اک پل نہین لگتے نہ جھپکتے ہے پلک
اسنے چھڑکا ہے ہر اک زخم جگر پہ وہ نمک
ہم ہین اور طول شب ہجر ہی اور دور فلک

آج کب تک نہین ہوتی ہے سحر دیکھین تو

ملکی مستی لب لعلین پہ برائے تزئین
عارضی حسن پہ اسد رجہ بنے ہین خود بین
جنکی افشان کو بھی پیشانی پہ جسپان آئین
آئنہ آٹھ پہر دیکھ رہے ہین جو حسین

میری حیرت میری حسرت کی نظر دیکھین تو

قتل سے باز رہا جو نہ کسے مؤمن سے کے
جسنی کفار کو مارا ہے میدان گرن کے

وصف ادنا ہین دل زار یہ جس گلشن کے
اوسکے تلوے کے برابر نہین چہرے انکے
چشم انصاف سے ہم خورشید و قمر دیکھین تو

واسطہ خالق اکبر کا ہمارے سنئے تو ذرا
پہلی باتون ہین لگا کے اونہین اس سمت کو لا
جوش کیطرح سے پھر احوال زبون کہکے سنا
واسطے ہے یہہ یقین رحم ہے آجائیگا
آکے وہ حال مرا نوع دگر دیکھین تو

خمسۂ یازدہم غزل اوستاد مشہور سے خواجہ حیدر علی آتش مغفور

دل شیدا مین ہے ابرو کا خنجر دیکھتے جاؤ
تڑپنا عاشق بسمل کا دم بھر دیکھتے جاؤ
مسیحا اسکو تم بھر بھر دیکھتے جاؤ
نکلتی کسطرح ہے جان مضطر دیکھتے جاؤ
ہماری پاس سے جاؤ تو پھر کر دیکھتے جاؤ

ہزارون کشتۂ بسمل ہین تیغ تیز ابرو سے
خجل کبک دری ہے شوخی رفتار کی آگے
چلن کس سے نئی نام خدا ایجان جان سیکھے
قدم انداز سے باہر ہوئی جاتی ہین صبا جسکے
ستم رفتار مین کرتے ہے ٹھوکر دیکھتے جاؤ

ہمیشہ عاشقون کو وصل سے اسی گہر تڑپایا
دل بیتاب کو بھی برق کی مانند تڑپایا
تری جب یاد آئی ساتھ دلمین یہہ خیال آیا
نقاب اکدن اولٹکر تو نے یہہ منہ سے نفرمایا
جمال آفتاب ذرہ پرور دیکھتے جاؤ

ہر مقتل عجائب طرز کے ظلم و ستم دیکھو
یہان مین جانسے جاتا ہون پروا کچھ نہین اونکو
خدا کیواسطے ہے رحم کی جا ہمدمو اتنو
کوئی اونسے کہی منہ پھیرکے جو قتل کرتے ہو
تڑپتا ہے تمہارا کشتہ کیونکر دیکھتے جاؤ

ہزارون وعدی پر وعدی کئے ہم انکے شکوہ
نہ آپ آئے نہ ہمکو ہی بلایا ہمدمو دیکھو

تبنگ آ کر یہہ بیٹھی بیٹھے دل مین ٹھانی ہے ابتو
ملین جو راہ مین اپکے تو کہتا ہون جو ہو سو ہو

دکھا دو گھر مجھے اپنا مرا گھر دیکھتے جاؤ

عبث گھر سے نکلتی ہو قدم مستانہ پڑتے ہین
مری جان کب سمھلتے ہو قدم مستانہ پڑتے ہین
دل عاشق کچلتے ہو قدم مستانہ پڑتے ہین
روش مستانہ چلتے ہو قدم مستانہ پڑتے ہین

خدا کیواسطے بہر میرد دیکھتے جاؤ

بسایا آکے ترک ناز نے مقتل کے میدانکو
لگایا کیون کمر مین خنجر و تیغ صفاہانکو
نہین جو قتل فرمانا تمہین مجھ سوختہ جانکو
کبھی ہلجاتے ہین ابرو کبھی جنبش ہے مژگانکو

دکھاتے ہو ہمین شمشیر و خنجر دیکھتے جاؤ

فلک ہی کو نہین ہے جستجو دیدار کی ہر دم
تمہارے دید کے مشتاق ہین جن و ملک آدم
محو خورشید بھی اس چرخ مین ہین بادل پر غم
نگاہ لطف کا شایق ہے تحت و فوق کا عالم

کبھی نیچے نظر ہو گاہ اوپر دیکھتے جاؤ

فسون آنکھو نمین ہے جادو نگہہ مین سحر چتونمین
جو رنگت ہی مسی مالیدہ لب مین کب ہی سوسنمین
جدید
وحید عصر ہو تم حسن مین یکتا ہو جوبن مین
نسیم بو بہاریکی روش آئے ہو گلشن مین

تماشائی گل و سرو و صنوبر دیکھتے جاؤ

روش ہنگامۂ محشر زمانی مین اوٹھاتی ہے
ہزارون مردۂ صد سالہ اکدم مین جلاتی ہے
جدید
لبو نکا معجزہ چشم سخن گو بھی دکھاتی ہے
جدہر جاتی ہو ہر گھر مین سے یہہ آواز آتی ہے

مسیحا ہو تو بیمار و نکو دم بھر دیکھتے جاؤ

خدا سمجھے گا اوس سے اور آگے کیا کہا جائے
سنو یہہ جوش کا کہنا طبیعت کو جو بھا جائے
ستانی دو جو وہ کافر تمہین آکر ستا جائے
نہ پھیر و اوس سے منہ آتش جو کچھ در پیش آ جائے

۱۲	دکھاتا ہے جو آنکھوں کو مقدر دیکھتے جاؤ	۷

خمسہ دوازدہم جدید غزل بی بدل جد امجد خود مسمی نواب محبت خان بہادر مرحوم قدس سرہ العزیز خلف الرشید حافظ الملک نواب حافظ رحمت خان بہادر مغفور والی سابق روہیلکھنڈ طاب اللہ ثراہ وجعل الجنۃ مثواہ

کس زبان سے کہوں کس قدر رنج ستایا مجکو — مختصر یہ ہے کہ دیوانہ بنایا مجکو
ای پری دشت کبھی کوہ دکھایا مجکو — مثل مجنون بہت آوارہ پھرایا مجکو
تیری وحشت نے جو سودا زدہ پایا مجکو

شکوۂ جور و جفا منہ پہ نہ مطلق لاؤن — ہجر کی آگ سے صفت شمع لگن جل جاؤن
دل مضطر ہو ہراسان تو اوسی سمجھاؤن — مینی چاہا تھا بہت عشق مین نہ غم کھاؤن
لیکن افسوس تری غم ہی نے کھایا مجکو

چین آتا نہین دم بھر بھی دل مضطر کو — ضعف تنکی سے اوٹھانے نہین دیتا سر کو
تنگ ہون یہ رگ جان ڈھونڈھتی ہے خنجر کو — ای جفا کار تری الفت غارت گر کو
اوسکا ویران ہو گھر جسنی ستایا مجکو

جبسی آئی ہے نظر یار کی چشم جادو — جبسی دیکھا ہے خم حلقۂ دام گیسو
رست کھتا ہون دروغ اسمین نہین ہے سر مو — سرخی اشک کبھی اور کبھی زردئی رو
تو نے ای عشق عجب رنگ دکھایا مجکو

بڑھکے انسان جو گھٹے ہوتی ہین کیسی صدمے — مرگ بہتر ہے حقیقت مین کہین ذلت سے
کسطرح بار الم بیٹھی بٹھانے یہ اوٹھے — بیٹھنے دی وہ اگر بزم مین اپنے نہ مجھے
تو اوٹھا لیجو او سیوقت خدایا مجکو

رنگ دنیا کا نہیں ایک طرح پر جاوید
منصفی شرط ہے اے غیرت ماہ و خورشید
ضعف پیری نے کیئے موئے سیہ اپنے سپید
بڑھ گئے یاس کی شب اور گھٹا روز امید
غیر کو تو نے بڑھا کر جو گھٹایا مجھکو

زاہد خشک نہیں ہون تری صلو ناصح
کندہ پیشانی پہ ہے عشق کے بابت ناصح
جوش کی طرح ہے رنگین طبیعت ناصح
اور کیا جانون بجز حرف محبت ناصح
یہی اوستاد ازل نے ہے پڑھایا مجکو

۱۳ ۹

خمسہ سیزدہم غزل راجہ تعشق حسین صاحب متخلص بہ تعشق صاحب دیوان ساکن مانک پور شاگرد رشید نواب احمد حسن خان جوش

ہون پریرویان عالم زیر فرمان توسہی
صرف کردون دولت جان نقد ایمان توسہی
وقت کا بنجاؤن اپنی مین سلیمان توسہی
ڈھونڈھون معشوق حسین رشک حسینان توسہی
اور جلاؤن تجکو اپنی طرح ایجان توسہی

گو بنا گھل گھل کے مثل شمع غم سے جسم زار
بات مطلب کی ہوئی لیکن نہ انسے آشکار
گو نہ اس دل نے لیا پہلو مین دم بھر بھی قرار
تو بھی رو رو کے کیا افشائی راز عشق یار
پھوڑ ڈالون تجکو مین اے چشم گریان توسہی

قول سنلو واعظو یہ مجھ نحیف و زار کا
ہو خدا حافظ تمھاری اس بت پندار کا
اب ذرا بچنا ہے مشکل جبہ و دستار کا
ہی یہہ ایما عاشقو تسبے ترک چشم یار کا
لوٹلو نین زاہدونکا نقد ایمان توسہی

اہل غرب آگاہ ہین واقف ہین اسسے اہل شرق
دیکھہ لینا ہمنشینو تم کہ از پا تابہ فرق
سچ مین کہتا ہون نہین سے اتنین مو بھر بھی فرق
خرمن ہستی رقیب روسیہ کا مثل برق

پھونکدے اگر وزیرے آہ سوزان تو مجھے

بیگنہ ہونین نہ بن قاتل تو او طفل حسین　　ساماناہوگا خدا کا ورنہ روز واپسین

لاکھ سمجھایا نہ مانا اوسنے اے ہمنشین　　انتقام خون ناحق آج گو ممکن نہین

حشر مین ہو ہاتھ میرا اوسکا دامان تو مجھے

جانسے بیزار ہون بیکار ایذائین نہ دین　　ورنہ ہونگی خفتین حاصل و نہین اسبابین

کھدی اوسنے کوئی میرے قول کو سچ جانین　　ہون وہ روئین تن کہ جو بھرتے رنگینی نہین

لوٹ کی گر جائین سب تیرونکی پیکان تو مجھے

آنکھ کا ایماہے اوس رخ کا تماشائی نہ ہو　　دل کی مرضی ہے کسی قاتل سے یکجائی نہ ہو

خوف ہی ہمکو سر بازار رسوائی نہ ہو　　عقل سمجھاتی ہے یہہ زلفونکا سودائی نہ ہو

عشق کہتا ہے کرون پرزے گریبان تو مجھے

عاملان دہر ہمسے کیا کرینگے سامنے　　ساحران جملہ عالم طفل مکتب مین نرے

کشور ہستی مین ڈنکے ہین ہماری نام کے　　ہم وہ انسان ہین اوتارین شیشۂ دل مین تجھے

اے پری رو جانلے مثل سلیمان تو مجھے

ہی یہہ قول جوش سرمست مئی حب خدا　　دل مین پوشیدہ ہے میرے الفت آل عبا

ہونگے حامی حشر مین بیشک رسول مجتبا　　اے تعشق ہون غلام مرتضے بعد فنا

۱۴　　لو نین خدمت کو خدا سے حور غلمان تو مجھے　　۸

خمسۂ چہاردہم غزل برادر عزیز سراپا تمیز نواب محمد عبد العزیز
خانصاحب ساکن بانس بریلی متخلص بہ عزیز

زخمی ہین ایک ترک کی تیغ نگاہ کے　　پھر پھر کے دیکھتے ہین ہمین لوگ راہ کے

کسدرجہ ہین عروج دل دادخواہ کے　　فوج شکست سی الم آگی ہین آہ کے
ہین پیش و سیاہ سے جھنڈی سپاہ کے

زار و زبون و لاغر و بیمار و خستہ ہون　　زنجیر فقر و فاقہ سے یکدست بستہ ہون
منزل نظر کے سامنے ہی ہین نشستہ ہون　　خضر طریق عشق ہون گو پاشکستہ ہون
آنکھون مین پھر رہے ہین مرے میل راہ کے

یہہ حکم ہے نکال دئی جائین شہر سے　　یا ہون ہلاک ایک جگہہ سب یہ زہر سے
مٹجائی نام صفحۂ دیوان دہر سے　　تم بھی اونھین کو دیکھتے ہو چشم قہر سے
جو مستحق ہین لطف و کرم کی نگاہ کے

جھیلین ہین کوہ و دشت مین جو سختیان ہزار　　کانٹا بنا ہے سوکھہ کے جسم نحیف و زار
فرہاد و قیس سے ہی یہہ قول اپنا بار بار　　چبھہ چبھہ کے رہگئے ہین مرے پاؤن مین خار
نشتر وہ بنگئے ہین رگ سنگ راہ کے

رنج و غم و ملال سے دم بھر نہین فراغ　　بادہ سرور و عیش سے خالی ہوا ایاغ
ہوش و حواس عقل کے سب بجھہ گئی چراغ　　اندہیر ہے کہ سینے مین روشن ہوا ہے داغ
مشعل یہہ ہاتھہ مین ہے دل دادخواہ کے

واعظ ہیں تونکے عشق سے کیون مانگو نہین خدا کی　　ناحق ہے ہو جو قہر خدا کا تجھی خطر
مار عذاب قبر کا ہے کسکے دل مین ڈر　　دیکھون تو مین ہے تیرہ شب گور کسقدر
آئی تو سامنے مرے روز سیاہ کے

نکلی نہ کوئی صورت بہبود بزم سے　　پایا نہ ایک بھی گل مقصود بزم سے
ہرگز نہ دل ہوا مرا خوشنود بزم سے　　زاہد گئی آتی ہے ہوئی نابود بزم سے

یغمائی مے حباب تھی بجز گناہ کے

آہستگی خیال مین اب سی رکھہ الیعزیز
کچہ واسطہ نہ خشم و غضب سی رکھہ الیعزیز
مانند جوش راہ تو سب سی رکھہ الیعزیز
وحشت جنون مین پاؤن ادب سی رکھہ الیعزیز
پامال ہو نہ جائین کہین خار راہ کے

۱۵ ۸

خمسہ پانزدہم غزل برادر سلیمان خان صاحب متخلص بہ اسد

عقل اس فکر مین حیران رہی یا نرہے
دل غمناک پریشان رہے یا نرہے
جوش کو سوچ یہہ ہر آن رہی یا نرہے
ہجر دلبر مین مری جان رہی یا نرہے
خانہ تن مین یہہ مہمان رہی یا نرہے

صورت پیر فلک گردش بیکار نہ کھا
توڑ کے پاؤن نہ ہو گوشہ نشین صبح و مسا
ڈھونڈہ اپنے لیئے اک طفل حسین مہ لقا
لطف ہستی کا دلا عہد جوانی مین اوٹھا
یہہ زمانہ ارے ناداں رہی یا نرہے

کیون نہ سمجھو تم کہین عاشق ناکام تمھین
یاد رکھتے ہی نہین مطلب دل کی باتین ہا ہا
اب جو آزردہ نہ ہو ہمسی تو کچھ عرض کرین
وعدۂ وصل ہے کل دیلو گرہ آنچل مین
بھول جاؤ گے تمھین وہیان رہی یا نرہے

سرغنہ ای واعظو بک بک کی پھراؤ میرا
مین نہ مانونگا نہ مانونگا تمھارا کہنا
یا نہ تجدید کرو یا مجھے دو اور سزا
ہاتھہ اوٹھاؤنگا نہ الفت سی بتونکے بخدا
اسمین چاہے مرا ایمان رہی یا نرہے

قمری باغ جنان بلبل گلزار ارم
جن و غلمان و ملک حور و پری و آدم
آٹھون کہتے ہین یہہ خلاق دو عالم کی قسم
جسکو سودا ہو تمھاری رخ و گیسو کا صنم

کیون وہ حیران پریشان رہی یا نہ رہے

جا کی سمجھاؤ انھین آج تم اے ہمنفسو
آخری وقت ہی اپنے کہا اوسکے سنلو
تم تو مشہور زمانے مین مسیحا دم ہو
اپنی بیمار محبت کی عیادت کو چلو
زندہ شاید وہ پر ارمان رہی یا نہ رہے

آگئی لاحق ہوئی جب نزع کی اعضا شکنی
حشر مین خالق عادل سے ندامت ہو گئے
فکر اوسدم یہہ ہماری دل گمراہ کی تھی
عمر سب اک بت کافر کی محبت مین کٹی
ہم خدا جانے مسلمان رہے یا نہ رہے

حضرت جوش کا یہہ قول نہین ہے بیجا
گھر مین زندہ نہ لحد مین کوئی مردہ تو بچا
چالیسے جسکے چھپانین تھے قیامت برپا
دیکھے اوس فتنۂ محشر کو اسد دل اپنا
حشر تک آپ پشیمان رہے یا نہ رہے ۱۴

خمسۂ شانزدہم غزل آشنائی سعید مسمی راجہ غلام حسین خان متخلص بہ وحید

طرّی نہ کبھی یہہ بنتے ہین دستار یار کے
گلچین تو ٹیا ہے کھدونین آگے ہزار کے
حاصل ہین لطف انھین کبھی بوس و کنار کے
جوبن کا لوٹتے ہین مزا گلعذار کے
کیونکر نہ باغ باغ رہین پھول ہار کے

کھٹا ہے کون اس دل اندوہگین سے مل
خلوت مین بیٹھ اپنے ہر اک ہمنشین سے مل
پیغام وصل بھیج کسی مہ جبین سے مل
کیا ہمسی کام وقت خزان بھی انھین سے مل
جن باغبیون نے لوٹ لئے دن بہار کے

گوشہ نشینونمین گذرتی تھے روز و شب
یہہ بات اندنو ہے مگر زیست کا سبب
تیر نگاہ قہر سے تھا روح کو تعب
کھنچتا نھین ہے وہ بت ابرو کمان بھی اب

قربان جاؤں کرم کردگار کے

ہر دم ہے شغل بربط و چنگ و ستار و نے
دیکھی ریاض حسن میں دلکش ہر ایک شے
آنکھیں ہیں سرخ نشہ سے مانند جام مے
دوڑا نہ دین ملک بھی کہیں ہاتھ ڈریہ ہے
بیطرح آپ جلتے ہیں سینہ او بجار کے

بر آئی ایک روز نہ کچھ دل کی آرزو
سیکھے ہیں آج کل یہ نرالی وہ گفتگو
ہم جنکی اب تلاش میں پھرتے ہیں کو بکو
بولی بگڑ کے جو نخہ کا پتلا بنا ہے تو لہ
صدمے بیان کئے جو شب انتظار کے

ہمسے مدام نوک ہی کی لی تمام عمر
تکلیف کیسی کیسے سہین وہی تمام عمر
صدمہ مونسے رنج و غم میں رہا جی تمام عمر
نیکونکے ساتھ اپنے بدیکے تمام عمر
ثنا کی سبھے رہے فلک بے مدار کے

بڑھتا ہے فیض سید سے یہان رتبہ مرید
کہتے ہیں جوش سچ ہے نصیب انکی ہیں سعید
بیجا یہ مغفرت کی نہیں وعدہ و وعید
اللہ کی پناہ میں رہتے ہیں ای وحید
جو لوگ مدح خوان ہیں شہ ذوالفقار کے

۱۴ ۹

خمسہ بفقدہم غزل فارسی قبلۂ دو جہان و کعبۂ نیازمندان مسمی نواب محمد مقیم خان بہادر مرحوم متخلص بمقیم ہمتائی صائب و کلیم

مذاق رکھتے ہیں جو انکا یہ مقولا ہے
تکلفات سے خالی نہیں ہے کوئی شے
تلاش سا نہ طرب منبع ہے فرض علی
اگرچہ حسن نگاری نہد نہ حاجت مے
ولیک ہست بہ بزمش ضرور بربط و نے

خفا ہو مجھسے تم ای واعظو کہو خرسند
قسم خدا کے سنو نگا کبھی نہ وعظ نہ پند

مجھی تو اپنے ہے دل کا ہی اب یہہ قول پسند — بعشق نفع و ضرر ہر دو مشترک ہستند

بموجب اینکہ بود آخر الدوا الکی

مریطرف سے زبانی کہے کوئی جا کر — تپ فراق نے پہنچائی جان ہونٹوں پر

یہہ عرض ابتو ہو مقبول ای پری پیکر — بعجز من نگہ گوشۂ چو عرش قدر

قبول کرد سلیمان ز مور چہ لاشے

کہا جو مینے اگر ہوئے کوئی بندہ — کبھی کہ مردے جلاتا ہے اوسکو زیبندہ

دیا جواب مسیحا نے ہوکے شرمندہ — شود ز آب چو ہانش ازان جہان زندہ

کہ ثابت است من الماء کل شیئ حی

عبث بنائی ہیں پختہ مکان بروئے زمین — پھر اوسپہ او دل غافل بنا تو اونکا مکین

قصور عقل ہے رہنے کی جا یہہ دہر نہیں — نگر بہ جور فلک از دو چشم عبرت بین

کجاست شوکت دارا و ہم سکندر و کے

جتائی دیتے ہیں پہلے سے جانکاہ ضرر — دل حزین تجھے لازم ہے اب کہ مانگ حذر

مثال گنگ کبھی ذکر کجھے نہ لا لب پر — در ابتدا و اخیر سخن سراسر است خطر

سلامت ار طلبی عشق را مشو در پے

فلک تو پیر ہے اور اوسپہ پشت بھی ہی خم — زمین اوٹھا سکے کیا اسکا حوصلہ ہے کم

مجھی خدا نے بنایا ہے ہاں بنے آدم — چگونہ بار امانت بسر نہ بردارم

کہ شد تحملش از روی عہد فرض علے

یہی ہے قول سے آشام رند فراست — ہزار مثل زمین آسمان بنا فری پست

نہ ترک ہو سکے صورتسے میکدہ کی نشست — مسلم است درستی کار ہائی شکست

که فسرده های بهارست بعد بهمن و دے

سنی نه ایک نی ان وعظونکی کلمهٔ پند — کلام جوش سے ہرگز ہوا نه فائده مند
مگر صلاح دلِ پر فتور آئی پسند — به تیشهٔ عشق هزاران قدم بفرسود نند

۱۰ ولیک شد نه مقیم ازکس این بیابان طے ۹

مخمسه هشتم جدید غزل مشفقی مکرمی جناب منشی میاں داد خانصاحب متخلص به سیاح نائب و مصاحب خاص سرکار ذی اقتدار نواب میر غلام بابا خانصاحب بهادر رئیس اعظم دار المسرت مالک سورت که قریب بمبئی است

گھٹا چھائی ہوئی ہے بارش باران رحمت ہے — ہوا چلتی ہے ٹھنڈی گرم مینوشی کی صحبت ہے
طبیعت شادمان ہے روح خوش ہے دلکو فرحت ہے — منور گھر ہے اپنا شمع رو سے آج خلوت ہے

جلی کیونکر نه پروانه یه اپنی اپنی قسمت ہے

ہوائے گیسوئے مشکین ہے سر مین دلکو وحشت ہے — مکان و شہر سے نفرت ہے ویرانی سے رغبت ہے
پسان موئی زلف عنبرین برہم طبیعت ہے — ہماری عشق کے جو اندنون عالم مین شہرت ہے

کہین کیا کسقدر احباب سے حاصل ندامت ہے

نه جا چھپ چھپ کے مجھسے راتکو ان مفسدون کے گھر — نه دی صحبت مجھے ای آئنه رو بی وفا بنکر
جلا دلکو نه میرے شکل ہیزم صورت اخگر — غرور اتنا نه کر ای خود نما تو اپنی صورت پر

ملین گے اور سے ہم نام اس بستی کا سورت ہے

نہین آتی ادہر کیون اجنبی تو کچھ نہین ہین ہم — خفا ہو اسقدر کیون اجنبی تو کچھ نہین ہین ہم
چلی کترا کے گھر کیون اجنبی تو کچھ نہین ہین ہم — چراتی ہو نظر کیون اجنبی تو کچھ نہین ہین ہم

ہماری آپ کی مدت سے اک صاحب سلامت ہے

رہ شہر خموشان عمر دو روزہ دکھاتی ہے — اجل قصاب بن بنکے گلی کوہان دباتی ہے
تپ دوری عدو کی طرح سے ہر دم ستاتی ہے — چلا تو پاس سے اوٹھکر ہماری جان جاتی ہے

اری او بے وفا بیباک یہہ کیسی قیامت ہے

تمہاری آب وصلت کے ہین اک مدت سے ہم پیاسے — ندیدی ہین نہایت شربت دیدار عارض کے
خدارا جلد آؤ اور نسے کھدو میری جانب سے — حباب بحر کو ہرگز نہ پایا دیر پا ہمنے

بھروسا زندگی کا کیا تیہے اکدم کی مہلت ہے

کبھی پردیسے مہر عارض پر نور چمکا کی — کبھی دکھلا کے اپنے گیسوئی پرپیچ کے حلقے
کھین کیا ہمنشینو شکر ہے جو کچھ کہ ہین نقشے — لیا دلکو حسینون نے ہماری کس خوشامد سے

مگر ہم یہ سمجھتے ہین کہ یہہ دو دن کی چاہت ہے

نھین ہے اک سر مو جھوٹ اس مین کہتے ہین سچ ہم — نہ ٹانکونکے ہوئی حاجت نہ کی کچھ خواہش مرہم
کسیکی گفتگوئے التیام آمیز سے پیہم — جگر کے زخم تو سب بھر چکے ہین لیکن اے ہمدم

فقط ہے داغ دل سو عاشقی کے وہ علامت ہے

کھین نقد خرد ای جوش کھدینا نہ کھو بیٹھین — نہ اس بحر جہان مین آبروسی ہاتھ دہو بیٹھین
نہ ناموس و حیا و عزت و حرمت کو رو بیٹھین — مقام عاشقی مین بلھوس ہشیار ہو بیٹھین

۱۹ **کہ ملک عشق کے سیاح نے پائی نظامت ہے** ۱۰

مسدس ہذا حسب فرمایش نواب مبارک علیخان کہ خلف نواب محمد سعید خان بہادر مرحوم والی رامپور و شاگرد جوش اند گفتہ شد

نہ باغ دہر سے پایا کوئی گل مقصود — دکھائی دی نہ ان آنکھونکو صورت بہبود
سوائی رنج نہ ہستی مین دل ہوا خوشنود — اخیر وقت ہے اب سوچ ہی یہہ ای معبود

نہ ہندوام نہ مسلمان نہ کافرم نہ یہود
بحیرتم کہ سر انجام من چہ خواہد بود

کسیکو دیر جہان مین بتونسی رغبت ہی
کسیکو ماہ رخونکے پسند صورت ہی
کسیکو خالق عالم کا جوش الفت ہی
گناہ گار ہون ہر دم مجھے یہہ دہشت ہی

نہ ہندوام نہ مسلمان نہ کافرم نہ یہود
بحیرتم کہ سر انجام من چہ خواہد بود

کبھی جبین پہ ہے قشقہ گلی مین ہے زنار
برا سمجھتے ہین سب مجکو کافر و دیندار
کبھی طریق مسلمان کبھی مجھو د شعار
وبال عمر دو روزہ ہے کیا کرون غفار

نہ ہندوام نہ مسلمان نہ کافرم نہ یہود
بحیرتم کہ سر انجام من چہ خواہد بود

کمال خطرۂ روز حساب ہے مجکو
مثال برق طپان اضطراب ہے مجکو
سرائی دہر مین رہنا عذاب ہے مجکو
اس اپنے فعل زبونسے حجاب ہے مجکو

نہ ہندوام نہ مسلمان نہ کافرم نہ یہود
بحیرتم کہ سر انجام من چہ خواہد بود

کبھی نہ مجھسے ہوئی طاعت خدائی کریم
نہ فکر خلد برین ہے نہ خوف نار جحیم
نہ ان بتونکو سمجھتا ہون غفور و رحیم
مگر ہے اس دل مضطر کو ہان یہہ رنج عظیم

نہ ہندوام نہ مسلمان نہ کافرم نہ یہود
بحیرتم کہ سر انجام من چہ خواہد بود

نہ خار صحن گلستان نہ ہین کوئی گل ہون
نہ زاغ کوہ و بیابان ہون مین نہ بلبل ہون

نہ برگ خشک چمن ہون نہ شاخ سنبل ہون | نہ مین گدا ہون نہ مین صاحب تجمل ہون

نہ ہندوام نہ مسلمان نہ کافرم نہ یہود
بحیرتم کہ سرانجام من چہ خواہد بود

کوئی ہے نشۂ حب خدا مین بالکل چور | کوئی پرستش اصنام پر بھبت مغرور
کوئی ہے امت موسی مین ہونیسے مسرور | مین اپنے مذہب و ملت سی سخت ہون مجبور

نہ ہندوام نہ مسلمان نہ کافرم نہ یہود
بحیرتم کہ سرانجام من چہ خواہد بود

جہان مین ایک بھی مجھسے ہوا نہ اچھا کام | کٹی گناہون مین عمر دوروزہ حیف تمام
لبون پہ جان ہے آیا ہے موت کا پیغام | دل خراب سی ہے صبح و شام اب یہ کلام

نہ ہندوام نہ مسلمان نہ کافرم نہ یہود
بحیرتم کہ سرانجام من چہ خواہد بود

بتان ہند بھی ہین مثل چرخ برگشتا | خدائی ارض و سما بھی ہے مجھسے آزردا
عزیزونکو ہے گلا دوستونکو ہے شکوا | مین اپنے خوبیٔ قسمت کا کیا کہون نقشا

نہ ہندوام نہ مسلمان نہ کافرم نہ یہود
بحیرتم کہ سرانجام من چہ خواہد بود

نہ عشق خال نہ الفت ہی روئی تابانسے | نہ سلسلہ دل غمگین کو زلف پیچانسے
نہ دین سے ہے غرض کچھ نہ کام ایمانسے | نہ جوش خوف و خطر مجکو اپنے عصیانسے

نہ ہندوام نہ مسلمان نہ کافرم نہ یہود
بحیرتم کہ سرانجام من چہ خواہد بود

اشعار متفرق

عاشق جوان بتونکے سیہ خال کا بنا
لاریب اوس کا کعبہ دل کا نکا بنا

وله قطعه

سنلیں یہ عرض جوش نزار احباب
نہ کریں چشم اشکبار احباب

فاتحہ کو مگر اوٹھائیں ہاتھ
آئیں گر جانب مزار احباب

جدید

پھر آئے میرے گھر آج اے ستم ایجاد کیا باعث
کیا مدت کی پھر بھولونکو تمنے یاد کیا باعث

جگر بھی بن ہے اکل شب سے کچھ عقدہ نہیں کھلتا
کراہا پھر کئے بارے دل ناشاد کیا باعث

وله

لڑا ہے خانہ جنگی مجھسے ہاں وہ جنگجو برسون
رہی ہے باہم صلت مین بہت سی گفتگو برسون

ہین وہ رند نمازی ہون کہ خوف بسی نستہ مین
کیا ہے بادۂ گلرنگ سے مینے وضو برسون

جو کی ہی ایکدن بھی بادہ نوشی تجھ بن ایساقی
رہا ہے درد دل درد جگر درد گلو برسون

وله

وہ کیا عشق و الفت کی قابل نہین
ہمارا ہے اکلا سا اب دل نہین

جدید

کیمیا ساز توجہ جو ترا طرح نہ دی
مس سے چاندی ہوئین چاندسی طلا بنجاؤن

پاؤن وحشت نی نکالے ہین بہار آئی ہے
کیون نہ اے وحشیو ہین بے سر و پا بن جاؤن

جدید

ہاتھونسے اپنا خون بہائینگے سیکڑون
مہندی لگائے تونے جو اے یار پاؤن مین

کسطرح جاؤن جانب دولتسرای دوست
طاقت نہین ہے ضعف سے زنہار پاؤن مین

ایدل فراق دست حنائی یار سے ہا ہا
باقی رہی نہ طاقت رفتار پاؤن مین

مژگانکے یاد ئیگے اے جوش سوئے دشت
ہاتھونکے بل چلے جو چبھے خار پاؤن مین

جدید

تا قیامت اسی حسرت مین رہونگا خاموش
مہربانی سے کبھی تمنے پکارا ہے نہین

جدید

اوس رشک گل کو دیکھکے تعظیم کے لئے
استادہ سرو قد ہوئے اشجار باغ مین

پھر نظارۂ رخ آن غیرت چمن ہا ہا
جائینگے جوش پھاندکے دیوار باغ مین

پاؤن جو اکدم رہا ہے گردش ایام سے
عاشق اک بت کی ہین ہر دیر صنم اپنا گھر
وہ سوال بوسۂ لب پر یہہ دیتی ہین جواب
گل سے اچھا وہ رخ گلگون ہی قد شمشاد سے
جوش تیغ نگہہ سے قاتل کے بیا
آنکھین جو وا ہین نرگس شہلا کیطرح جو سبق
تلوار سے جو تیرے ٹپکتا ہے خون سرخ
سرکش جو زیر گنبد چرخ بلند تھے
دوستی غیرون نے ہمسے دشمنی
بھولتا اکدم نہین دل سے
قتل کے دم آب خنجر کے روانی رہگئے
پھر غرور ای جوش کیون ہے اوسبت ہی پر کو

ای فلک ممکن نہین یہہ بخت نافرجام سے
کام کعبے سے ہمین مطلب نہ کچھ اسلام سے
باز رہیئے آپ اپنے اس خیال خام سے
زلف ہے سنبل سے بہتر آنکھ ہے بادام سے
جدید — دل شیدا پہ زخم کاری ہے
جدید — اوس گل کے دیکھنے کا ہمین انتظار ہے
جدید — گردن یہہ کسکی اوبت سفاک اوڑگئی
اونکے سم سمند سے اب خاک اوڑگئی
جدید — آپ کے ہمنے محبت دیکھ لی ہا ہا ہا
جدید — کسقدر یاد یار جانی ہے ہا ہا ہا
جدید — یہہ ندامت یار سے ای سخت جانی رہگئی
حسن کا عالم نہ وہ شان جوانی رہگئے

غزل ہذا جدید بعد ترتیب ہوجانی دیوان کے موزون کی گئی تھی لہذا
۱ اشعار متفرق کے اخیر مین تحریر ہوئی ۱۸

جاندے زلف پریزاد پہ ای دل کیونکر
دیکھیئے ہوتی ہے آسان یہ مشکل کیونکر
جائین ہم زار سوئی کوچۂ قاتل کیونکر
دیکھہ تو تیز نگہہ ای بت قاتل تیرا
میری آہونکی ہوا اون نے یہہ کی گستاخی

سر پہ تیرے یہہ بلا ہو گئی نازل کیونکر
ملتی ہے دولت وصل بت قاتل کیونکر
ناتوانونسے ہوطی سخت منزل کیونکر
توڑ کے پہلو کو پہنچا طرف دل کیونکر
دیکھتے کیا ہوا اوڑا پردۂ محمل کیونکر

آنکھ تو دیکھکے عاشق ہوئی خال رخ پہ — مجکو حیرت ہی کہ وارفتہ بنا دل کیونکر

وحشی زلف ہون مجنون سی سوا ہون لاغر — مجھسے اوٹھے گا بھلا بار سلاسل کیونکر

وصل کی شب بھی نہ بوسی لب شیرین کی ملی — جائے شربت نہ پیون زہر ہلاہل کیونکر

نابلد راہ سے ہون بار گنہ ہے سر پر — دیکھیے ہوتی ہے طی گور کے منزل کیونکر

اب تو دریائی محبت مین قدم رکھا ہی — دیکھین ہاتھ آتا ہے ایدل سر ساحل کیونکر

کند خنجر کے طرح وہ تو رکا ہے مجھسے ہا — تیغ سفاک گئی میرے گلے مل کیونکر

تیز رو ناقہ ہی مین قیس سے بڑھکر ہون ضعیف — آؤن ای غیرت لیلی پس محمل کیونکر

زیست سی تنگ ہون اک زہرہ جبین کے غم مین — پھر ن گر نیکے لیے تا چہ بابل کیونکر

غیر کو اور مجھی جب تو برابر سمجھی ہا ہا — ای صنم پھر ہو تمیز حق و باطل کیونکر

جہانیان اوسمین ہین اسمین ہے صفائی ایا — آئنہ ہو ترے چہرے سے مقابل کیونکر

خلش خار نہ ناخن کی خراشین پائین — خود بخود آبلے پھر وکے گئے چھل کیونکر

کیا تعجب اہی جو ہے یاد پری وو دل مین — بند جن کرتے ہین شیشہ مین عامل کیونکر

۱	نہ تو سنتا ہی نہ دیتا ہے جواب سائل جوش کیجے بت مغرور کو قائل کیونکر	۱۶

تاریخ انتقال پر ملال جناب قبلہ گاہی صاحب مسمی نواب محمد مقیم خان مبرور ابن نواب محبت خان بہادر مغفور نور اللہ مرقدہ

جناب قبلۂ دنیا و دینم ہا ہا — بروز عید شوال المکرم ہا ہا

ز باغ دہر سوئے قصر جنت ہا — بہ ہیلی بہشت فرمود تا رحلت

چنان بودہ بہر علمے مہارت — بسر بستند دستار فضیلت

به اولاد محبت خان مغفور رہ
نبوده این چنین ذیعلم مشهور

جعفر دانی حکیمے خوشنویسے
بشعر و شاعری یکتائی وقتے

محمد با مقیم و خان بهادر
همین اسم است گویا بے بهادر

مقیم لکھنؤ بود ند سابق
چو گردش کرد چرخ ناموافق

اجل برده بسمت شهر مذکور
نبوده از قریب اقربا دور

دران ایام بوده غدر هر سو
گروہے از سواران سیه رو

زباغ دیکھه غازیے پور ناگاه
گرفته بیگنه بر بود همراه

حواس و هوش و استقلال و جرأت
نرفت از دست هنگام مصیبت

چو بهر قتل بر دریا نشاندند
وضو کرده نماز عصر خواندند

ازان پس افسر آن فوج سفاک
تفنگی زد چنان بر سینهٔ پاک

که پرواز از جسد عنقای جان کرد
بشاخ نخل طوبے آشیان کرد

یکایک جوش با صد شور و افغان
ندا آمد ز گردون از دل و جان

بسال عیسوی تاریخ گفتم ہا
برفته فاضلے نامے زعالم
۱۸۵۷ء

قطعه تاریخ انتقال فرمودن جناب والده صاحبه ازاین جهان فانی بسوی ملک جاودانی در ماه رجب بتاریخ هفتم شب جمعه

والدهٔ ماجده بیگمه بیگم گئین
دهر سے سوئی جنان چھوڑ کی سب ساز و برگ

کر کی دل جان جدا ہاتف غیبی نے جوش
سال قضا یون کہا آه دیا داغ غم مرگ
[illegible]

۲	تاریخ انتقال غم اندوز مسمی دل افروز	۲

قضا کی دل افروز نے جب گھر ٹے
ہوئی جوش کو فکر تاریخ کے

یکایک ندا ئین یہہ ہاتف نی دین	گئی بھی دل افسردہ و زخلد برین

مہ قطعہ تاریخ صحت جناب منشی نولکشور صاحب

مالک مطبع اخبار اودہ کو مہاول	فصلی امراض سے صحت جو ہوئی حاصل
سال تاریخ یہہ ہے از سر افضال یہ جوش	حق تعالی نے عطا کی ہے شفاۓ کامل

قطعہ تاریخ تصنیف شدن تحفۂ اودہ کہ بطور نذر شہزادہ صاحب ملکہ معظمۂ لندن راکہ وارد لکھنؤ گشتہ بودند پیشکش کردہ شدہ بود

مری جناب محمد تقی ہین ایک شفیق	قلم نے جنکی رقم کی ہی مدحت و تعریف
فہیم و عاقل و نثار و ناظم و خوش فکر	خلیق و اہل مروت حلیم طبع شریف
کہا اونھون نے یہہ مجھسے کہ ہینی اندر زو	لکھی ہے ایک تو اریخ جوش خوب و لطیف
لکھین بطرز پسندیدہ آپ بھی تاریخ	کسی طرح کے نہ ہو طبع کو اگر تکلیف
یہہ دسنے جاہا کہ وہ فکر سال کیجے آج	سنین تو شاد ہون احباب مدعی و حریف
کہا بس اتنے مین ہاتف نی مصرعۂ تاریخ	بطور تحفہ ہوئی تحفۂ اودہ تصنیف

تاریخ انتقال اخوالصاحب نواب محمد ظفر یا بخان مرحوم متخلص براسخ کہ اول از نواب عاشور علیخا نمغفور در فن شعر و سخن اوستاد من بودند

بلبل جان اوستاد من	رفت در باغ خلد زین گلشن
بود راسخ تخلص نامے	شاعر بی نظیر چون جامے
جوش شاگرد آن ذوی الاکرام	از دل و جان بصد غم و آلام
خواست در سال فوت فکر کند	حال مرگ جناب ذکر کند
مگر آن بود رنج روح گزاہ	کہ حواس و خرد نماند بجا

بہ چنین اضطراب شد چو رقم ۔ گذشت یک سال کم ز سہو قلم
ایخدا جن و انس و وحش و طیور ۔ بشنود ہر کہ حال آن مغفور
این دعا روح پاک را بدہد ۔ مسکن تو دوام خلد بود
۱۲۷۴ھ

قطعہ تاریخ طبع کلیات نثر غالب حسب فرمایش منشی نولکشور صاحب

بخط خوب کاغذ صاف پر جوش ۔ بڑی صحت سے یہہ لکھی گئی ہے
سنہ جب طبع سال عیسوی مین ۔ لکھو کل نثر غالب اب چھپی ہے
۱۸۶۸ع

قطعہ تاریخ طبع دیوان ابو ظفر شاہ دہلی

دہلی کے جو مطبع مین یہہ طبع ہوا کھلے ۔ یہہ خط و کتابت کا ہرگز نہ بڑھا رتبا
تاریخ اگر چاہی ہاتف نے یہہ فرمایا ۔ ای جوش کہہ اب اچھا دیوان ظفر چھاپا
۱۲۷۸ھ

قطعہ تاریخ انتقال سید قطب اعظم صاحب مہرو خلف سید خواجہ حسن مغفور

چون نبا شد دل احباب و اعزا غمگین ۔ قطب اعظم بہ خدای دو جہان جان بسپرد
جوش از روی بکا سال وفاتش جستہ ۔ گفت ہاتف پسر خواجہ حسن وای بمرد
۱۲۸۰ھ

قطعہ تہنیت در تولد دختر نیک اختر نواب حسنعلیخان مرحوم کہ شاگرد نواب احمد حسن خان جوش بودند

خوشی کو ساتھ لیے شام تیسوین آئی ۔ بوقت سعد شب جمعہ ماہ اضحی تھا
عجیب لطف سے مین سو رہا تھا اپنے گھر ۔ کہ آئی کانون مین گانیکی دلفریب صدا
اور کھلے ہر دہن جو بند ہے صاف کھل گئین آنکھین ۔ خوشی مین بستر عیش و طرب سے مین اٹھا
نظر یہہ آئے تماشے جہان مین چار طرف ۔ خدا کی فضل سے چلتی ہے عشرتو نکی ہوا
نسیم گل نے بتائے مجھے چمن کے راہ ۔ ہزار رنگ سے دیکھی ہر اک روش پہ فضا

نئی سجے ہوتیں یہ بازو فرش عنادل کی — عروس باغ کا جوبن بہار پر دیکھا
یہہ کیفیت جو نظر آئی تو ہوئی حیرت — الٰہی کونسا باغ جہان میں پھول کھلا
تو ناگہان یہہ مجھے غیب سی صدا آئی — کہ دخت خانہ نواب مین ہوئی پیدا
وہ کون اسم مبارک حسن علیخان ہی — کہ جنکے خلق کا اب شش جہت مین ہے شہرا
سن تولد ہجری اگر کوئی پوچھے — ہوئی ہے جوش کہہ اب خجستہ باہر و پیدا

تاریخ طبع کتاب نظم پر درد حسب فرمایش شیخ امین الدین

ہی اگر یہہ فکر طبع سال ہجری روز و شب — کیا ہی عمدہ جوش کہہ دو نظم پر درد چھاپی

قطعہ تاریخ انتقال محمد اسحاق خانصاحب و محمد اسمعیل خانصاحب پسران صمد یارخان

چو در ماہ محرم وقت مغرب — شفیق جنان ذیشان محمد باہم
ازین دار فنا فرمود رحلت — عزیز واقف با کرد ند ماتم
محمد را اگر با لفظ اسحاق — سخندانی کند جوش حزین ضم
شود اسم مبارک بی تردد — عیان و منکشف بر اہل عالم
زفکر طبع عالی سال مرگش — ز دنیا سوئی جنت رفته گفتم

قطعہ تاریخ طبع دیوان اوستاد نا و مولانا جناب منشی مظفر علیصاحب متخلص اسیر

دیوان ہوا طبع بہت خوش اسلوب — از قطعیت ہے مطبوع ہے خط بھی مرغوب
خامی نے کیا مصرعہ تاریخ رقم — دیوان اسیر جوش چھاپا ہے خوب

اشعار تاریخ طبع تذکرہ کہ مولوی نیاز علیصاحب متخلص بہ ہیبا پریشان در آگرہ کلام شعرا جمع ساختہ اند ٥

میرے اک دوست ہین بڑی شاعر — شعر کے فن سے ہین بہت ماہر

گو پریشان تخلص او سکا ہے	خوب مجموعہ ایک لکھا ہے
تذکرہ شاعرون کا ہے نایاب	طبع جب دم ہوا باآب وتاب
فکر تاریخ جوش کے دل نے	تازمانے مین یادگار رہے
ناگہان آئی غیب سے یہہ ندا	کہ یہہ گلدستہ ہی سخن کا بجا

۱۵	قطعہ تاریخ طبع گلستان	۲
کلام سعدی شیراز شد طبع		کہ دارد مایۂ شیرین زبانی
نوشتہ مصرعۂ تاریخ او جوش		گلستانیست یا گنج معانی

۱۶	قطعہ تاریخ طبع مثنوی انوار حسین تسلیم	۲
گفت تسلیم سخندان خوش بیان		انتخاب وہر تازہ مثنوی
خواستم تاریخ بہر سال جوش		گفت دل نیرنگ عشق و عاشقی

قطعہ تاریخ انتقال کردن مولوی سید محمد صاحب مرحوم المشتہر بہ مجتہد العصر

قبلہ و کعبہ چون قضا فرمود	کہ نہ عالم کسے چنین بودہ
بود سید محمد اسم شریف	ہادی جملہ مومنین بودہ
سال مرگش رقم کنم ای جوش	فکر دل را کمال این بودہ
تا رک شمع آہ کردہ جدا	گفت ہاتف چراغ دین بودہ

دیگر قطعہ تاریخ طبع گلستان حسب الارشاد جناب منشی نو لکشور صاحب

گلستان گشت چون مطبوع اکنون	بہ فضل قادر خلاق بیچون
چنان با خط پاکیزہ رقم شد	کہ بخشش کلک ہر کاتب قلم شد
سطورش غیرت زلف حسینان	حروف نقطہ ہایش در و مرجان

ستایش نسخۂ دیگر بہ عالم	نہ گشتہ طبع نادر تا بہ اینندم
بہ پیش نور لوح و جدول نو	جبین مہ شعاع شمس بے ضو
برائے یادگار اندر زمانہ	نمودہ فکر سائش شاعرانہ
یکایک جوش با شیرین زبانے	بگفتہ ہین گل باغ معانے ۱۲۹۱

قطعۂ تاریخ رپورٹ ڈیوس صاحب کہ کتاب تواریخ وسط قطعۂ ہندوستان بشرح و لفظ ہی حسب الارشاد منشی نولکشور صاحب کی لکہا تہا مگر بجہت جلد چہپ جانی تواریخ مذکور کے مندرج کتاب نہ ہوا

رقم چونکہ ہے اس مین احوال ہند	طبیعت کو ای جوش مرغوب ہے
جو پوچہے کوئی عیسوی سال طبع	یہہ کہدو تواریخ کیا خوب ہی ۱۸۷۳

ایضاً قطعۂ تاریخ ہجری در انتقال پر ملال جناب قبلہ گاہی صاحب مسمی نواب محمد مقیم خان مہرور ابن نواب محبت خان بہادر مغفور

پدرم ناگہان شد چو قتل	منتشر شد بوی خون شان چون عطر
گشت این واقعہ بہ دہلی ہیبت	کرد در سال فوت جوش چو فکر
فرق جان را بریدہ ہاتف گفت	شہر شوال و یوم عید فطر ۱۲۷۵

قطعۂ تاریخ انتخاب برادر سلیمان خان صاحب متخلص بہ اسعد

ہان اسعد نی ناظم ملک سخن	کشور عالم مین پایا ہے خطاب
کارپرداز ان مطبع آج کل ۱۲	اونکا اک چہپوا رہی ہین انتخاب
لوح مین ہے روشنے ماہ نو ۱۲	خط جدول ہین شعاع آفتاب
پارۂ الماس ہین حرف غزل ۱۲	نقطے بنقطے مین وہ ہین دُر خوش آب

جو مخمس ہے ہوا میں حمد سے	بیت لاثانی ہے مصرع لاجواب
ہو نہیں سکتا مخمس سے بھی جوش	خوبی تاریخ گوئی کا حساب
منتخب کی اوسکی یہ تاریخ ہے	عمدہ چھپوایا اسید کا انتخاب ۱۳۰۵

قطعہ تاریخ جدید تولد فرزند قاضی عطا حسین صاحب ہیں نائب ٹونک

نام میں جنکے ہیں الفاظ عطا اور حسین	حسب مقصود دیا اونکو خدا نے فرزند
کیون نہ تقسیم ہو زر کیون نہو بٹتی خوشیان	ہین نہ خوشنود دیا اونکو خدا نے فرزند
مصرع سال ولادت یہ لکھا جوش نے ہے	آج مسعود دیا اونکو خدا نے فرزند

قطعہ تاریخ طبع شدن شعر نواب کلب علیخان بہادر والی ریاست رامپور بسبب جلد طبع ہونے شعر مذکور کے مندرج کتاب نہ ہوا جدید

شعر نواب نے وہ لکھے ہیں یار	جسکی مدحت مین زبان ہے قاصر
اوسکے چھپنے کی جو مشہور ہوئے	خیر از فضل خدائے قادر
جوش نے طبع کا یہ سال لکھا	شعر نواب ہی صنع نادر ۱۳۰۵

قطعہ تاریخ طبع شدن کتابی کہ موسوم بہ جادۂ تسخیر است جدید

حسب ارشاد مالک مطبع	کلک بر داشتم پی تحریر
سال تاریخ طبع جدید است	از دل جوش جادۂ تسخیر ۱۳۰۵

قطعہ تاریخ انتقال فرمودن جناب عمو صاحب قبلہ رئیس خاندان مسمی نواب حیدر علیخان بہادر مرحوم خلف الرشید نواب محبت خان بہادر مغفور از این دار فانی سوی ملک جاودانی بشہر رجب المرجب تاریخ

۲۵ ہشتم شب یکشنبہ سنہ ۱۲۸۱ ہجری بود ۲

بشهر رجب جوش چون بحشم ما
بدست اجل نقد جان را سپرد

به گفتم نزد وشی الم سال فوت
که نواب حیدر علیخان بمرد

تاریخ طبع مثنوی گلشن بهجران تصنیف دیوان حاجی امید علیخان متخلص بمخدوم شاگرد حضرت جوش ساکن موضع سدهاری ضلع اعظم گڈه

تاریخ طبع کهدوای جوش تم شتاب آ — جدید — یه مثنوی چهپی هے بے مثل لاجواب اب

۲۷ دیگر قطعه تاریخ طبع شدن گلستان ۲

چون گلستان شیخ شمس الدین تو — جدید — از جوش سالک گوهر پا بسفت
بلبل دل جوش بهر سال طبع
این گلستان رشک گلزار بهشت گشت

۲۸ ایضا قطعه تاریخ جدید طبع شدن الف لیله نثر که طوطارام شایان تالیف ساخته اند ۲

جستیم چو سال طبع ما بجر سے ته
اظهار نمود خرد بخود طبع

ای جوش بریده فرق اعدا
گو نسخه الف لیله شد طبع

۲۹ ایضا قطعه تاریخ انتقال جناب قبله گاهی حضرت ۲

چو از هاتف غیب پرسیدم ای دل — جدید — کجا والد از دهر جائی گرفتند
بگفته که همراه جد خود انی جوش
بفردوس نواب با لطف رفتند

قطعه تاریخ جدید طبع شدن آئین اکبری حسب ایماء منشی نولکشور صاحب گفته شده بود مگر بجهت جلد چهپ جانیکی شریک کتاب نه هوا

نولکشور که هستند منشی دیباجه
زحال جمله علوم اند واقف و ماهر

چگونه خالق عادل دهد نه دولت و مال
چنان بدهر کسی نیست صاحب وشاکر

صفا ز جانب هر خاص و عام و عالم
بشکل آئینه دارند باطن و ظاهر

نیامده بوجود از عدم چنین نباش
به بذل شان کرمی بغائب و حاضر

طلب چو ساخت کسی مال و دولت دنیا
عطا نمود باو حسب خواهش خاطر

اگر ز دور رقم کونین دستیاب شود
مجال نیست رقم مدح شان کند شاعر

ز راه مهر و مروت چنین لطف فرمودند
درین زمان به عنایات خالق قادر

شده است نسخهٔ آئین اکبری مطبوع
بگو تو مصرعهٔ تاریخ بهر هر ناظر

کلام تست متین و پسند طبع جهان
ز نوشت جمله عیوب است شسته و طاهر

اگرچه صدمه و رنج و ترددات کثیر
ز فکر شعر و سخن کرده بود بس قاصر

مگر بموجب حکم جناب قبل الله کرده
بزور طبع رسا حسب خواهش خاطر

رقم نمود بتاریخ وجه طبعش جوش
که بود نسخهٔ آئین اکبری نادر

سنه ۱۲۸۲ ه

بطور مثنوی در صنعت توشیح چند اشعار بمدح مشفقی مکرمی منشی نولکشور صاحب مالک مطبع اوده اخبار

معنی صورت مروت و حلم
نامی روزگار ز هر فن
شادمان کرده خلق را اکرمش
یوسف با جمال مهروئی
ناظم ملک اتقا و یقین
واقف امر حق حقیقت جو
لالهٔ بوستان فضل و کمال

منبع لطف و مهر و معدن علم
نکته سنج و فهیم رمز سخن
شور در عالم است از حشمتش
یم مواج مصدر خوش‌خوئی
ناصر جمله اهل ملت و دین
وه چه عقل سلیم دارد او
لولوی بحر حشمت و اجلال

کرد و بخشش چنان ته افلاک | که فقیر اند صاحب املاک
شاهد مقصد است در بغلش | شکرین هر که کام نی بدلش
ده چه زوئی که بر صباحت او | واله و عاشق است هر خوش رو
رتبه و ان شریف باهر ذی قدر | روشن است اسم پاک او چون بدر
صادق القول و صاحب اخلاص | صابر و شاکر و ز رنج خلاص
آفتاب سپهر عز و علا | اختر چرخ فهم و ذهن و ذکا
حاتم عهد ما بلا تشریح | حد وصفش نه لایق توضیح
بانی عدل و داد و فیض مآب | بزمانه دگر چو او نایاب
دور دارد خدا ز رنج جهان | دایم او را به حق مقبولان
اوج گیرد ستارهٔ اقبال | دامن از مال باد مالا مال
دشمنش همچو ابر گریان باد | خیر خواهش چو برق خندان باد
اندرین نظم نکته ایست نهان | بشنو و کشف تا کنم به بیان
نکته است این که گر ز صدر و عروض | آنکه هست از عروضیان مفروض
نیز از ضرب و ابتدائی بیت | آنکه شد در میان و پائی بیت
گیری از حرف یک یک از اشعار | اسم ممدوح میشود اظهار
میشود از چهار قسم عیان | نامش از بیت پانزده تو بخوان
ثابت آن بیت هاست در القاب | گر توانی شمار کن به حساب

جوشش از فضل ایزد متعال
ختم این نظم شد به حسن مقال

واسوخت تصنیف لطیف آپ احمد حسن خان دہلوی ہوش مسموم بہ فسانۂ جوش

یاد ایام کہ کچھ غم سے سروکار نہ تھا — عاشق زلف و خط و مائل رخسار نہ تھا

خندہ زن مجھپہ کوئی کافر و دیندار نہ تھا — دیدۂ تر سے رواں آنسوؤں کا تار نہ تھا

کیا ہی عشرت میں مری عمر بسر ہوتی تھی

دین و دنیا کی ذرا بھی نہ خبر ہوتی تھی

شمع رویوں پہ دل زار کا آنا کیسا — جان کو صورت پروانہ جلانا کیسا

روز گل جسموں کے اندام پہ کھانا کیسا — جی عبث صدمۂ فرقت میں کھپانا کیسا

ایک دن عیش کا پھر سوز کی مصیبت کیسی

سحر وصل کہاں کی شب فرقت کیسی

عشق ہے کوچۂ بدنامی و صد رسوائی — گر دل اسکے جو پھرا اوسنے اذیت پائی

قدم اس رہ میں بڑھایا تو بپا آفت آئی — کہ گھٹا صدمۂ و اندوہ کی دل پر چھائی

اسکے سودے میں اگر نفع ہو سودا نکرے

اسطرف کعبہ ہو اے قبلہ تو سجدا نکرے

عشق دریا ہی رہ آفت کا عیاں ہے ابا — جسکی ڈوبے نہیں ڈوبی کہیں جا لگتے ہے گویا

صورت موج ہوئی سیکڑوں پر اک تبا — ہاتھ آئی نہ کسی کو یہ کبھی اسکی تھاہ

حضرت خضر نے پایا نہ کنارا اسکا

وہ بہا رہے خضر خوش آب کی دھارا اسکا

کہیں معشوق کی صورت یہ عیاں ہوتا ہے — کہیں عشاق کے سینے میں نہاں ہوتا ہے

بنکے افسانہ کہیں سے بیاں ہوتا ہے — کہیں دلسوز کی آہوں کا دہواں ہوتا ہے

اسکی ہمسائی سے اوڑھی ہوش پریزادونکے
مطلب دل نہ بر آئی کبھی ناشادونکے

گیسوؤں رخ پہ کسی کے جو طبیعت آئی پھنس گیا پیچ مین سودے کی شامت آئی	۵۳	سر پہ اک بیٹھے بٹھائی نئی آفت آئی صبح عشرت تو گئی شام مصیبت آئی

لا دوا ہے یہ مرض اسکی دوا مشکل ہی
ملک الموت نہ آئین تو شفا مشکل ہی

دل کا آجانا حقیقت مین ہے اک قہر خدا اوسکے نزدیک برابر ہے برا اور بھلا	۵۴	کچھ بشر کو نہین آنکھونسے دکھائی دیتا سچ ہے یہ بات بلا ریب نہین جھوٹ ذرا

سنیئن احباب یہ دل کچھ مین بیان کرتا ہون
ہین جو اسرار نہان اونکو عیان کرتا ہون

تھی کبھی ایک پریزاد سے الفت مجکو چاہتا تھا بخدا رونق صحبت مجکو	۵۵	اپنی تاثیر دکھاتی تھے محبت مجکو ہان سلیمان زمان کہتے تھے خلقت مجکو

پھرتی پہلو مین وہ گل صبح و مسا رہتا تھا
مین بے بلبل کی روش اوسپہ فدا رہتا تھا

ہاتھ سے اپنے پلاتا تھا وہ رشک گلزار بادۂ نشہ کا منہ و دہن مثل زبان ہی ہر بار	۵۶	پھول کے جام مین بھر کر منی احمر ہر بار نشہ کی دھن مین عجب ذائقہ بوس و کنار

جوش وصلی کیطرح دل جو ملی رہتی تھے
دور محفل سے جدائی کی گلے رہتی تھے

[illegible]نبہ کو جو درگاہ وہ بت آتا تھا	۵۷	بیٹھ مین گر مجھے ہمراہ نہین پاتا تھا

کشمکش سے الم ورنج کے گھبراتا تھا ۔ تنگ ہو کر یہ خدا غیظ سے فرماتا تھا

جوش نے اب بھی صورت کا دکھانا چھوڑا
آج سے بیٹھے ہی درگاہ میں آنا چھوڑا

۱۱

درد ہوتا تھا اگر سر میں ہمارے ہی ذرا ۔ گھس کے صندل کو لگاتا تھا وہ ہر صبح و مسا
مصحف روئے کتابی کی ہوا دیتا تھا ۔ دم بدم پھونکتا تھا پڑھ کے دعائیں صدہا

بار غم سے دل نازک کو قلق رہتا تھا
رنگ رخسارۂ گلرنگ کا فق رہتا تھا

۱۲

بارہا از رہ الطاف و کرم فرمایا ۔ کبھی دم بھر کو بھی تا زیست نہ ہونگا میں جدا
بلکہ درگاہ خدا میں ہے یہ درخواست و دعا ۔ تیری ہی سامنے ہو سوئے عدم کوچ مرا

سوگ میں تیرے نہ اللہ بٹھانا مجھکو
جلد اس عالم فانی سے اوٹھانا مجھکو

۱۳

اوسکو باتیں تھیں محبت کی جو منظور نظر ۔ فرط الفت سے میں کہتا تھا کہ اے رشک قمر
تیرا حسن چمکتا رہے ہر شام و سحر ۔ مجھ سے سو لاکھ تصدق کریں سر قدموں پر

غیر کے سمت اگر دیکھوں تو اندھا ہوں میں
ہم سخن اور کسی سے جو ہوں گونگا ہوں میں

۱۴

سینے پر داغ محبت کو عیاں رکھتا ہوں ۔ تیری رہنے کے لیے دل سا مکان رکھتا ہوں
سر میں سودائے بلاخیز نہاں رکھتا ہوں ۔ شعر یہ آٹھ پہر ورد زبان رکھتا ہوں

دام گیسوئے مسلسل میں گرفتار رہوں
مردم چشم فسوں ساز کا بیمار رہوں

دل عشاق ہر اک تہا جسمین اوبہماتا تہا

عیرتین دیدیے یک معشوق بنایا اوسکو | نازکی طور نہ آتا تہا سکہایا اوسکو
دلبری کا جو طریقہ ہی بتایا اوسکو | جس سے واقف ہی نہ تہا سب وہ جتایا اوسکو

۴۲۰

غمزہ و عشوہ و انداز مین مشتاق کیا
دلفریبی مین اوسی شہرۂ آفاق کیا

اپنو سر مہ اوسے منظور نظر رہتا ہی | شوق خودبینی کا ہر شام و سحر رہتا ہی
شغل آرایش تن آٹھہ پہر رہتا ہی | آئنہ آگے اوکی وہان روز ہی دہر رہتا ہی

۴۲۱

دیکہہ کچہ اور ہی اطوار مین بیدل آکر
راتدن رہتا ہے آئینہ مقابل اوسکے

ہر جگہہ وہ مہ نو اپنو پہیرا کرتا ہی | شہر مین حسن کو انگشت نما کرتا ہی
رات بہر سیر شب ماہ کیا کرتا ہی | ہان رقیبان بد اختر کا کہا کرتا ہی

۴۲۲

کبہی ہو جہہ بناوٹ سے بگڑ جاتا ہی
صلح کیسی کبہی آتا ہی تو لڑ جاتا ہی

شہرۂ حسن ہے اپنو سر بازار اوسکا | یوسف مصر ہی سو جان سے خریدار اوسکا
ہر کشتی پہ ہی بہت شعلۂ رخسار اوسکا | مہر ٹپکے ہی مہر سے بہی طرۂ دستار اوسکا

۴۲۳

اپنی انداز پہ کسطرح اوسے ناز نہ ہو
جب طرحدار وہ نہین ایسا کوئی طناز نہ ہو

گلشن عشق مین ہی کوئی بہیجے فدویکا سلام | کوئی کہتا ہی کہ ای شاہ حسینان مین ہون غلام
بہیجتا ہی کوئی نادیدہ زبانی یہ پیام | لی خبر جلد کہ اب عمر و روزہ ہے تمام

۴۲۴

طالب دید ہین ایما ہی کسی عاشق کا
جان دیدیجئے منشا ہے کسی عاشق کا

۱۲۵
کھینچتا ہی کوئی دلسوختہ جلکر دم سرد — کہیں بیٹھا ہی کوئی بیمار کہ سینے مین ہے درد
کوئی چپ بیٹھا ہی اک سمت کو با چہرۂ زرد — کوئی پڑھتا ہے بہ آواز بلند ایم یہ فرد

ای نسیم سحر آرام گہ یار کجاست
منزل آن مہ عاشق کش عیار کجاست

۱۲۶
دیکھا جب اوسنے کہ عالم ہے طلبگار مرا — شکل موسی ہی ہر اک طالب دیدار مرا
رنگ لایا ہی نہایت گل رخسار مرا — راتدن بھرتی ہے دم بلبل گلزار مرا

امتحانًا جو ذرا دل مین خیال اوسنے کیا
یہ جواب اوسکو ملا جس سے سوال اوسنے کیا

۱۲۷
نیلم و نقرۂ و الماس و طلائی احمر — نقد دل دولت دین پارۂ یاقوت جگر
سب یہ کیا مال ہین الغیرت خورشید قمر — بلکہ ہی جان کا جو کیسۂ تن مین گوہر

رونمائی مین اب ہے دون جو دکھاؤ عارض
پردۂ شرم و حیا سے نہ چھپاؤ عارض

۱۲۸
سنکی ان باتونکو بہولا وہ گل تنک بہار — ایک میری نہ سنی نیتین کین لاکھ ہزار
ہمرہ باغی بدخواہ گیا بے تکرار رہا — بلبل خاطر غمگین کو جدائی ہوئی خار

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روی گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

۱۲۹
اوس پریزاد کی غم مین بنا دیوانہ — دل ناشاد کو مرغوب ہوا ویرانہ

قیس و فرہاد کا سب ہو گئے افسانہ — ذکر بلبل نہ کہین تذکرۂ پروانہ

شور ہے چار طرف اب مری رسوائی کا
شغل ہے آٹھ پہر بادیہ پیمائی کا

۲۳۰

یاد آئی جو کبھی وہ گل رخسار مجھی
وحشتی آبلہ پا جانتے ہین خار مجھی
شوق دیدار نے اسطرح کیا زار مجھے
اس صعوبات پہ لاحق ہے یہ آزار مجھے

شکل بلبل ہے سخن نکلے نالی دلسے
اشک حسرت صفت شمع نکالی دلسے

۲۳۱

ہی یہان تخت جگر ہونے کی تیاری
ورد اپنا ہی یہان نالہ و آہ و زاری
گرم رہتی ہے وہان محفل بادہ خواری
ہین وہان قہقہے ہر وقت وہین سی جاری

لب پہ شور و فغان دلمین یہان حسرت ہے
شعر خوانی ہے وہان آٹھ پہر صحبت ہی

۲۳۲

اس تپ ہجر نے بنا دی ہی وہ حالت اپنی
صورت مرد و صد سالہ ہے صورت اپنی
ہوش کا کوچ ہوا سلب ہی طاقت اپنی
زعفران زار خزان دیدہ ہی رنگت اپنی

وقت آنست کزین دار فنا در گذریم
کاروان رفتہ و ما نیز براہ سفریم

۲۳۳

دیکھکر حال زبون تجھسے کہون کی تنہا
ورنہ اس درد غم و رنج نے گھیرا ہی بڑا
تو بھی اپنے دل مجروح کو کسی سے بہلا
جان جائیگی تری یار کا کیا جائیگا

ترک کر چاہ اوسکی دور یہ آزار ہو
دل لگا اوس سے جو معشوق وفادار بھی ہو

۱۳۴

اونکی سمجھانی سے کچھ آیا مری دلکو خیال
ڈھونڈھا اپنے لیے معشوق حسین نیک خصال
ناز چین فتنہ گر سیمیں کہولی گردن رنج و ملال
جسکی آنکھوں سے خجالت زدہ چشم غزال
اب اوسی شمع پہ دن رات ہیں پروانہ ہم
کیا پری زاد ہے وہ جس کا ہیں دیوانہ ہم

۱۳۵

وہی ہے اوس بت کو خدائی محبت میری
ایکدن بھی جو نہیں دیکھتا صورت میری
نہیں منظور نظر دوری و فرقت میری
در و دیوار سے رہتی ہے شکایت میری
لیکے رخصت کہیں دم بھر کو اگر جاتا ہوں
پھر جو آتا ہوں تو بچبیں اوسے پاتا ہوں

۱۳۶

راز پوشیدہ مرا جبکہ یہہ مشہور ہوا
پیش چشم اوسکے زمانہ شب دیجور ہوا
سنکے آزردہ نہایت بت مغرور ہوا
نشہ کبر جو سر میں تھا وہ سب دور ہوا
میری لینے کو خبر آدمی اپنا بھیجا
مندرج جسمیں یہہ مطلب تھا وہ نامہ بھیجا

۱۳۷

اج اے جوش اگر تو نہ یہاں آئیگا
لاکھہ ڈھونڈھیگا جہاں میں نہ مجھی پائیگا
دیکھہ پچتائیگا پچتائیگا پچتائیگا
سیر ہو جائیگا جینے سے یہ غم کھائیگا
پھر آنا جو نہ اے غیرت مجنون ہوگا
جان جاتی رہیگی تجھپہ مرا خون ہوگا

۱۳۸

ربط سابق کا جو تھا مد نظر تھوڑا پاس
خود قدم اوٹھہ گئے باقی نہ رہا ہوش و حواس
دل پر خوف میں کیہہ سنکی بہت آئی ہراس
لیگئی حسرت دیدار مجھے بیوسواس
شاد ہان دیکھتی ہے وہ بت پری پیکر ا

ہاتھہ کس ناز سے مہیا کی بغل گیر ہوا

۵۳

پھر کہا ہنسکے کہ یہ ڈھنگ تمہاری کیسے
گل تازہ کوئی لا یہ کھلایا تمنے
دور از حال کبھہ پاس نہ آئی مہرے
اوس سے بلبل کی بڑی لطف اوٹھائی ہونگے

اپنی چاہت کی قسم ہان تمہین دینا ہوگا
سیکڑون قول نہ آئینکے وہ لیتا ہوگا

۵۴

کیونجی دیکھو تو ادہر تہاہی مجھسے اقرار
تم تو کہتے تھی کہ مین آنکھہ اوٹھا کر اکبار
چشم بد دور ہے اور کی جو عاشق زار
حور عین ہے اگر آئی تو نہ دیکھون زنہار

اب کہان بولیے وہ عہد وہ پیمان گیا
جو حقیقت تھی تمہاری مین اوسے جان گیا

۵۵

تہام کی دلکو بہہ سید ہا سا جواب ایکبار
پہلی کسنی مری گردنپہ چہری کو پہرا
واہ جی واہ اسی کہتے ہین شکوا اولٹا
ابتو مین جانتا ہون یاد نہ ہوگا اصلا

تو نی وہ خار دئی ہین مجھے او غنچہ دہن
دل من داند و من دانم و داند دل من

۵۶

اک جہان آگی ترے حسن کا خواہان کب تہا
رشک بلقیس حکومت مین سلیمان کب تہا
تجھپہ مرتا کوئی یون گبر و مسلمان کب تہا
آگی ہر جن و بشر تابع فرمان کب تہا

جانمن مینی ہی معشوق بنایا تجھکو
عشوہ تعلیم کیا ناز سکھایا تجھکو

۵۷

میری الفت سی زمانی مین ہوا تو مشہور
جن ہے یا آدم خاکی ہے پری ہے یا حور
ورنہ اتنا نہ کوئی جانتا تہا او مغرور
پہونچتا ابتو ہے پڑہ پڑہکے ہر اک سورۂ نور

آگے یون اوج پہ یہ حسن کا تارا کب تہا
آگے خون دل عشاق گوارا کب تہا

لباس آگے پہنتا تہا تو ایسا بہاری — بیت — اوڑہتا تہا نہ کبہی سرخ دوپٹا بہاری
زینت پائے حنائی تہا نہ جوتا بہاری — زیب سر رہتا تہا اسطرح نہ چہیکا بہاری

کب لب لعل پہ مستی کے دہڑی رہتی تہی
طالب دید نہ مخلوق کہڑی رہتی تہی

آگے سانپ سے جہجکنا نہ تجہی آتا تہا — بیت — آنکہہ کیطرح پہڑکنا نہ تجہی آتا تہا
صورت برق چمکنا نہ تجہی آتا تہا — مثل شعلے کے بہڑکنا نہ تجہی آتا تہا

آگے رنگینی کا یہ شوق کہان تہا تجکو
آگے خودبینی کا یہ ذوق کہان تہا تجکو

جبکہ اس طور کے اطوار نظر آئی مجہے — بیت — ہان نئے روز خریدار نظر آئی سب مجہے
رند بدوضع طلبگار نظر آئے مجہے — سیکڑون طالب دیدار نظر آئی مجہے

ہوگئی ناچار کیا تجہسے کنارا اپنے
اور محبوب نکالا ہے خود آرا اپنے

پہول گرتے ہین دہن سے جو ہو گرم گفتار — بیت — طرز رفتار پہ مفتون ہے تدرو کہسار
ایسا طرار ہی وہ غیرت گل رشک بہار — تو کہے ایک اگر اوسکو سنائی وہ ہزار

قد قیامت ہی بلا زلف ہی رخ لالہ ہی
اور تو کیا کہون آفت کا وہ پرکالا ہی

امتحانا سر محفل جو وہ مہرے آسنے — بیت — ہو یہ ششدر کہ جو بہاگی بہی نہ رستا پائے

شل تصویر گلے شرم سے بت بنجانی
منہ سے بولی جو خفا ہوا وسکے تو منہ کی کہائے

قہقہی ایسے لگائے کہ رولادی تجکو
چٹکیون مین وہ جگت باز اوڑادی تجکو

۴۹

کہکی یہ مینے کہا او بت سفاک لقب
او سکی حق مین یہ جدائی ہے مری غضب
لی خدا حافظ و ناصر کہ مین گہر جاتا ہون اب
گذری ہونگے دل نازک پہ بہت رنج و تعب

راستہ بیٹہا ہوا دیر سے تکتا ہوگا
نہین معلوم کہ کیا غیض مین بکتا ہوگا

۵۰

بعد ازین قصد کیا مینے چلی جانی کا
ایک بہی مجسے قصور ایسا ہوا تہا نہ ترا
نازسے کہینچکے دامن کو مری فرمایا
بی سب آج سنائین ہین جو باتین صدہا

غیر کے ملنی کے تہمت تہی سراسر مجہپر
راست کہتا ہون دروغ اسمین نہین ہے مو بہر

۵۱

سخت حیران ہون کیونکر تجہی سمجہاؤنمین
چلکی درگاہ میں لے سو قسم کہاؤنمین
نہ یقین آئی تو قرآن اوٹہا لاؤن مین
گر خلاف اسمین ذرا سا بہی ہو مرجاؤنمین

جہوٹ اور سچ میرا خدا اسکو دکہا دیتا تو
ورنہ اس کافر بدظن کو سزا دیتا تو

۵۲

پہر بناوٹ سی بگڑکر یہ جواب اوسکو دیا
بہولکی بہی نہ کبہی ہائی غضب یاد کیا
مین وہی ہون تو سمجہتا تہا جسے دلمین برا
آج کیا ایسی عنایت ہوئی للہ بتا

خوب مین جانتا ہون او بت سفاک تجہی
اور کوئی ہے نہ سمجہا بخدا خاک تجہی

۵۱

صدمۂ ہجر اوٹہانا ہے ابہی یاد مجھے
ذلتین روز کی پانا ہے ابہی یاد مجھے
بی سبب تیرا ستانا ہے ابہی یاد مجھے
آہین کر کے نیکار زمانا ہے ابہی یاد مجھے

اب مین کافر ہون اگر تجھسے لگاؤن دلکو
شمع کیطرح سے کیون مفت جلاؤن دلکو

۵۲

مجھسی از بہر خدا ترک ملاقات رہے
اور کی بہانسنی کے مد نظر کہات رہے
واسطے میری نہ اب فکر مدارات رہے
جان جائی تو بلا سی مگر اک بات رہے

دل مرا پہر گیا ہے اذیت ترسا تجھسے
بخدا اب نہ ملونگا نہ ملونگا تجھسے

۵۳

سنکی باتونکو مرے اگ بگولا وہ بنا
تو ہے کیا مال کہ ہوگی مجھی جسکی پروا
صورت برق تڑپ کر یہ شرارتسی کہا
لاکھون پہرتے ہین زلیخا کیطرح دم میرا

ہوگی خود یوسف ثانی تری رکھو نہین چاہ
اجی لاحول ولا قوۃ الا باللہ

۵۴

مجکو تہے وسے خوشامد مری منظور نظر
ونہین سو بار جہکاتا تہا مری قدمونپہ سر
بی کے زلف کی لیتا تہا بلائین شب بہر
اور مین ذکر بہی لاتا تہا نہ تیرا منہ پر

پس دیوار پہٹکنی نہ تجھے دیتا تہا
دم بہی تو سائی مین او سکے نہ کبہی لیتا تہا

۵۵

منہ لگانیکی ملے مجکو یہ تجھسی تعزیر
جب بہی ہوا ب کہ بہت کی مری عزت توقیر
ایسی بیطور جو آجاتی ہے لب پر تقریر
اور ہوتا تو سزا دیتا نہ کرتا تاخیر

خیر اچہا ہوا جو کچھ ہوا سب خوب ہوا

مجکو اب جان یہ تو دلمین کہین ڈوب موا

۵۵۸

جا خدا کی لیے جی جا ہی جہان جائیے
ڈہونڈہ اپنی لیے اب اور مکان جانیے
رہ نظر سان مری آنکہونسی نہان جائیے
یاد رکہہ بہولکی آنا نہ یہان جانیے

تجکو پروا اگر اکبار نہ میری ہوگی
کبہی سو بار نہ خواہش مجہی تیری ہوگی

۵۵۹

ہنسکے پہر اوس بت بی پہر سے مینی یہ کہا
میری جانب سی تو ہم ہے برائی کا بہلا
بہ خدا تیری ہی ہے بلنی کا تہا سارا جہگڑا
صحبت عیش کہا اوس غمناک کہا

تیری جلنے کی لیے چرب زبانی سب ہے
ہان اسی واسطے کہتا ہون کہانی سب ہے

۵۶۰

پہر وہ بیکل گئے جان میری گلی سے لپٹا
ڈالکر منہ کو گریبان مین شرما کی کہا
ایسی اپنے پہ کی اور اُڑائی نہ رہی عقل بجا
بند و بست اب یہ کہلا میری لئی تہا سارا

مضطرب دل ہے بہت چین ذرا آنی دی
ہجر کا نام نہ لی بہر خدا جانی دی

۵۶۱

قصہ کوتاہ غم و درد و الم دور ہوئے
پہر یہان عیش کے سامان بہ دستور ہوئے
ہم بہت شاد ہوی خوش ہوی مسرور ہوی
جو کلام آئی زبان پر اوسی منظور ہوئے

اب وہی ہم ہین وہی وہ وہی صحبت ہے
وہی جلسہ ہی وہی دن ہین وہی عشرت ہے

۵۶۲

راغب اوس سمت کو ہی جو کہ ہی مرغوب مجہے
طالب اوس بات کا ہی جو کہ ہی مطلوب مجہے
اوستی سیکہا ہی پسند آیا جو اسلوب مجہے
آپ عاشق ہی مرا سمجہا ہی محبوب مجہے

اتنا تو ہر وقت مری پاس رہا کرتا ہے
گوش دل سے جو میں کہتا ہوں سنا کرتا ہے

ہاتھ بھی جوش ترے سامنے وہ جوڑ چکا
رشتۂ مہر کو اغیار کے اب توڑ چکا

ملنے سے حاسد عیار کے منہ موڑ چکا ۱۲۸۵
جتنے اطوار تھے بیہودہ اونھیں چھوڑ چکا

واجب و فرض ہے تجھ پر بھی اطاعت اوسکے
سب کی الفت پہ مقدم ہے محبت اوسکے

قطعۂ تاریخ طبعزاد ناظم کشور نثر و نظم جناب مرزا خیر التعلیخان صاحب متخلص بہ نجیب

بیان ماست کہ دہی بود آنکہ زمانہ جوش
بیان دہر بیا بود کارخانہ جوش

غلط فتد چو بطرز مجاز حرف زدم
چہ اتحاد حقیقی من و میانہ جوش

ز استاد ازل اولین ہر وزیست
دگر بدہر بیاموختم ترانہ جوش

اثر ز بسکہ بہ آتش زبانیش بردم
چو شمع سوخت سراپا مرا زبانہ جوش

خوشا زبان و بیانہای سحر آمیزش
کہ دلفریب بود نظم عاشقانہ جوش

زبس گداخت مرا فکر سال این واسوخت
چہ نجم سوز و گداز است در فسانہ جوش
۱۲۸۵ھ

قطعۂ تاریخ طبع از طبع سلیم برگزیدۂ لم یزلی مرزا وزیر علی صاحب متخلص بہ فہیم

اچھی صاحب کہ جوش مشہور است
نیک والا نژاد و صاحب ہوش

شاعرے گز بیان رنگینش
عندلیبان بوستان خاموش

طرفہ واسوخت کرد چون موزون
شد طلبگار سال آن ز سر جوش

بہر تاریخ طبع گفت فہیم
ہوش از سر برد فسانہ جوش
۱۲۸۵ھ

تمت

قطعۂ تاریخ مرتب شدن دیوان هذا از نتائج افکار برادر محمد سلیمان خان صاحب متخلص به اسد ۲۸

سزد توصیف بیحد خاص ذات پاک یزدان را — که گویائی عطا فرمود مشت خاک انسان را

درود جن و انسان و ملک بر روح آن سرور — که بهر رشد ناظم کونین نازل کرد قرآن را

تحیت بر روان آل و اصحابش که از صولت — به اسلام اندر آوردند ملک روم و ایران را

در تصنیف لطیف خود کند ترتیب دیوانی — درین ایام چون منظور شد احمد حسین خان را
(نام مصنف دیوان)

مرتب آنچنان بنمود با طرز پسندیده — که داند ناظرش دیدم بعینه باغ رضوان را

ز آب و تاب سر لوحش مه انور خجل گشته — ندامت داد مطلع مطلع مهر درخشان را

نماید کهکشان هر سطر در چشم سخن سنجان — کند بین السطورش آب آب انهار بستان را

مسدس نام او را شهرتی در شش جهت داد — پریشان ساخته خمسه حواس خمس انسان را

بهر مصرع که وصف قامت موزون دلبر کرد — خجل حسن کلامش ساخت شمشاد گلستان را

بهر شعری که گفت است او ثنائی زلف عنبر بو — به پیشش وقعت یک مو نباشد سنبلستان را

بیان آنجا که بنمود است خوش چشمی معشوقان — فگند از چشم مردم او بهار نرگستان را

به پیش ابرو و مژگان جانان کس نمی‌بیند — کمان و تیر و نیزه خنجر و تیغ صفاهان را

ز پیشانی و رخ و ز بینی و خط گل اندامان — چه تشبیهے مه و مهر و گل و شب بو و ریحان را

نموده منفعل او از لب و دندان مهرویان — عقیق و گوهر و الماس و هم لعل بدخشان را

ازین معنی دهن را نقطهٔ موهوم بر گفته — که در نابود و بودش شک بماند نکته سنجان را

برد سیب ذقن از سیب تر گوئی سبق بیشک — به بخشد آبرو چاه ذقن هم چاه کنعان را

هم از خال سیاه و ز گلوئی صاف شرمنده — بستاد آن زبان آور دل گبر و مسلمان را

مقامی سینه و حسن شکم آنجا که تحریر است — کجا نسبت از و مهر منیر ماه تابان را
بیان حسن ناف انداخت در گرداب حیرانی — به گلزار و بصحرا نرگس و چشم غزالان را
به تیستی داد مضمون کمر را آنچنان بندش — که باریکی فکرش گشت ظاهر موشگافان را
نوشته هر کجا تعریف دست و پائی محبوبان — ز خشش نسبتی اصلا نه شمع و شاخ مرجان را
مه نو نادم از ناخن خجل بدر از کف دستش — کف پائی نگارین آئینه مهر درخشان را
به انداز و به عشوه از بتان هست تمثیلی — ز ناز و حسن کو باشد پری و حور و غلمان را
مقامی خنده معشوق و جائی گریه عاشق — بد اداز ناب طغیانی خجالت برق و باران را
ز سینه سوزئی عشاق گر جائی رقم کرده — باو نسبت نماند ای دل کدامی شمع سوزان را
به چشم غور بعد از دیدن گلدسته عشقش — به شد لاحق چو فکر سال او طبع سلیمان را

پی تاریخ هاتف گفت جوشش بیان کن بیا
ستوده از دل جان ای اسیر ترتیب دیوان را

که این تاریخ من گفتم ز معنی ... ز مضمون ... گلدستهٔ دیوان ...

هجری سنه ۱۲۵۲

قطعهٔ تاریخ از نتایج افکار شاعر نامدار اوستاد نا و مولانا جناب تدبیر الدوله مدبر الملک منشی سید مظفر علیخان صاحب بهادر جنگ متخلص به اسیر سلمه القدیر

ہوا جو بار دگر طبع یہ کلام فصیح — کہ جس کا حسن ہے ارباب فہم پر ظاہر
لکھا اسیر نے تاریخ طبع کا مصرع — کلام جوشش ہے قند مکرر و نادر
سنہ ۱۲۹۰

قطعهٔ تاریخ تصنیف شیخ محمد جان صاحب متخلص به شاد معروف به پیر و مرشد شہزادہ لکھنؤ تلمیذ مرزا علی اکبر شیرازی متخلص به عارف در فارسی و در اردو

شاگرد سید حسن عسکری عرف میر کلّو صاحب متخلص بہ عرش

تبارک اللہ چو دیوان جوش شد مطبوع ... سخنوران ز کلامش نکو شدہ خرسند

سنین سال بدیوان جوش گیر از جوش ... چہار چند بآیات کن اعادہ کن دہ چند

سنہ ۱۲۹۰ھ

قطعہ تاریخ از نواب فضل علیخان بہادر عرف نواب لاڈلی مرزا صاحب متخلص بہ شوق شاگرد منشی امیر اللہ صاحب متخلص بہ تسلیم

ہوا پہر طبع احسان خدا سے ... بلاغت نامہ جوش نکتہ دان کا

لکہوای شوق یہہ مصراع تاریخ ... چہپا دیوان دوبارہ خوش بیان کا

سنہ ۱۲۹۰ھ

قطعہ تاریخ طبع سید ذاکر حسین صاحب متخلص بہ یاس تلمیذ جناب میر نواب صاحب مونس مدظلہ

ہوا طبع دیوان جوش سخنور ... عیان جس سے ای یاس شان سخن ہے

قلم نے رقم کی یہہ تاریخ رنگین ... چہپا آج کیا بوستان سخن ہے

سنہ ۱۲۹۰ھ

قطعہ تاریخ طبع از نتایج افکار میر وزیر متخلص بہ نور صاحب دیوان

نور دیوان جوش از دو زون ... پہر دوبارہ ہے لاجواب چہپا

پہر تاریخ طبع دل نے کہا ہا ... کہہ کہ اب پہر یہ انتخاب چہپا

سنہ ۱۲۹۰ھ

قطعہ تاریخ طبع دیوان ریختہ قلم جادو رقم نواب احمد حسن خان صاحب عقل و ہوش متخلص بہ جوش

جنکی نام پاک مین لفظ نول ہی اور جوش ... اونپہ ہی آفاق مین دانشوریکا خاتمہ

اپنی مطبع مین مکرر طبع دیوان وہ کیا ... جسکی لفظون مین ہے معنی پروریکا خاتمہ

مصرعہ تاریخ سال عیسوی مین ہے یہ جوش ... آج کہدو ہے اسمین شاعریکا خاتمہ

سنہ ۱۸۷۳ع

خاتمۃ الطبع و قطعۂ تاریخ دیوان ہذا از نتیجۂ کلک فیض سلک جناب رحمت الدولہ بہار الملک سید محمد غضنفر علیخان بہادر صولت جنگ متخلص بہ حکیم ابن جناب تدبیر الدولہ مدبر الملک منشی سید مظفر علیخان بہادر بہادر جنگ متخلص بہ اسیر اناراللہ

نحمد للہ الاحد و نصلی علی محمد و آلہ لا تحصی و لا تعد اما بعد طالبان علم و فن و شائقان شعر و سخن کو مژدہ ہو کہ دیوان بلاغت عنوان فصاحت بنیان کہ اوراق اوسکے برنگ اوراق گل شبنم زدہ افشانی ہین اور معانی آبدار اوسکے سر جوش بادۂ ریحانی ہین ترنج جلد صفرا شکن تلخئ غم ہے خط جدولی مثل خط ساغر ہوشربائی عالم ہے سواد خط ہمرنگ ابر بہار ہے ہر بیاض صفحہ سی لمعۂ برق آشکار ہے طرفہ باغ ہے کہ معانی رنگین سے لالہ زار ہے تازہ گلزار ہے کہ سواد سطور مشکین سے سیر بہار ہے مصنفہ جناب نواب نامدار انتخاب روزگار شاعر فصیح اللسان ناظم خوش بیان جنکا حال شاگردی و کیفیت حسب و نسب تقریظ بہارستان جوش دیوان ثانی مین جون سنہ ۱۸۷۸ عیسوی مطابق شوال سنہ ۱۲۹۵ ہجری کے مطبع کارنامہ مین باہتمام جناب مولوی محمد یعقوب صاحب بطرز خوب و خوش اسلوب چھپا ہے مفصلاً و مشرحاً رقم ہے حوالۂ قلم ہے اب مکرر لکھنا اوس کا طول اور سراسر فضول جانا احمد حسن جنان عرف اچھی صاحب صاحب فہم و ہوش نے اسمہ چمنستان جوش اشعار

عشق ورزد سخن بہ تقریرش	صفحہ والہ شود بہ تحریرش
خامہ اش چون شود رقم پرداز	خط بہ تحسین برآورد آواز
بہ شکست خطش درستی طرز	رقمش در سیاہ مستی طرز

ورق آرد چو بہر او گل تر را | بلبل از بال خود کند مسطر را

قبل ازین بزمان سابق در شہر ذیقعدہ سنہ ۱۲۸۲ ہجری مطابق ماہ فروری ۱۸۶۶ عیسوی کے مطبع کثیر المنافع دار العیار سے اودہ اخبار جناب مستطاب منشی والاشان بلند مکان عالی دودمان قدردان کملائی اہل جہان دقیقہ شناس شعر و سخن ملجاؤ ماوائی اہل فن کہ فی الحقیقت ماہ فلک اونکے چشمہ سار حشمت مین ماہی ہے اور کبوتر آسمان اونکے مرغزار رفعت مین چاہی ہے آئینہ سکندر پس افتادہ راہ پیش بینی ہے اور نگین سلیمان زیر دست خاتم بالانشینی ہے نظم

کف ہمت چو بحر دریا کشاید | حبابش حقہ گوہر نماید
قضا در خور ہمت دولتش داد | بقدر فطرت خود شوکتش داد

اعنی جناب منشی نولکشور صاحب ادام اللہ اقبالہ و اجلالہ مین چھپ کر مشہور روزگار اور گوش زد اہل جوار و دیار ہوا تھا از آنجا کہ معانی بلند نے مزہ دکھایا ایک عالم خریداری کو آیا چنانچہ مشتریان گوہر سخن نے دست بدست خرید لیا نہایت مطالعہ سے حظ اوٹھایا اب وہ نسخہ مانند کیمیا کمیاب بلکہ عنقا وار نایاب ہے مدت قلیل مین سب نسخہ تمام ہوگئے پھر جو خریدار آئے پھر گئے بی نیل مرام ہوگئے لہذا جناب منشی صاحب موصوف نی کہ قدردان شاعران فصیح اللسان و مرتبہ شناس ذی کمالان ہین بکمال شوق و خواستگاری خریداران اوس چمنستان سخن کے گلدستہ کی مکرر چھاپنے کا حکم دیا اور آخر ماہ جمادی الاولی سنہ ۱۲۹۰ ہجری

مطابق ماہ جولائی ۱۸۶۸ء عیسوی کے نقش و نگار تصحیح سے آراستہ ہو اور چند غزلین ہر خمسی جو بعد طبع ہونے نسخۂ اول کے بطرح شاعران لکھنؤ نواب صاحب ممدوح نے موزون فرمائی تہے جناب منشی صاحب نے اونہین بہی طلب کر کے ردیف وار شامل دیوان کیا اور بنابر امتیاز کلام سابق و حال کے اونکے پیشانی پر لفظ جدید لکھوا دیا یقین کہ اب شایقین وقت ملاحظۂ سابق سے دونا لطف اوٹہائین سخن سنجان نازک خیال باریک بین فہمی کمال ترکیب تناسب الفاظ و حسن بندش و عمدگیٔ مضامین کو پسند فرمائین ویسے خواستگار ہون نقد جانسے خریدار ہون کسی شاعر کے کلام کے واسطے یہ بات حاصل نہین ہوئی ہے کہ اتنا جلد مکرر چہپا ہو اور مقبول طبع اہل جہان ہوا ہو مصرع قبول خاطر و لطف سخن خدا داد ست الحمد للہ والمنہ کہ نسخۂ مذکور پہر طیار ہو گیا شہرۂ طبع کا کو چہ و بازار ہو گیا آرزوئی مشتاقان بر آئی اپنے مراد پائی

شعر

سخن گفتم بامید نیم نیمزی ہم ۔۔۔ گہر سفتم بہ تکلیف عزیزی ہم

قطعۂ تاریخ طبع یہ ہے

زہی کلام کہ بوئی گل است معنیٔ آن ۔۔۔ چو گل بہ باغ سخن لفظ جلوہ فروش

حکیم مصرعۂ تاریخ طبع کرد رقم ۔۔۔ کہ طبع بار دگر شد کلام نازک جوش

سنہ ۱۲۸۵ھ

قطعۂ تاریخ طبع از نتایج افکار شاعر نامدار مشہور شہر و دیار جناب منشی میانداد خانصاحب متخلص بہ سیاح ساکن ملک سورت

چو شد طبع سیاح آن نسخہ ۔۔۔ کہ بودہ در و منتظم والاہی جوش

تو ناگاہ تاریخ طبعش سروش ۔۔۔ بگفتہ کہ نادر سخنہای جوش

سنہ ۱۲۸۵

غلطنامہ چمنستان جوش اور وہ الفاظ و حروف جو چھپنے مین رہ گئے ہین اور بہتر بنانیوالی نے نہین بنائی ہین یا بنائی ہین تو غلط بنائی ہین تنا یقین وقت معائنہ جہان غلطی پائین یا کوئی لفظ پڑہا نہ جائی تو اس غلطنامہ مین ملاخطہ فرماوین

صفحہ	سطر	غلط	صحیح		صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۹	نصیین	نہیین		۹	۹	سوت	موت
۳	۱۲	سایہ	سایا		۱۰	۶	×	مسی
۴	۶	اسوقت	اوسوقت		؍؍	۱۰	سوائی	رسوائی
؍؍	۱۴	آئینہ	آئنہ		؍؍	۱۳	رہنا	رعنا
؍؍	۱۸	آئینہ	آئنہ		؍؍	۱۴	وو دریا	یہہ دریا
۵	۱	چُہ	چہ		؍؍	۱۷	دہن جیب قبا	دہن و جیب قبا
؍؍	۴	×	بلا		۱۱	۲	آئینہ	آئنہ
؍؍	۵	نہا	تنہا		؍؍	۷	×	یہہ
؍؍	۹	یار	بار		؍؍	۱۵	×	نرہا
۷	۷	ہے	تھے		۱۲	۱۵	×	افسوس
۸	۱۴	×	جہوتا		۱۳	۵	رہین	نہین
۹	۱	سرکشی پر ترا	سرکشی پر جو ترا		۱۴	۱۴	×	یہہ
؍؍	۳	مہ مہر	مہ مصر		۱۵	۱	آئینہ	آئنہ
؍؍	۸	دل اسلام	دل و اسلام		؍؍	۸	چاروکا	چارونکا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۶	۱۰	آئینہ	آئنہ
״	״	ایذا سے	ایذا ہے
۱۷	۶	تماہی	رہتا ہے
رر	۸	رر	اک
۱۸	۵	اولابصا	اولوالابصا
۱۹	۱۳	جامہ سے	جامۂ ریشم
۲۰	۱۸	سور	صور
۲۱	۱۱	اوپہول	اوپہول
۲۲	۹	آنیتی	آنکھ
۲۴	۱	آئینہ ہیر	آئنہ ہیر
رر	۵	مٹایا	مٹلیا
۲۵	۱	×	آہوئی
۲۶	۱۵	سا	تہا
۲۸	۱۲	×	ہیم
رر	۱۹	راستی	راستی
۲۹	۱۲	صیاد	صیاد کا
رر	۱۷	×	ہین رہتے
۳۰	۱	ہوسہ	بوسہ
رر	۱۲	پار	یار
۳۱	۱	نسو	وہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
رر	۱۰	رخسا	رخسار
۳۲	۸	بہلا	بلا
۳۳	۱۷	ہوش	عرش
رر	۵	ای یار	ای یار
رر	۹	لازم ہے	لازم تھے
۳۵	۱۱	ششتعل	مشتعل
۳۶	۸	×	پہر
رر	۱۳	منقش	نقش
۳۸	۱۰	نقش گنج	نقش گنج
۳۹	۱۰	گر	گہر
۴۱	۱۰	حور ا بنکے	حور و بنکے
۴۳	۱۳	جوش حزین	جوش حزین سے
۴۴	۱۵	کہیل ہے	کہیل رہے
۴۶	۸	بدن	دہن
۴۸	۱۵	بانکین	بانکپن
رر	۱۵	اوسکی	اوسپہ
۵۱	۱۱	پر	پہ
۵۳	۱۴	ابرو	ابروئے
۵۵	۱۲	لکہ گیا	لکہہ لیا
۵۹	۱	×	ہر زمین ہری

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۶۲	۵	بجلسے	بجیسے
رر	۱۷	ڈہونڈتا	ڈہونڈہتا
۶۳	۶	لپوٹنے	لبوٹنے
۶۵	۷	یہی	بہی
رر	۱۶	جونہین	یونہین
۶۶	۱۹	نیائی	بنائی
۶۷	۱۷	نکلا	گذرا
۷۲	۹	کلی	نکلی
۷۴	۴	پر	پہ
۷۶	۱۴	×	لوٹین
۸۲	۱۴	نتاتی	سناتی
رر	۱۹	آئینہ	آئنہ
۸۴	۱۰	×	تابردار ہے
۸۶	۱۸	نعت منقبت	نعت و منقبت
رر	۱۹	×	اگر آن
۸۹	۴	کیا بہی	کیا ہی
۹۱	۱۴	مالید	مالیدہ
رر	۱۵	عارض کا	عارض پر
۹۲	۱۷	غل	شغل
۹۴	۱۹	اٹہاہی	اوٹہی دلکی آنچ

غلط نامہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۹۵	۱۳	+	بجان و	۱۲۶	۸	+	رخ و	۱۶۶	۹	زرق	رزق
۱۰۰	۶	گردشن پا	گردش پا	״	۱۹	+	بدن بہیہ	״	۱۳	آشنا	اپنا
״	۱۵	نازنین	نازبین	۱۲۹	۱۳	+	محمل	۱۶۷	۱۴	نفیبت	مصیبت
۱۰۲	۱۵	+	چشم بد دور	״	۱۸	+	اک	۱۶۸	۸	حسف	وصف
۱۰۳	۱۴	+	فرقت مری	۱۳۰	۱۴	ڈرہیم	ڈرہیم	۱۷۰	۱۰	پالی	پانی
۱۰۴	۳	+	تدبیر	۱۳۲	۹	+	دوچار	۱۸۱	۹	محو	[illegible]
״	۱۰	+	سر	۱۳۳	۹	+	باہم دگر گریبان	۱۹۷	۴	دیکھی	دیکھی
۱۰۵	۱۳	+	ہمکو صبا	۱۴۸	۵	ارض سما	ارض و سما	۲۰۳	۱۹	قوز	قوز
۱۰۸	۳	آئینی	آئینی	۱۵۱	۷	کہ خاک	کیا خاک	۲۰۵	۱	[illegible]	غم
״	۸	+	بنون	״	۱۹	ملتا	ہلتا	۲۰۷	۶	ذہین کا	ذہن کا
۱۰۹	۶	+	ٹیڑھا	۱۵۲	۱۰	لاٹا	لاتا	۲۰۹	۴	آئین	آنی
۱۱۰	۷	انجیر	بخجر	۱۵۴	۱۹	+	چست	۲۱۰	۱۷	بلاخیز	[illegible]
۱۱۲	۳	+	بیجھا	۱۵۶	۹	ہی یار کی	بتونکا وہ	۲۱۱	۳	جسکی	[illegible]
۱۱۳	۱۷	+	فرمائی	۱۵۷	۱۹	اوسکو	جسکو	۲۱۲	۱۹	لی خبر	لی خبر
۱۱۴	۸	+	راز	۱۶۰	۹	لیا	کیا	۲۱۳	۱۵	یا تو طلب	[illegible]
۱۲۰	۵	+	غم عاشق	۱۶۱	۱۹	+	تجھی	۲۱۶	۶	ہی	بہی
״	۱۶	+	غیر	۱۶۳	۱۱	دلبر	قاتل	۲۱۷	۱۶	اوسکو سنائی	[illegible]
״	۱۸	+	ظل	״	۱۶	رخسار	رخسار	״	۱۸	پرکانا	پرکالہ
۱۲۳	۱۵	+	فرماتا ہے	۱۶۴	۸	ہی	بہی	۲۲۴	۳	سال	طبع
۱۲۴	۱۰	+	زلف کی	۱۶۵	۷	باری	باری				

تمام شد بخط خام عبد الرحمن ۱۲۹۰